

الحمد لله  
رسالہ مبارکہ مسیحی نام نہی

# الکوکبۃ الشہابیہ کفریہ

مصنف حضرت عالم الہستانت و ظلال الہادی  
جسہین مشیوائے دہلیہ و نیز او را بہ غیر مقلدین کے اقوال  
بظلال کلمات کفریہ ہوتا ہے جس سے معتزین و علمائے  
دین سے ثابت فرما کر کہ ہم بظرا احتیاط کفریہ

نہیں کرتے  
سل السیوف الہندیہ میں اون کے سات کفریات درج ہے  
اس میں ستر بیان میں آئے

مع رسالہ مسیحی نام نہی

## CHECKED 1995 صمصام سیت بگلوئی

مصنف جناب والا آقا ضعیفی محمد عبد الوحید صاحب

حقیقی فر دوسی عظیم آبادی دام بالا اودی  
بیسویں شیوہ او را بہ سات کفریات بعض حضرات ایسے کہ وہ کو کفریہ  
حسب فریشتہ مجلس عالمات و انہست

مطبعی اہل سنت و جماعت واقع بریل میو جیا



# فہرست مضامین سالہ الکویت الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹	خطبہ مع شرح مشاہدات آیات ایمانہ	۱۵	کفریہ ۱۹ و ۲۰ امام و ابیہ کے مرشد کا خدا سے الگ ہونا
۱۰	آدی کو صرف کلمہ گوئی مسلمان بننے پر کافی نہیں		ماکر باتیں کرنا
۱۰	خود امام و ابیہ کے اقرار سے و ابیہ و امام کا	۱۹	کفریہ ۲۱ بر اصول و ابیہ کہ پر کو خدا سے جدا
	سب کا کافر ہونا۔		مقصود الزات بنایا۔
۱۱	کفریات امام و ابیہ کا شمار	"	کفریہ ۲۳ کہ رسولوں کو ماننا محض خطبہ ہے۔
"	کفریہ اپنے اقرار سے کافر ہونا۔	۲۱	کفریہ ۲۳ غیر انبیاء کو کھلم کھانی بنایا۔
۱۲	کفریہ ۲ تمام امت کو کافر بنانا۔	۲۲	اپنے پر کو نبی بن دینے کے مشورے۔
"	کفریہ ۳ کہ اللہ تعالیٰ ہر عظمیٰ حال کر چکا ہے	۲۵	کفریہ ۲۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانیں
"	کفریہ ۴ علم الہی قدیم نہیں		عظیم گستاخی کہ معاذ اللہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے
۱۳	کفریہ ۵ کہ اللہ تعالیٰ کو زبان و دان و حجت	۲۸	کفریہ ۲۶ انبیاء علیہم السلام والہام کو ناکار
	پاک بنانا اور اسکا وزیر یا کفایت نامہ لکھ رہی ہو		لوگ بنانا۔
۱۴	کفریہ ۶ اللہ تعالیٰ بندوں سے چرا	۲۹	کفریہ ۲۷ معاذ اللہ او نہیں چوڑا چار کہنا۔
	چھپا کر جھوٹ بولنے کو کچھ حرج نہیں	۳۰	کفریہ ۲۸ و ۲۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
۱۵	کفریہ ۷ کہ اللہ تعالیٰ کا سوا کائنات پنا		علیہ وسلم کو مرتجع شہید بنائی دینا۔
	متراسب ممکن ہے۔	۳۵	امام و ابیہ کے طور پر نماز و تلاوت قرآن سب شرک
۱۶	کفریہ ۸ اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونا کو کچھ نہیں	۳۶	نواب میٹھ سنگھ خاں جو بال کے تین بیماریاں شرک
۱۶	کفریہ ۹ کہ اللہ تعالیٰ میں ہر اسکا	۴۰	امام و ابیہ نے کفریات کے سات کھیلے طیارے۔
۱۸	کفریہ ۱۰ کہ اللہ تعالیٰ کی صفیٰ علیہ و مخلوق	۴۱	کفریہ ۳۰ امام و ابیہ کا قرآن عظیم کو صاف
"	کفریہ ۱۱ کہ اللہ تعالیٰ کی جبر و اختیار		جھٹلانا۔ باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹



والذين يسألون الله لهم مخرجاً

المخرج من غلالتهم ولهم من الله مخرج  
 انهم يشيرون الى كتابه او الى كتابه علامه  
 او غير حكم كفو وضلال به نشان صفاتين مسمي بام تاريخي



از تصانیف جلیله صاحب تحقیقات ابره و قالیقات قاسم  
 محمدمآینه حاضر حامی سنن ارجح من افضل الحقین حضرت مولانا  
 مولوی محمد رفیع خان صاحب فاضل برکاتی بریمی عم فیض القوی

مطبع اهل سنت واقع بکند مطبع



۳۷۲۵۰۲

الف ۲۵



بسم الله الرحمن الرحيم

مسلمہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب  
قادر فی فاروقی سلمہ السلام لے ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

بخیر مت بابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والمفتین ملا ذوالعالمین جاب مولوی

احمد رضا خاں صاحب اللہ اوم افاضاتہم وافاداہم۔ السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہاں بیستہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ

کو شرک کہتے ہیں جس سلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں یہی اولیٰ اصل

مصنف تقویۃ الایمان و صراط المستقیم والایضاح الحق و کیر و زری و

توہید العینین کو اپنا امام پیشوا بتاتے اس کے اقوال کو حق مہابیت جانتے

اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے

نزدیک پیراں ان کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں جب سینواتی جروا



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

الحمد لله الذي ارسل رسوله شاهدا ومبشرا ونذيرا للشعوب  
ودسوله وتغزيره وتوقيره لا ينجنا نكركم ولسا نكمه فجل تعظيمه وتوقيره  
وتغزيره هوالدكن المكين لد يسكدا حق واما نكمه

سے یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی باتوں پر مشتمل ہے تعظیم فائدہ کے لیے ان آیات اور  
زبان اردو میں ان آیات کی طرف اشارہ مناسب آیتوں اور لی انا امرسلناک  
ومبشرا ونذیرا ہیشک پہنچے تعظیم بھی گواہ اور خوشی اور ڈر سنا تاکہ جو تعظیم  
کرے اور سے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ سے تعظیم سے پیش آئے اسے عذاب الیم کا  
ڈر سنا۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو شاہدہ درکار تو بہت مناسب ہو کر امت کے  
تمام افعال و اقوال و احوال و ان کے سامنے ہونے کی طہرائی میں حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اس  
رقع لی الدینا فانا انظر الیہا والی ما ہوکان فیہا الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی ہذہ بشک  
تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اور دھن کی تو میں دیکھ رہا ہوں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک  
ہوئیگا وہی جیسا کہ میں نے دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امانہ مظاہرہ آیت  
لَتَقَرَّبَنَّوَابَا لِّلہِ وَرَسُوْلَہِ وَتَغْزِرُوْہُ وَتَوْقِرُوْہُ یہ رسول کا بھیجا کیلئے ہو خود فرماتا ہوں  
اسی لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو معلوم ہو کہ دین کا محمد رسول اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو اس کی تعظیم میں کلام کرے اس کو ملے اس کا بل بیکار کیا جاتا ہے اور اس کا نام

عہ قرآنی نذر  
بزرگین معجزین  
اس



وحرّم علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجهروا له بالقول  
 کجہر بعضکم لبعض فقیط اعمالکم وانتم لا تشعرون بحسراتکم و  
 جعل طاعته طاعته و بیعتہ بیعتہ فان یا بیعتہ نبیکم ما فاق  
 ایدیکم یدہم حیاتکم و قرین اسمہ الکریم باسمہ العظیم فی الاغناء

آیت ۳ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا جہر  
 لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض فقیط اعمالکم وانتم لا تشعرون ۵

۵ ایمان والوں نہ بلند کرو اپنی آواز دین نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں  
 ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ میں تمھارے عمل کا رتہ ہو جائیں اور تمھیں خبر نہ  
 میرا تو میں ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضہ انور کے پاس کی کو اونچی آواز سے بولتے دیکھا  
 فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ آیت ۴ من یطع  
 الرسول فقد اطاع اللہ جسے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ۱۳

آیت ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یدہم ایدہم  
 بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ تو بڑا اونچا ہے  
 ۱۲ اللہ عزوجل نے بیشمار سور میں پڑھیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک پڑھا نام قدس کا  
 کہیں صل شان اپنی تھی اس میں جیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہیں صل معاملہ صیب  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتیں  
 اس کے بیان میں مسلمان دیکھ اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مظہر آیت ۱۱ غنم اللہ  
 و رسولہ من فصلہ او نہیں دولت مند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۴



والايتاء ورجاء العطاء والتقديم والقضاء والمخادعة والارضاء

الحديث ۷ ولو اتهم رجل بما اتهم الله ورسوله وقالوا حسبنا الله  
سئلوا الله من فضله ورسوله اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں  
دیا اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہی ہمیں اس اپنے  
فضل سے اور اس کا رسول ۱۲ آیت ۸ یا ایہا الذین امنوا لا تقلوا لم یات  
بدی اللہ ورسوله لے ایمان والو اس رسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ آیت ۹  
ما کان لم یؤمنوا منہ اذ افضی اللہ ورسوله امر ان یکون لہم الخیرۃ  
من امرہم ومن یعصر اللہ ورسوله فقد ضلّ ضللاً جلیلاً ۱۰ نہیں پہنچتا  
کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ ورسول کوئی بات اور ان کے معاملے میں ٹھہرا دیں تو  
انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی ہے اور جو حکم مائے اللہ رسول کا وہ حیرت انگیز ہو جھک کر  
۱۱ آیت ۱۰ لا تجد قلوبنا مؤمنون باللہ والیوم الاخری ادون  
من حاد اللہ ورسوله ولو کانوا اباہم او ابناہم او اخوانہم او عشیرتہم  
تو نیا لگا انھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پیچھے دن پر کہ دوستی کریں اللہ ورسول کے  
مخالف سے چاہو وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۱۲ آیت ۱۱ اول اللہ ورسوله  
احق ان یرضوا ان کانوا مؤمنین ۱۲ الم یعلموا انہ من عند اللہ ورسوله  
فان لہ فخر جہنم خالدا فیہا ذلک الخزی العظیم ۱۳ اللہ ورسول زیادہ مستحق  
ہیں سکے کہ یہ لوگ انھیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ  
و رسول سے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ رہیگا اور وہ ہی بڑی رسوائی ہو ۱۲



والتعظيم والابدي اعني قرا نكثور في شأنه وعظم مكانه في امره  
 عند الله عز وجل لا فيما كان ليفترق به من انكروا تجعلون الحق  
 كما لا يروا الدم كما لا يروا تجعلون العصف كبحا نكثور  
 فتد هذا كمر بكم ان لا تجعلوا ادعاء الرسول بينكم  
 كدعاء بعضكم بعضا من اب او مولى او سلطان كثر  
 وقال للذين ارسلوا السنتهم في شأنه العظيم

آیت ۱۲ اذ الصبحوا لله ورسوله حين سمعوا رسول الله  
 آیت ۱۳ ان الذين يؤذون الله ورسوله لعانهم الله في الدنيا  
 والاخرة واعدا لهم عند ابا مهيان بنك جو لوگ اذاتے ہیں اسد  
 رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے طیار کر رکھی ذلت کی مار  
 یہ معاملہ خاص حبیب کا ہوا کہ کون ایذا دیکشتا ہو گریبان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ ہوتا ہے  
 ہی ساتھ قرار پایا ہو ۱۲ یعنی جب تم خود کو لگاتے ہو تو خون کو شک جس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے  
 تو رسول کے معاملہ کا اور پھر کیا قیاس کرتے ہو یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جس کے برکم  
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا تقیسونی باحد ولا تقیسوا علی احد منکم کسی پر  
 قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے  
 و اللہ اکبر ۱۲ آیت ۱۴ کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرا جو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے  
 اب ایک دوسرے میں باپ مولیٰ اور بادشاہ آگے اس لیے علماء فرماتے ہیں نام اک لیکر ندا  
 کرنا حرام ہے اگر روایت میں مثلاً یا محمد آیا ہو تو اسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس سئلہ کا  
 بیان عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی البقیین بان نبینا سید المرسلین میں دیکھیے ۱۲ منہ



ابا لله وایتہ ورسوالہ کنتم تستخرون لا تعذر واقعہ

۱۵ یہ آیت ۵۱ غزوہ تبوک کو جاتے منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب رسول ہوئے کر نیلے اور بولے ہم تو یوہین آپس میں ہستے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل ایا اللہ وایتہ ورسوالہ ام یزید بن ابی سفیان کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملے میں ٹھٹھا کرتے تھے ہانے نہ بناؤ تم کو ہو چکے ایمان لا کر اقول اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے اول یہ کہ جو رسول کی شان گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو گئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچا سکی دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر تو دل سے متعلق ہے زبان سے جب وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اس کے ذہن کفر ہوتا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اس کو کافر نہ کہیں کہیں محض خطا اور زری جھوٹی بات ہو جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یوہین ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یوہین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ ذہن میں گستاخی کا مقصد ہو کہ نے اعتقاد کہنا ہزل و سخریہ ہے اور سی پر سب لغزہ فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ البارقہ اللہ علی ساطق بالکفر طوعا بین ہے سو ہم کھلے ہوئے لفظ میں عذر و تاویل سموع نہیں آیت فرما چکی کہ جیلہ نہ کر ط تم کافر ہو گئے تنبیہ یہاں اللہ عزوجل نے انھیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی و عذرت جوئی کو مردود ٹھہرایا ایمان ان کے کفر سابق میں کی بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کفرتم کافر میں تم پہلے ہی سے کافر تھے فائدے خوب یاد رکھنے کے ہیں وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ



٨  
 کفر تم بعد ایمانکمہ فیہا۔ ایہا المنافقون المذلة الفاسقون الذاکبون  
 ان مدح الرسول مدح بعضکم حضرا بل اقل منه فی حبسکم ثم قد بد البغضاء

لہ نفاق دو قسم ہے عقیدتی و عملی نفاق عملی کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ سے  
 بہ انباء الخندق بمساکب النفاق لکھا اور آیات و احادیث کثیرہ غریبہ اوسکے جو  
 و صورتوں ظاہر کیا جو اس رسالہ کے غیر میں مجموعاً نہیں ملے گی وہاں سے ان حضرات کے نفاق کا پتہ چلے گا  
 ۱۰ اس وقت فرماتے رسول کے حضور چلا کر بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہوا اللہ  
 فرماتے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہر الوتقویۃ الایمان والا کہیے رسول کی ایسی  
 تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اسمیں بھی کمی کرو انا اللہ وانا الیہ  
 راجعون ۱۱ قال اللہ تعالیٰ قد بدت البغضاء من افعالہم و ما تخفی صدورہم  
 اکبر قد بینا لکم آلائت ان کنتم تعقلون ۱۲ لہانتما ولاء تحبون  
 ولا یحبونکم و تقامتوں بالکتاب کلہ واذ الفو کم قالوا امنا واذ  
 خلوا عضوا علیکم لانا مل من الغیظ قل مع تو ابغیظکم ان اللہ علیم  
 بذات الصدور ۱۳ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی ان کی باتوں سے اور وہ جو ان کو دلوں میں دبی ہو  
 اس سے بھی زیادہ ہے جسے صاف بیان فرما دیں تمہارے لیے نشانیان اگر تمہیں سمجھ  
 ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو تمہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر  
 ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں جب تنہا ہوتے  
 ہیں تو تم پر غصہ میں اپنی انگلیاں چباتے ہیں تو فرمادے مر جاؤ گھٹ گھٹ کر خدا  
 خوب جانتا ہے دلوں کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بنج  
 کیسا زبانی اور کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں دوسری یہ کہ دل کا بخار زبانی باتوں میں ظاہر ہو جاتا ہو



من افواهكم وما تخفي صدوركم أكبر والله عذوب خزير استخوذ  
عليكم الشيطان فانسأكم ذكر الله وتعتيم الرسل وقد نطق القرآن  
بخذلافكم مراد فاء كم الشيطان نقطا من شينه وقاء كم  
التدوير من أدلة نوره فاراكم تقوية الايمان في تقويت  
ايمانكم وما كان الله ليزال المؤمنين على ما انتم عليه  
حتى يميز الخبيث من الطيب وما الله بغافل عما تعملون  
فلا ورب محمد لا تقومون حتى يكون احب اليكم من  
والدكم وولدكم والناس اجمعين والروح الذي بين جسمانكم  
صلوات الله تعالى وآلائه وسلواته عليه وعلى آله الكرام وصحبه  
الغظام وخادمي سنته القيام بردن رغبتكم وطغيانكم  
ورغبتكم الصادق في غاية الاعظام وادامة ذكره الى يوم  
القيام وان كان فيه رغبة انفسكم واسنان اعيانكم امين  
يا ارحم الراحمين والحمد لله رب العالمين و صلى الله تعالى  
على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين

له قال الله تعالى استخوف عليهم الشيطان فانسأهم ذكر الله اولئك  
خرب الشيطان الا ان حزب الشيطان هم الخسرون ه غالب اكيا او غير شيطان  
بجلاوي ان كوداكي لا دود شيطان كے گروہ ہیں سئلو شيطان ہی كے گروہ نقصان میں ہیں عطا  
میرتہ طیب نے واپس کیے میں ہی آیت نکھی اور خود مدیت صحیح بخاری انما من الشيطان انما

در  
من  
ان  
در  
عبر  
ار  
من  
اجوب  
بن  
در  
در  
پر  
دو  
معه  
ون  
ار



بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشواے مسطور پر جو وہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم  
 اور حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحاب فتاویٰ اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک  
 المنعم الخیر حکم کفر ثابت و قائم اور بظاہر اس کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا کافی اور ان کو نافع  
 نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا  
 جب کہ اس کا قول یا فعل اسکے دعوے کا کذب ہو گیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے  
 کلمہ پڑھے بلکہ نماز و زکوٰۃ بھی ادا کرے یا اینہم خدا و رسول کی باتیں جھٹلاتے یا خدا  
 و رسول و قرآن کی جناب میں گستاخان کرے یا زنا را باندھے بت کے لیے سجدہ میں  
 گرے تو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اسکے کام آسکتا ہے  
 ہرگز نہیں ہم ابھی حاشیہ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے درجہ تک  
 مطبع ہاشمی ص ۳۱۱ لاتی بھما علی وجہ العادۃ لم یففعہ ما لم یتبدل ترجمہ  
 اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھتا تو نفع نہ پہنچا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے  
 اس کے مذہبی عقیدوں ان کے پیشواے مذہب کی کتابوں میں کثرت کلمات کفریہ میں جن کی  
 تفصیل کو دفتر درکار اور خود ان کے پیشوائے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جے لوگ  
 معاذ اللہ کتاب سمائی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب سنتے ہیں اپنا اور  
 اپنے سب پیروں کے کلمہ کھلا کافر ہو بیکا صاف قرار کیا ہو میں پہلے ان کو اتاری  
 کفر نقل کروں پھر بطور نمونہ ذکر کرتا ان کے اور بکھون رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا  
 ہوگا جب تک توحیدی کی پھر پرستش نہ ہو۔ وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک کفر  
 پہونچ گیا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جس کے ولین راتی برابر بھی ایمان ہوگا

امام و ہادیہ کا خود اپنے اقارب سے کافر ہونا

یہ کلام کی طرف سے کفر ہے



وہ اٹھالیا جائیگا جب زمین میں ترے کافر بھائی کے پھر نہو کی پوجا دستور جاری جائیگی  
**تقویۃ الایمان** مطبع فاروقی دہلی ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۴ء پر یہ حدیث جو کہ مشکوٰۃ نقل کی  
 اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باوا چھی سو جان نکال لیگی جسکے دل میں ہو  
 ایک فی کے دانے بھرایان سوہ بھائی کے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں ہو  
 پھر جاوینگے اپنے باپ دادا دن کے دین پر حضور قدس علیہ السلام نے یہ بھی  
 صراحت ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال العین نزول عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 بعد ہی **تقویۃ الایمان** میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اسکا ترجمہ کیا کہ  
 نکلیگا دجال بھیجیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈیگا اسکو پھر تباہ کر دے اسکو پھر بھیجیگا  
 اللہ ایک باوا چھی سوہ بھائی کے پھر نہو کی پوجا دستور جاری جائیگی کہ اس کے دل میں نہ ہو  
 ایمان ہو مگر کہ مار ڈالیگی اسکو باا پیئمہ حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا  
 سو پیغمبر کے افرانے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول عیسیٰ  
 کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں وہ ہوا بھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے  
 کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جامی اور کچھ پر دہلی  
 کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دل میں نہ ہو  
 بھی ایمان تھا مگر کیا اب تمام دنیا میں ترے کافر ہی کافر رہیں تو یہ شخص خود اور اسکے  
 سارے پیرو کیا دنیا کے پرکے سے کہیں لگے بتے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھٹھ  
 کافر کچے بت پرست ہیں یہ خود اسکا اقرار ہی کفر تھا اب گئے کہ علمائے کرام فہمائے  
 عظام کی صریح تصریحوں سے اپنی کتنی وجہ سے کفر لازم (کفر یہاں) یہی اقرار کفر کہ جو اپنے  
 کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے **نوازل فقیہ ابوالیث پھر خلاصہ پھر**



**تکمل لسان الحکام** مطبوعہ مصر ۱۲۵۵ھ رحیل قال الناحیہ کفر ترجمہ جو اپنے  
 الحاکم کا اقرار کرے کا ترجمہ ہے **شباہ** ثانی کتاب لیسر باب الردۃ قیل لہانت  
 کافرة فتالت انا کافرة کفرت ترجمہ کیسے کہا تو کافرہ ہو کہا میں کافرہ ہوں وہ کافر  
 ہو گئی **فتاویٰ عالمگیری** مطبع مصر ۱۳۱۵ھ جلد ۲ ص ۲۹۴ مسلم قال الناحیہ کفر  
 و قال اعلت نہ کفر لا یعز بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے لحد ہو نیکی اقرار کرے  
 کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ امین مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا  
 (کفر یہ ۲) اسی قول میں تمام امت کو کافر نامایہ جو کفر ہے **شفاعت** سرفیہ امام  
 قاضی عیاض ص ۳۱۱ و ص ۳۱۲ قطع تکفیر کل قائل قال قولانی وصل بہ الی تفسیل لاث  
 ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً  
 کافر ہے (کفر یہ ۳) **تقویۃ الایمان** منہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار  
 میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یا اللہ صاحب کی ہی شان ہی یہاں اللہ سبحانہ کے علم  
 کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن نہ کہ غیب کا دریافت کرنا اسکو  
 اختیار میں ہو چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے علیہ کی  
 ج ۱ ص ۱۵۵ کفر اذا وصفہ اللہ تعالیٰ بالالبیق بہ او نسبہ الی الجہل والعجز او انقص  
 مختصر ترجمہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اسکو لائق نہیں یا او  
 جہل یا عجز یا کسے نقصان کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہو بحر الرائق طابع مصر ج  
 ص ۱۲۹ ترازیہ مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۱  
 ص ۲۹۵ و وصف اللہ تعالیٰ بالالبیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسا  
 بھی جو اسکو لائق نہیں فر ہو گیا (کفر یہ ۴) جب چاہے دریافت کر لے کا صایہ مطلب

کفر

کفر

کفر







(الفریہ ۲) رسالہ پیکروری مطبع فافوقی ص ۱۲۲ بعد اخبار ممکن است کی نشان

را فراموش کر دیندہ نشو و پس قول با مکان وجود مثل صلا منجر تکذیب نصی نصی  
نکر دو سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن است اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل عینے تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک ہمسر حال ہو اور بعض  
علامہ پرسل لاتے تھے کہ اس غر و جل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل معنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے  
اسکے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید دلون سے  
بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل  
کی بات واقع میں جھوٹی ہو جائیگی تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اسکے جھوٹ  
پر مطلع ہوں اگر او بخین بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ  
اب کسی کو وہ نصیاد ہی نہیں جو جھوٹ ہو جائے تاقتے غرض سارا ڈر بندوں کا ہو  
جب انکی متارہ دی پھر پرواہ کیا ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمین علواً

بکیر ۱۰ شفا شریف ص ۱۳ من لسان بالواحدانیۃ وصحة النبوة و تبوئیننا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لکن جوز علی الانبیاء الذب فیما اتوا بہ اوعی فی ذلک المصلحت  
بزعمہ و لم یرعبا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت  
ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو یا اینہما نبی علیہم  
الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رکے پاس سے لائے کذب جائز ملنے  
خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے  
حضرت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا کذب جائز ماننے والا اتفاق کافر ہوا



المدعو جل کاذب جائز ماننے والا کہوں گے بالاجل کافر و مرتد ہو گا۔ اس مسئلے میں  
شخص مذکور اور اسکے کاسہ لیون کے اقوال سخت ہولناک و ناپاک ہیں جنکی  
تفصیل و تشریح اور ان کے رد و بیغ کی تفتیح ہماری کتاب سبحن السبوح  
عن عجیب کذب مقبوح سے روشن (کفر بہ) بکرو فری ۱۲

لا نسلم کہ کذب مذکور محال ہے مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابق الواقع والواقع  
ان برہنہ و انبیا خارج از قدرت الہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی اثر  
از قدرت ربانی باشد اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہو وہ سب  
خدا سے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جس میں کھانا پینا سونا پاخانہ پھرن پاشا کرنا جلنا  
ڈوبنا مناسب کچھ داخل لہذا اس قول خبیثہ کے کفریات حد شمار سے خارج (کفر بہ)  
بکرو فری ۱۳ عدم کذب از کمالات حضرت حق سبحہ و تعالیٰ اور اعلیٰ شانہ بان

مرح میسند بر خلاف اخریں و جاد و صفت کمال ہیں ست کہ شخصہ قدرت بر تکلم  
بکلام کاذب و دہنا بر رعایت مصلحت و مقتضای حکمت متینہ از شوب کذب  
تکلم بکلام کاذب نمایاں شخص ممدوح میگرد و بخلاف سیکہ لسان او واقف شدہ  
یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند کرد دیا کے دہن او رہن نماید این شخص  
نزد عقل قابل مرح نیست یا بجمہ عدم تکلم بکلام کاذب ترھا عن عجیب الکذب و تنزیہ  
عن التلوٹ بہ از مقام سنح اھد مختصا اس میں صاف قرار ہے کہ المدعو جل کاذب و لہذا متنع  
بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال لذات نہ متمنع بالغیر نہ متمنع  
عقلی نہ محال شرعی نہ محال عادی ہوا و ردہ تصریح کرتا ہے کہ المدعو الی الجھوٹ لہذا ایسا  
نہیں جس کو گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اس مرح کرتے ہیں گونگے کی نہیں تو ضرور کہ کذب الی محال عادی



بھی یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین و شریعت سب کا ابطال کہ جب خدا پر  
جھوٹ پر طرح روا ہو تو اس کی کسی بات پر اطمینان کیسے (کفر یہ ۹) اسی قول میں  
صریحاً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحت ترقی کے لیے  
اس سے بچتا ہے یہ صریحاً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب آلودگی ماننا ہے کہ  
بھی مثل کفر یہ ہزاروں کفریات کا خمیر ہے علمگیری قول مذکور در کفر یہ ۳

اعلام نقیو اطع الاسلام بطور مصر ۹۲ ص ۵۸ من بقی او اثبت ما ہو  
فی النقص کفر یہ ترجمہ جو اسد تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ - یا - ہن - کہو  
جس میں کمالی نقصت ہو کافر ہو جاتے (کفر یہ ۱۰) اس قول میں حق الہی بلکہ اس کی سب  
صفات کمال کو اختیاری ماننا کہ مصلحت عیب آلائش سے بچنے کو انھیں اختیار کیا ہو  
جس طرح کفر یہ ۳ میں صفت علم غیب کو صراحتاً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو مقرون  
حادث و نوپیدا ہوگی شرح عقائد لشفی طابع قدیم ص ۱۱۱ الصادر عن الشیخ  
والاختیار کیون حاشا بالضرورة ترجمہ جو کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو  
وہ بالبدانہ حادث ہوگا اور صفات الہی کو حادث ٹھہرانا کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام  
اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر لا علی قاری مطبع حنفی ص ۱۹۱ ص ۱۹۱ صفاتہ فی الازل غیر

محدثہ ولا مخلوقہ فمن قال انہا مخلوقہ او محدثہ او وقف فیہا او شک فیہا ہو کافر باللہ تعالیٰ  
ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب صفاتیں ازلی ہیں نہ وہ نوپیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انھیں مخلوق یا  
حادث بتاتے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفر یہ ۱۱ تا ۱۴) اسی  
قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ مثبت  
الاعزوجل کے لیے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے سوا اور کونسا

کفر یہ ۹

کفر یہ ۱۰

کفر یہ ۱۱ تا ۱۴



بہکننا بھولنا جو روٹیا بندوں سے ڈرنا کسی کو اپنی بادشاہی کا شریک کر لینا ذلت  
 و خواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ رد اٹھ کر ان  
 سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے آیت لاتاخذہ سنة  
 ولا نفم ترجمہ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یضل رزقی ولا ینفس  
 ترجمہ نہ میرا رب بھکے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبہ ولا والد ترجمہ  
 اس نے نہ کسی کو اپنی جو روٹیا بنایا نہ بیٹا آیت ولا یخاف عقابہا ترجمہ اس کو  
 شوروں کے پھکارنے کا خوف نہیں آیت لہ یکنلہ شریک فی المملک ولو یکن  
 لہ ولی من الاذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اس کا سا بھی نہ کوئی دباؤ کے سبب  
 اس کا طاقتی یہ سب صریح کفر ہیں (کفر یہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم طبع ضیائی  
 ۱۲۸۵ء نسبت پر خود تائیکہ روزے حضرت جل و علا دست راست ایشان  
 رابست قدرت خاص خود گرفته چیزے را از امور قسیہ کہ بس رفیع و بدیع ہیں  
 پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا آچنین دادہ ام و چیزے  
 دیگر خواہم داد صلا مکالمہ و سامو بہت ہی آہ صلا گاہے کلام حقیقی ہم بشود  
 شفا شریف ص ۳۶ من اعترف بالہیۃ اللہ تعالیٰ و وصا بہیۃ و لکنہ اذ  
 لولہ اوصا بہتہ فذلک کفر باجماع المسلمین و کذاک من اوعی مجالسہ اللہ تعالیٰ  
 و العروج الیہ و مکالمۃ اھل مخصا ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و توحید کا قائل ہو  
 مگر اس کے لیے جو روٹیا بچھہ لے وہ باجماع مسلمین کا قریب ہے اس بطرح جو اللہ تعالیٰ  
 کے ساتھ ہم نشینی اس تک معبودان سے بائیں کرنا جاری ہے صلا و کذاک من  
 منہم انہ یوحی الیہ وان لم یرع النبوة او انہ یصلی السام و یدخل الخجۃ و یاکل من با

ص  
 ہم اپنی  
 شکر و غیرہ  
 بنانا نہ ہو  
 اصل الیہ



و بیان حق الحور العین و ہولار کلمہ کفار کذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ  
 اس طرح جو جھوٹا منصوف و دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے وحی کرتا ہے اگرچہ  
 نبوت کا مدعی ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اس کے پیل کھاتا  
 حور و کو سٹھے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا  
 حور و حق اس حدائق کے دعویٰ پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ڈاکر صافحہ پر  
 کیا حکم ہو گا **مختصر** اثنا عشریہ ص ۱۹۰ دین بعثت بلکہ در عین مناجات و  
 مکالمہ کہ اعلیٰ مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست اس ترقی سے  
 صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت ہی خاص تر ہے تو دنیا میں کیسے بے  
 اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعویٰ صراحتاً اس کی نبوت کا دعویٰ ہو تفسیر غزالی سورۃ  
 بقرہ مطبع کلکتہ ۱۲۲۴ ۱۲۲۳ ۱۲۲۲ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لو لا یکلمنا  
 انشا و ابن گفتگو و ایشان چہل ست زیرا کہ نمی فهمند کہ رتبہ ہم کلامی با خدا عزوجل اس  
 بلند ست ایشان ہنوز بہ پایہ اولین ان کہ ایمان ست نہ سیدہ اند و ان رتبہ مختصر  
 ست بلکہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام وغیر ایشان را ہرگز میسر نمیشود پس فرمایش  
 ہم کلامی اخذ گویا فرمایشی است کہ ما بعد از پیغمبران یا فرشتہ ساز و شرح عقائد  
 جلالی مطبع مصر ص ۱۱۱ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل  
 کلام حقیقی کا مدعی ہو کا فریہ فرمایا المکالمۃ تنفیاً یا منصباً لنبوة بل اعلیٰ مراتبہا وہی  
 مخالفتہ لما ہون ضروریات الدین و ہوانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائم النبیین علیہ  
 افضل صلاۃ الصلین ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اسکے مرآت  
 اعلیٰ مرتبہ ہو تو اسکے دعویٰ کرنے میں بعض ضروریات دین پیچھے رہی صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم کے قائم النبیین میں کیا انکار ہے (کفر یہ ۲۲) **صراط مستقیم**  
 صلا از جمال آن شدت متعلق قلبت بر شد خود استقلال ایستے نہ آن ملاحظہ کہ  
 این شخص ناودان فغض حضرت حق و واسطہ ہدایت دست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق  
 بہان بگرو چنانکہ یکے از اکابر این طریق فرمود کہ اگر حق جل و علا در غیر کسیوت مرشد  
 تجلی فرماید بر آئینہ مرا با او التفات در کار نیست شخص مذکور کے پیرو دن سے تنفس  
 ہے کہ اپنے اصول پر کلمہ کا حکم بنائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ  
 ایک بات کہتے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر و ضلالت بنادینے کا عادی ہے  
**تقویۃ الایمان** ص ۵ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے موٹے سے اتنی بات سنتے ہی ماری  
 دہشت کی بجواس ہو گئے پھر کیا کیے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک  
 بھائی بندی کا رشتہ یاد دہشتی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے  
 ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو  
 تو ہرگز اسکو نہ دیکھوں امید پہا میں رکھے ایسی ایسی باتوں نے اے ادب  
 محروم ماہ از فضل رب ہذا مخلصان کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا  
 تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ہے اے ادب محروم ماہ از فضل رب  
**کفر یہ ۲۳** **تقویۃ الایمان** ص ۵ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے  
 بھی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اس کے سوا کسی کو نہ ماننے صلا اللہ صاحب فرما  
 کسی کو میرے سوا نہ مانو ص ۱۵ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان کر اور انکو ماننا محض  
 جہل ہے یہاں انبیاء و ملکہ و قیامت و جنت و نار و غیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے

جہل  
 کفر یہ ۲۴

جہل  
 کفر یہ ۲۵



صاف انکار کیا اور اسکا اقرار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر رکھ دیا کفر یہ بھی  
 کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانوں کے نزدیک میں جہاد اللہ عز وجل کا ماتنا ضروری  
 یونہی ان سب کا ماتنا جزو ایمان ہے ان میں جسے نہانیکا کفر ہے ہرگز دوزبان والا  
 جانتا ہے کہ ماتنا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں ولہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ  
 ماتنا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہیں آیت بقرة اذ نزلتھما اذ لکم تذاریرھم  
 لا یؤمنوا **موضح القرآن** ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب نور اوی بانہ ڈراو  
 وے مانینگے آیت یس لعلکم تحذرون علی الذین قد فسد لا یؤمنون  
**موضح القرآن** ثابت ہو چکی ہر بات اون بہتوں پر سوے مانینگے آیت  
 لیس یؤمنون بما انزل الیک **موضح القرآن** مانتے ہیں جو اور تراجم  
 آیت اعرف وقطعا ذابوا الذین کذبوا بآیتنا وما کانوا من المومنین  
**موضح** اوپر چھاڑی کافی اونکی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے  
 آیت انعام واذ اجاءک الذین یؤمنون بالآینا نقل سلام علیکم  
**موضح** اور جب دین تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے  
 تم پر آیت قل امن الرسول بما انزل الیک من ربہ والما منون کل  
 امن بالله وملتکیتہ وکتبہ ورسولہ **موضح** مانا رسول نے جو کچھ  
 اُسکے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب مانا اس کو اور اس کے فرشتوں کو  
 اور کتابوں کو اور رسولوں کو دیکھو اسد تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے  
 اسد اور اُسکے فرشتوں کتابوں رسولوں سب کو مانا یہ شخص کہتا ہو اسد نے فرمایا  
 میرے سوا کیسے نہ مانو آیت اعرف قال الذین استکبروا انا بالذین انعم



یہ کھڑوَن موضح القرآن کہنے لگے پانی والے جو تمہیں یقین کیا سو ہم نہیں مانتے  
 تو اقبال مذکورہ صاف یہی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء اللہ کسی پر ایمان لائے  
 سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان  
 کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی ص ۳۷ میں ہے  
 اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے  
 او سکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ سبحن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ  
 کو نہ مانے وہ بھی جہنمی ہیں پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو نہ مانے وہ مشرک دوزخ  
 کفی اللہ المؤمنین القتال (کفر یہ ۲۲) صراط مستقیم ص ۳۸ صدیق  
 من وجہ تقلد انبیاء میاں شد من وجہ محقق در شراعیع پس اگر صدیق زکی القلب است  
 رضا و کرامت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان و عقائد غا  
 و محمودیت و مذموبیت در اخلاق و ملکات تخصیصہ جوہر جمیل خود دریافت مینماید  
 پس حکام این امور مذکورہ اور اب و وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصاً  
 و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی است  
 و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است نو جمیلی او بسوے کلیات و از ہنوی میفرماید  
 پس علوم کلیہ و شرعیہ اویہ و واسطہ میرسد بوساطت نو جمیلی و بوساطت انبیاء علیہم السلام  
 و السلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیاء ہم میتوان گفت  
 و ہم ستاد انبیاء ہم و نیز طریق اخذ انہم شعبہ ایت از شعب وحی کہ انرا در عرف شرع  
 بنفث فی الروح تعبیر میفرمایند و بعضے اہل کمال آن را بوحی باطنی می نامند ص ۳۸  
 را بامامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن بوحی ظاہری

اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے وہ بھی جہنمی ہیں پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو نہ مانے وہ مشرک دوزخ کفی اللہ المؤمنین القتال (کفر یہ ۲۲) صراط مستقیم ص ۳۸ صدیق من وجہ تقلد انبیاء میاں شد من وجہ محقق در شراعیع پس اگر صدیق زکی القلب است رضا و کرامت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان و عقائد غا و محمودیت و مذموبیت در اخلاق و ملکات تخصیصہ جوہر جمیل خود دریافت مینماید پس حکام این امور مذکورہ اور اب و وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی است و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است نو جمیلی او بسوے کلیات و از ہنوی میفرماید پس علوم کلیہ و شرعیہ اویہ و واسطہ میرسد بوساطت نو جمیلی و بوساطت انبیاء علیہم السلام و السلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیاء ہم میتوان گفت و ہم ستاد انبیاء ہم و نیز طریق اخذ انہم شعبہ ایت از شعب وحی کہ انرا در عرف شرع بنفث فی الروح تعبیر میفرمایند و بعضے اہل کمال آن را بوحی باطنی می نامند ص ۳۸ را بامامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن بوحی ظاہری



متعلق نشدہ حکمت می نامند صلا لا یا اور المجاہد فطنتی مثل محافظت انبیا کہ مسما  
 بہ عصمت است فائز میکنند صلا ندانی کہ اثبات وحی باطن و حکمت و وجہات  
 و عصمت مرغیر انبیا را مخالف سنت و از خیرات خیرات بہجت است و ندانی کہ ارباب  
 این کمال از عالم منقطع شدہ اند اہر فطنت اس قول زہاک میں اس فاعل بیباک  
 نے پر وہ و حجاب صاف صاف تصریح میں کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جز  
 و کلیہ یوساطت انبیا اپنے نور طلب سے بھی پہنچتے ہیں خاص احکام شرعیہ میں بخیر  
 وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہیں اور ایک طرح تقلید نبی سے آراہم  
 شرعیہ میں خود محقق وہ انبیا کے شاگرد بھی ہیں اور ہم سب متاویذ بھی یعنی علم وہی ہر جو او  
 نے توسط انبیا خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیا کے ذریعہ سے جو ملتا ہو وہ  
 تقلید ہی بات ہو وہ علم میں انبیا کے برابر و ہمسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہو کہ انبیا کو ظاہری  
 وحی آتی ہو انھیں باطنی وہ انبیا کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے  
 یہ کلم کلاما غیر نبی کو نبی بنانا ہو جیسا کہ معصوم کو اعمال و عقائد وغیرہ امور شرعیہ پر احکام  
 الہیہ نے توسط انبیا خود بذریعہ وحی آئے پھر پڑتے اور کس شے کا نام ہو فقط وحی  
 باطنی ہونا کچھ متافی نبوت نہیں بہت انبیا علیہم السلام و السلام کو وحی الہی باطنی ملو  
 پر آتی کہا جاتا ہو کہ سیدنا داود علیہ السلام و السلام کی وحی اسطرح کی تھی کہ اعلیٰ  
 الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کو بہت احکام ہی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہیں علمائے جو انبیا  
 علیہم السلام و السلام پر وحی آئی کی سات صورتیں بکھیریں ان میں یہ بھی ذکر فرمائی کہ مافی  
 اعمدۃ والارشاد وغیرہا تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

۱۔  
 مقلد اور احکام  
 میں بھی کلیہ کی نفرت  
 دیکھنے کو تو افق پر دھو  
 کھانسنے کے لیے لوگ جھنجھکیں  
 دیتے ہیں اگرچہ پیوستہ  
 بیباک پنچا ہی ان  
 جنہ کو بس فطرت پرست  
 زان و کمال صراحت کے لیے  
 حکم کلیہ کا اوچاٹ ہے  
 فطرت پنچنا ملک کا حکم  
 پیشتر عید تو نبی ارشاد  
 و نبی محمد کی امت نشان  
 دونوں سے احکام  
 تنبیہ کرنا جو بیان الیہ  
 میں کلیہ و خیرین خود حکم  
 میں عید و نبی کی طرف  
 عید و نبی کی طرف  
 عید و نبی کی طرف  
 عید و نبی کی طرف



اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نبی نبوت ممکن نہیں مشککہ فاشرف مطبع انصاری

سنہ ۱۳۴۷ھ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم (فذكر الحديث الى ان قال) وان روح القدس نفثت في روعي ان نفسا

من نبوت حتى تتكلم رزقها الحديث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا

ہو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس میرے دل

میں وحی کی کہ کوئی جائز نہ کرے کجا جبکہ اپنا رزق پورا نہ کرے رواہ البیہقی فی شرح

السنن قلت ونحوہ ردالمحکم عنہ والبرز فی مستدرک حذیفہ والطبرانی فی الکبیر عن

الحسن بن علی غیر انہ لم یزکر خبر بیل کا بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ

تعالیٰ عنہم اجمعین شفا شریف سے زیر کفر یہ ۱۲ اگر اگر صرف وحی کا مدعی کا فر ہو

اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے تفسیر خیر بنی ص ۴۴ معرفت احکام شرعیہ بدون توطی

نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشر یہ ص ۱۴۱ انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را

وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع گل نماید و رخسار پر ہمیزہ زیر کہ کہے از فرق

اسلامیہ و غیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم

ابن اسلام میداشت غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمہ کفر ہونے میں اصلاً شک

نہیں اور او سمین اور جو خائستین ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیاء سے من وجہ آزاد

اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرات انبیاء کا ہمسر وہم استناد

اور تقلید رد فاضل شال نبی معصوم ماننا ان کی شاعتیں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہیں

یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ بر اقتضایہ کرون الدار الثمین شاہ

صاحب مطبوع مطبع احمدی ص ۱۰۰ مآلہ ص ۱۰۰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالار و جاننا



عن الشيعة فادعى الى ان مذہبہم باطل و بطلان مذہبہم يعرف من لفظ الامام ولما  
افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا  
وہذا ہو معنی النبی فمذہبہم سیتانزم انکار ختم النبوة فمذہبہم ان اللہ تعالیٰ ترجمہ میں نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے رافضیوں کے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا  
کہ انکا مذہب باطل ہو اور اس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھ پر وحی آئی  
میں نے پہچانا کہ اوں کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اس کی اطاعت فرض  
اور سیکطرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم  
نبوت کا انکار لازم آتا ہے اس کا انکار کرے (دیکھو یہ وہی امامت وہی  
عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم  
بتاتے ہیں کیوں صاحب ان رافضیوں کو تو کہا گیا کہ اس کا انکار کرے کیا اس  
نے کہا جائیگا کہ اذکی طرح اسکا بھی برا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں  
باندھے آمین غالباً اصل مقصود اپنے پیر راے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب خان  
کے یہاں سوار و نمین نوکر اور بیچ کرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنا تا تھا  
اسکی یہ تمہیدیں اوٹھاتی گئی تھیں کہ بعض ویسا اس طرح کے بھی ہوتے  
ہیں آدھریہ وحی و عصمت غیر کچھ بگھا نبوت کا پورا خاکہ اقرار اخیر میں یہ بھی جاری  
کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم بنایا قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہاں  
تو یہ بتا دیا کہ اس مرتبہ کو حکمت کہتے ہیں او دھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ  
و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو ہیں کھسکے پھیلانے دیکھا و یا کہ امثال ابن وقائع و  
اشباہا ینعنا لا صد ہا و پیش آتا اینکہ کمالات طریق نبوت پر وہ علیا سے

یہ پیر کو نبی بنا کر لے کر منظر نہ



خود رسید و الہام و کشف اعلوم حکمت انجائید پس کھل گیا کہ اس زمانے کے وہ  
 وحی والے معصوم انبیاء کے ہم ہستاد و تقلید انبیاء سے آزاد ہو اسلئے انبیاء احکام  
 شریعت خدا سے پانے والے یہ پیر جی ہیں تین تو اس عیار رفی کا قائل ہوں کہ ابتداء  
 ہوں نہ کہ ہدایا کہ پیر جی معصوم ہیں پیر جی پر وحی او ترقی سے بلکہ یوں پانی باز ہوا کہ  
 کتاب میں غیبی رموز بعض اولیاء کے لیے ان معصیوں کا ثبوت مانا اور بنام حکمت  
 سے کیا پھر جاوے کہ خبر دار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہاں تہیں بلکہ ہمیشہ رہے  
 پھر آخر کتاب میں پیر جی کے لیے وجہ حکمت ثابت کر دیا جیسے بس سمجھ جاوے وہی منصب  
 ہر جگہ ہم نام و حال سب کچھ اوپر بتائے ہیں غرض یہ تو ساری حکمتیں مگر تین کھنگ  
 ر گئے تھے ایک سب میں پڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب  
 ہو گا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں  
 ظاہر ہے کہ جب کلام الہی کا واجب التصدق ہونا غلو ب عوام سے بکھلایا گیا  
 اسکی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگینگے تو پھر آیت سے اخر اض کا محصل  
 نہ ہو گا وہ نہ اخذ شدہ پیر جی الف کے نام نے نہیں جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا  
 کہ بنی اویسہ یہ کیسا جھوٹ ہے ربط تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیر جی رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں ایسیلئے نہ اسکی پر  
 مٹا کر ایک نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب  
 علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات و ربہ و فطرت مخلوق شدہ بنا علیہ لوح فطرت  
 ایشان از نقوش علوم ربیبہ و راہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر مصنفے ماندہ  
 ہو و افسوس پیر جی کا عیب چھاپینکو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



ساتھ ایسی تشبیہ تھا شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ۳۳

ما وقر البیوة والاعظم الرسالہ ولما فرغ منہ امضی (الی قولہ) فمقی ہذا ان درے

عند القتل الادب والسبحان الخ ۳۴ اکو ای نسبت امیا آیت لہو کون ہذا امیا بقصر

فیہ وجہ الہ ترجمہ اوستہ نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اوسکی نہ تعبیر

وقید ہر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہو اور اس شخص کا

امی ہونا اسمین عیب و جہالت قیاساً برائہ تشبیہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا

کر کے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی بعلم ہی نے بقصد تفشیع و تبخیر و

کردی تو کسی تنگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کر لیتی تھو تو یہ لایا <sup>ان</sup> حصہ دوم

سلطان خان صلاوہ اس شخص سے کچھ معجزہ نہ ہو اُسکو پیچیدہ نہ بھنا یہ عادتیں ہو داؤ

نصارے اور جو کس اور منافقون اور بدو والے اگلے مشرکون کی ہیں پیچیدہ

ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور

مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہو راز کیا خدا کے

غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اہم خطا ظاہر ہو کہ عوام بجا پرے اتھر بھاری

بھائی ڈراؤ جو ٹوٹوٹے لغت سکر کانپ جائیگا پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان

نہ لائیگا پیش خوشحال سب راستہ انہوں کے کام پورا کر دیا تھا پیر جی کی ہر کا کتہ

اسی اسجل قرار پایا تھا خطبہ میں پیری کے نام پیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر ہی سے مجبور رہیں غیبی کوئی سے سب بڑے بڑے بھائی

پھانوں کے خیر موز کش نے چنے سو راجھاڑ صیہ سے بھائی جی ہی میں رہی



بات نہ ہونے پائی نہ وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی نہ فقط دابر القوم  
 الذین ظلموا و قیل الحمد لله رب العالمین کہ فرمایا ہے **ما تقویہ ایمان**  
 حدیث تو یہ بھی ارا بیت لو مرت بقبری اکتت تسجد لہ خود ہی اوس کا ترجمہ یوں  
 کیا کہ بھلا جن سال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اوس کو آگے جو گستاخی  
 کی رگ اچھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھ کر فائدہ چسٹرو یا عینے میں بھی ایک دن  
 مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں اوسکے حامی اوسکے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے  
 کسر لفظ کا مطلب ہو کہ ان تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہ ان  
 یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں کیون یہ کیسا کھلا افتراء ہے محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں کذب علی من بعدی یقرب من النار **رحمہ** جو دانتہ مجھ پر جھوٹ  
 باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے) وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تکمل جساد الانبیاء ترجمہ بیشک  
 اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے فائدہ **رحمہ**  
 ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن سیرین و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ترمذی  
 و غیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا  
 کی امام الامام ابن سیرین و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الغنی  
 و امام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا بشرط منہاجی صحیح ہے ابن جریر  
 کہا صحیح ہے محفوظ ہے نقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے وہابی صاحبو تھاکر

ما تقویہ ایمان



قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ مرکز ٹی بی میں منو کا ۲۸ مزہ الگ کھلیگا اور یہ جہ ابو جحاج کا کہ حدیث کے کو

پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کیسی عزت بخشائی

کی زرقانی شرح موہب مطبع مصر جلد ۱۱۱۱ فی الکامل للبرہ و مکفرہ

الفقہار الحجاج ابن رابی الناس یطوفون حول حجرۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال

انما یطوفون باعدا و رثتہ قال الدیرمی کفر وہ بہذا الاثر لکذیب لقولہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم ان المرحم علی الارض ان تاكل جساد الانبیاء رواہ ابو داؤد و ترمذی

ابوالعباس بہر دے کائنات میں نکھا کہ ان باتوں میں جن کے سبب علمائے کرام نے حجاج

ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اسنو لوگوں کو روضہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکھ پڑھ اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرے

ہیں علامہ کمال الدین دیرمی نے فرمایا علمائے اس قول پر اسوجہ سے اسکی تکفیر

کی کہ انہیں اس رشا و خوض اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مکذیب ہو کہ بیشک اللہ عزوجل

زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہو فائدہ یہ روضہ اقدس کا طواف کرنے والے بھیڑ

یا اقل درجہ تبیین تو ضرور تھے (کفر یہ ۲۶) تقویۃ الایمان کی ابتدا

میں شرک کی کچھ قسمیں اور انکا اجمالی بیان گر چکا کہ یہ باتیں غلام قسم شرک سے

ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ ضلعیں مقرر کیں ان ضلعوں میں جو

کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہو صلیر اسی بیان اجمالی میں لکھا جائیگا

اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے وقت

پکارے وہ شرک ہو جاتا ہے انہیں کھانا ملا جو کوئی انبیاء اولیاء کی اس قسم کی

تعظیم کرے مشکل کے وقت انکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہو

ان چاروں طرح کے شرک کا مرتبہ قرآن وحدیث میں ذکر ہے اس لیے

مد ظلہ اللہ تعالیٰ

یادداشت جلیلیہ  
بہر دے کائنات میں نکھا کہ ان باتوں میں جن کے سبب علمائے کرام نے حجاج ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اسنو لوگوں کو روضہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکھ پڑھ اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرے ہیں علامہ کمال الدین دیرمی نے فرمایا علمائے اس قول پر اسوجہ سے اسکی تکفیر کی کہ انہیں اس رشا و خوض اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مکذیب ہو کہ بیشک اللہ عزوجل زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہو فائدہ یہ روضہ اقدس کا طواف کرنے والے بھیڑ یا اقل درجہ تبیین تو ضرور تھے (کفر یہ ۲۶) تقویۃ الایمان کی ابتدا میں شرک کی کچھ قسمیں اور انکا اجمالی بیان گر چکا کہ یہ باتیں غلام قسم شرک سے ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ ضلعیں مقرر کیں ان ضلعوں میں جو کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہو صلیر اسی بیان اجمالی میں لکھا جائیگا اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے وقت پکارے وہ شرک ہو جاتا ہے انہیں کھانا ملا جو کوئی انبیاء اولیاء کی اس قسم کی تعظیم کرے مشکل کے وقت انکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہو ان چاروں طرح کے شرک کا مرتبہ قرآن وحدیث میں ذکر ہے اس لیے مد ظلہ اللہ تعالیٰ



اس باب میں پانچ فضلیں ہیں مگر مختصین غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے  
ہے اور آگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان و ثبوت ایک یہ دعوے تو یاد رکھیے  
کہ جو کوئی انبیاء اولیاء کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فضلوں میں اسکا بیان

سینے ص ۲۱۱ سے زبردست کے ہونے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ

اور نقصان نہیں پہنچا سکتے مختص نے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ

لوگوں کو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیاء و انبیاء علیہم افضل الصلاۃ و الثنا کو ناکارے لوگ کہنا

یہ ان کی جناب میں کلمہ کی گستاخی نہیں کیا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی

کفر خاص نہج کی تفصیل شفا شریفہ و اسکی شروح وغیرہ اکتب ائمہ میں ہے

(کفر یہ ۲۷) نفی الایمان پہلی فصل میں اسی دعوے کا کہ (انبیاء و اولیاء کو

پکارنا مشرک ہے) ثبوت سنیر ص ۱۱ ہمارا جب خالق اللہ ہوا تو ہکو پیدا کیا تو ہکو

بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام کو پکاریں اور کسی سے ہکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک

بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ

بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہے چار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان سے کہتا حضرات

انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی

زبان سے نکل سکتے ہیں جبکہ دہلیں رائی برابر ایمان ہو مشایخ شخص نے اپنے اور اپنی

طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان میں کوئی

ایسا بھی نہ رہا جسکو دہلیں دانہ خرد لے کر برابر ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اور

کچھ کام ہونا بہت ٹھیک ہے کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب میں اون کا

ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو دین گیا اور دنیا جویوں

۲۷۶



کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اس میں کسی نبی کی سہ کار سے ٹکا جہینہ جمعہ کی روٹی ملنے  
 کی بجائے نہین تو زوال دنیا کے ایسے کمانے والے پوتوں کو انیس علیہم السلام  
 والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفر یہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفر یہ اٹھائیس سے  
 بزرگیت صراط مستقیم بتشتات خلقت بعضها فوق بعض  
 از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوہر خود بہترست و صرف ہمت بسوسے تشریح و اثبات  
 آن از مغیلبین کو جناب رحالت آب باشند مجتہدین مرتبہ بہتر از استغراق  
 در صورت گاو و خر خودست کہ خیال آن با تعظیم و اجلال بسویاے دل نشان سپرد  
 بخلاف خیال گاو و خر کہ نہ آنقدر حسیدگی میدود و نہ تعظیم بکجا چہان و محقر میدود  
 این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مشہود بشکر میکند **مسلمانوں**  
 خدا را ان ناپاک شیطان ملعون کہوں کو غور کر و محمد مرسلو اللہ علیہ السلام  
 علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لیجا نا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ زہری  
 کے تصور اور اسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی ہر اسے اپنے بیل یا گدھے  
 کے تصور میں ہمت تن ڈوب جائے سے بدرجہا بہتر ہے کہ ان واقعی زہری نے تو دل  
 نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا تیجا تو محمد مرسلو اللہ علیہ السلام  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں و خاتم النبیین پڑھ کر تازی بنو تون کا  
 دریا جلایا آون کا خیال آا کیون نہ قہر ہو آون کی طرف سے دل بین کیون  
 نہ زہر ہو **مسلمانوں** سد اضاف کیا ایسا کلمہ کی سلامی زبان و قلم سے  
 نکلنے کا ہے حاش سد پوریون پسند تون وغیرہم کھلے کافرون مشرکون کی  
 گناہین دیکھو جو انہوں نے زہر خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈال کر کھینچا ہے شاید

کفر یہ ۲۸ و ۲۹  
 کفر یہ ۲۸ و ۲۹



انہیں بھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی تمہارے  
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسبت لکھے ہوں کہ اوہ عین موعظہ دنیا کا انڈیشہ  
 اگر اس عی سلام بلکہ مدعی امامت کا کلیہ حیر کر دیکھے کہ اسنو کس جگہ سے محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت پیدا ہو کر یہ صریح سب و دشنام کے  
 لفظ لکھ دیے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا  
 اصل اندیشہ نہ کیا مسلماً تو کیا ان گالیوں کی بھمداد حق اللہ کو اطلاع  
 نہ ہوتی یا مطلع ہو کر اسے اوہ عین ایذا پہنچی ہاں ہاں واللہ واللہ اوہ عین اطلاع  
 ہوتی واللہ واللہ اوہ عین ایذا پہنچی واللہ واللہ جو اوہ عین ایذا دے اس پر دنیا و  
 آخرت میں اللہ جبار قہار کی لعنت اوسکے لیے سختی کا عذاب ہے کی عقوبت آیت  
 ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعد  
 لہم عذاباً مہیناً ترجمہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول  
 کو پھر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت میں اور اوس کے لیے بنا رکھا ہو دولت والا  
 عذاب آیت والذین یؤذون رسول اللہ لعنہم اللہ عذاب الیم  
 ترجمہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لیے دکھ کی مار ہے سالوا  
 پھر ان قسیدیوں کا ایمان دیکھیے ایمان کی آگ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے کاغذ پر لکھا  
 دیکھ کر کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام یہ آد کے جیلے یہ امام  
 غلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے  
 آیت اللہ تعالیٰ فاما یق منون باللہ والیوم الاخر یؤذون اللہ  
 ورسولہ واما کانوا اباء ہم و اولیاء ہم و اخوانہم و

لہ اور انکی  
 شائین اور  
 گشتی کو  
 جسکی مبارک  
 تقدس نور  
 تقصیل شفا  
 اور اسکا  
 شرف و جلال  
 ہے اسل  
 الیون



عشیہ تھما اولڈ کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ  
 ترجمہ تو پناہ لگاؤن لوگوں کو جو اتنے ہیں امد اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں  
 اوس سے جسے خدا نام ہی امد اور اوس کے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے  
 یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اون کے دلوں میں ایمان  
 اور مدد فرمائی اور انکی اپنی طرف کی روح ہے (وہابی صاحبو مسلمان بننا چاہتے ہو  
 تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت  
 سویراے دل کے اندر جاؤ جو اون کی جناب عالم آب میں گستاخی کرے اگر تھلا  
 باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا گدا ہو دشمن بناؤ بہتر از زبان و صد ہزار دل اوس  
 بڑی کر دہ تماشائی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لغت کرو ورنہ اگر  
 دوسرے شخصیں اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور  
 چیز ہے وائے بے اضافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے  
 پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار ہو تبس پاؤ تو کچا نکل جاؤ وہاں نہ تاویلین  
 نکالو نہ سیدھی بات میر پھر میں ڈالو اور محفل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور انکے میلی نہ کرو بلکہ اوسکی امامت و پیشوائی کا دم بھر دلی  
 جانو امام مانو جو اوسے ہر ایک اور لٹی اوسی سے دشمنی ٹھانوبہ لگام کی بات میں سو سو  
 طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اوسکی گہڑی سببھاؤ۔  
 اوسکی حمایت میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ  
 کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام سیکانام ہے ع اے راہرو پشت  
 ہنرل ہنڈر بزم مزہ یہ ہو کہ وہ خود بخود ساری بناؤ ٹونکا و باجلا گیا تقویۃ الایمان



یہ بات شخص یہاں ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادنیٰ کا بولے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مگر اس کا پہلا بولنے کی اور جگہ میں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کو اس کے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی دلیل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ورنہ اپنے کیلئے ہاتھ رکھ کر دیکھو اور انھیں بند کر کے نہ گماہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گم ہو گئے سے ہیں تیری ناک بھو کی سی ہے تو کیا اوسے اپنے باپ کو گالی ندی یا کوئی سعادہ نجرہ اوٹھ کر اپنے ہر گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف گم کر کے بھوکو سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سونہر کی تھوٹھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے ہمارے عزت والے رسول و جہان کے

یہ بات شخص یہاں ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادنیٰ کا بولے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مگر اس کا پہلا بولنے کی اور جگہ میں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کو اس کے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی دلیل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ورنہ اپنے کیلئے ہاتھ رکھ کر دیکھو اور انھیں بند کر کے نہ گماہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گم ہو گئے سے ہیں تیری ناک بھو کی سی ہے تو کیا اوسے اپنے باپ کو گالی ندی یا کوئی سعادہ نجرہ اوٹھ کر اپنے ہر گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف گم کر کے بھوکو سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سونہر کی تھوٹھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے ہمارے عزت والے رسول و جہان کے

یہ بات شخص یہاں ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادنیٰ کا بولے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مگر اس کا پہلا بولنے کی اور جگہ میں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کو اس کے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی دلیل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ورنہ اپنے کیلئے ہاتھ رکھ کر دیکھو اور انھیں بند کر کے نہ گماہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گم ہو گئے سے ہیں تیری ناک بھو کی سی ہے تو کیا اوسے اپنے باپ کو گالی ندی یا کوئی سعادہ نجرہ اوٹھ کر اپنے ہر گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف گم کر کے بھوکو سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سونہر کی تھوٹھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے ہمارے عزت والے رسول و جہان کے







۱۔ مہ فشانہ نور و سگ عو کو کند جو ہر کسے ہر خلقت خود می تند ہوا اس شخص کے  
 نزدیک نماز میں محمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا موجب  
 شرک ہے کہ وہ جب آئینہ غطیت کے ساتھ آئینا گرد اللہ العظیم کہ شریعت رب  
 العرش الکریم میں نماز نے اس کے خیال غطیت و جلال کے ناقص ہے اس سے کہو  
 کہ اپنے شرکیوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے  
 تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب  
 کی اور اسمین السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ استشہاد ان محمد عبد اللہ  
 ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلمان تو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا  
 اور واقعی انکا خیال مسلمان کے ذہین جب آئینہ غطیت و جلال ہی کے ساتھ آئینہ  
 کا اسکا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم نہیں آئے الاخص ہے اور عرض سلام  
 تو خاص بضر ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اس کے خیال بلکہ خاص نماز  
 میں اس کے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے وکن الملتقین لا یعلمون احیاً  
 العلوم مطبع کھنوج ۱۴۱۱ ۴۹ حضرت فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 و شخص الکریم قیل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ  
 التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت  
 پاک کا تصور باز رہا اور عرض کرالسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ۱۳۹۱ ۳۹۱ سمعت سید علیہ الخواص رحمہم اللہ  
 تعالیٰ یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہید لنبیہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل  
 مشہود نبیہم فی تلك الحضرۃ فانه لا ینارق حضرة اللہ تعالیٰ ابدًا فیما طیبونہ بالسلامۃ مشافہتہ  
 ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شاعر نے  
 غازی کو تشہید میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لیے  
 حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ  
 فرما دو کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں یا سبیلے کہ حضور  
 کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر سلام عرض کریں **حجۃ البالیغہ** شاہ ولی اللہ صاحب مبلع صدیقی  
 ص ۱۸۴ اختار بعد الاسلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توفیہا بذكرہ و  
 اثباتہ لا اقرار برسالتہ وادار بعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التیات میں نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اور نکاح پاک بلند کرنے اور ان کی رست  
 کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق سے ایک ذرہ او ا کرنے کے لیے اولیات  
 عظام و عظماء کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اس سے ہوا  
 لدنیہ و غیرہ ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر متقلد و کج امام آخر  
 زمان نواب صدیق حسنان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ اوپر ارشد و سمیت نوری  
 مسک الختام نواب بھوپال مقام ص ۲۴۴ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان  
 وقرۃ العین عابدان مت ورجسہم احوال اوقات خصوصاً در حالت عبادات و تورات  
 و انکشاف درین محل بیشتر و قوی ترست و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتمہ اند کہ  
 این خطاب بہت سر بیان حقیقت محمدیہ است علیہا الصلوۃ والسلام در دربار



موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر است  
 پس مصلی باید کہ از جمیع آگاہ باشد و ازین شہود غافل نہوتا با نوار قرب و از سر مرتبت  
 نور و فائز گردد و آری در راه عشق در محله قرب و بعد نیست بوجہی نیست عیان  
 دعائی و مرتبت بپاس عبارت میں نواب بہادر فرماتے ہیں کہ انبار لگا کے رہنے والی  
 تعالیٰ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظیر ہیں ایک شرک نبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم ہر نماز میں کی ذات بلکہ ہر ذرہ ممکنات میں موجود و حاضر ہیں و شرک نماز میں  
 میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشاہدہ ہرگز غافل نہوتا کہ قرب الہی پختہ شرک مگر یہ کہ  
 اہل سلطنتوں میں بڑے لوگوں کو تین خون معاف ہوئے تھے گورنٹ و ہارٹیک نواب بہادر کو تین شرک  
 معاف ہوا حوالہ لاؤ الا بالہ علی العظیم اسدی رحمہ اللہ عباد اللہ میں کیا شرک سے بچ رہے گا کہ امثال  
 ان از مظلومین بکوشاں مسلمان تو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت  
 نہیں اور حضرت امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہے درود کو محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال باختلت و جلال سے الٹا کر کیونکر  
 ممکن مسلمان تو ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر  
 واجب و ران غیر مقلد و پایوں کے یہاں سب پر فرض ہے ان سے کہو اس میں سے  
 صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ خَالٍ وَابِّنِ يَسِّرِ رَاحِ أَوْ نَ كِي جَنِّزِ تَوْنِ انْعَامِ  
 کیا جاتے ہو وہ کون ہیں ان قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں اُولَئِكَ  
 الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ  
 وَ الصَّالِحِينَ ترجمہ جن پر خدا نے انعام کیا وہ انبیاء و صدیق و

ص ۵  
 اسرار الودیع  
 احمد یحییٰ الشافعی  
 درجہ اولیٰ  
 منہ



اور شہداء اور نیک لوگ ہیں) جب صراط الذین افضحت علیہم پڑھ کر ان کی راہ مانگی  
جائیں گی ضرور عظمت کے ساتھ ان کا خیال لے گا اور وہ اس کے نزدیک شرک پر تو احمق ہیں سے اس شرک  
کے دور کرینگی کو شمش کر بن صرف غیر المغضوب علیہم ولا انفسالین کہیں کہ  
انبیاء و صدیقین کی جگہ نماز میں یہود و نصاریٰ کی یاد گاری ہو بلکہ اھذا الفطر المستقیم  
رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما پڑھ لیے گئے ہیں فتح الجحیم شہداء ولی اللہ علیہ

مطبوع مصر ۱۲۸۴ھ ص ۱۲۸۴ الشراط المستقیم کتاب اللہ و قبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم و صاحبہ مسلمانوں میں فقط الحمر کو کہتا ہوں نہیں ہوتا یہ وہ ایک کے سو قرآن  
عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اس و باقی شرک سے نہ بچ گیا جن سورتوں میں حضور  
پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کے کرام یا ان کے نظام یا عجایب  
کبار یا مہاجرین و انصار یا متبعین و مسنین عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفیں ہیں ان کا  
تو کہنا ہی کیا ہے یوہین وہ جی نہیں حضرات انبیاء علیہم السلام و ان کے قصص و کور میں کہ  
اون کا تصور جب آئینا عظمت ہی سے آئینا جکا اس شخص کو خود اقرار ہے ان کو گنتی ہی کی  
سورتن جن سورۃ قدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر صریح سے عالی ہو  
اور کچھ نہ تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے چارون قل ثبت میں کھلا ہو حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اس کی تلاوت میں ضرر  
خیال جائیگا کہ یہ بھاری ہتھام اللہ عزوجل کی سی طرف سے لے رہا ہے یہ سخت  
عجب نہ ہو کسی جناب میں گستاخی کرنے پر اور تر رہا ہے کالف تشریف میں  
اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صراحتہ ذکر نہیں تو کعبہ معظمہ کا ذکر



ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کے ساتھ اپنی ربوبیت کو اسکی طرف اصنافت فرمایا  
 اور اسکا تصور کب نے عظمت ایسا بنظر ظاہر صرف سورت نکات اس عالمگیر و با  
 سے بچگی باقی تمام و کمال ہر سورت کی تلاوت شرک میں ڈال لی پھر تکان بھی  
 بچی تو صرف شرک سے معصیت کراہیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابل  
 وحیم و اموال و جسم کا خیال او میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ اگر خیال  
 انیسوا اولیا کے شرک میں نہ ملا تو خیال کا تو آخر کی قباحت میں تو شرک ہو گا  
 نف ہر ارتقا ایسے ناپاک اختراع پر مسلمانوں میں صرف نماز ہی میں گفتگو  
 کرتا ہوں نہیں نہیں اس کے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک  
 ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت  
 میں شرک روا ہے حاشا کسی عبادت میں روا نہیں اور قرآن کی سورتیں  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لغت اون کے  
 ذکر اون کی یاد اون کی تعظیم اون کی تکریم سے گونج رہی ہیں تو عبادت تلاوت  
 نے تصور عظمت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیکر متصور تو اس  
 چوبانی شرک سے کہ ہر غرض صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطع نظر یہ وجہ  
 قبس غواقبہ القباخ و مجموعہ صد ہا کفریات و فساح ہے مسلمانوں  
 تم نے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیل سے اس شخص نے تمہارے  
 پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعویٰ  
 اسلام باقی ہے۔ سبحن اللہ یہ موخہ اور یہ دعویٰ۔ رب الی اعوذ  
 بک من ہمزات الشیطان و اعوذ بک ان یحضر و



تسمیہ میں نے اس کفریہ ملعونہ کی تفسیر و تفسیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ  
یہ مقام اس شخص کی اشد شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علماء نے یہاں کو  
کمال رنگ تفسیر دیا ہو اب اس قول خبیث الخبیث الاقوال بلکہ احسن الایوال کے بعد  
بجھو اس کے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہو مگر اجمالاً  
اتنا اور سن لیجئے کہ اسکے حصے میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد و ابواب جہنم سات  
کلیات کفریہ کے ہیں (۱) جا بجا قرآن عظیم ایک بات فرماتے اور یہ صاف اسے  
غلط و باطل کہہ جاتے شفا شریف ص ۲۷۳ معین الاحکام امام

دعویٰ کیا کہ یہ ان کفریات کے ساتھ ہے

علامہ الدین علی طرابلسی حنفی مطبع ص ۱۲۹ من استخف بالقرآن اولیٰ منہ اوجہ او کذب

پشتہ منہ او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بکذب او شک فی شئے من ذلک فهو

کافر عند اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اسکے کسی حرف سے گستاخی

یا اسکا انکار یا اسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اسکا اثبات

یا جسکا اثبات فرمایا اسکی نفی کرے و انتہ یا اسمین کس طرح کا شک لاتے وہ باجماع

تمام علماء کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود (۳)

اسکے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴)

یہ بین حقیرات ملکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور

پیر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باقوان کو یہ صاف تھا

شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبدالغفر صاحب دہلوی اور اؤلو والد ماجد

شاہ ولی اللہ اور اؤلو والد شاہ عبدالرحیم اور ان سب کے پیر سلسلہ جناب شیخ محمد

کی تصنیفات و تحریرات میں اپنی گلی پھر رہی ہیں تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب



مشرک تھے پھر یہ اونچیں امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی لبتی چڑی نغریقون  
 یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کا فریب تو یہ اسکا نیم اقرار ہی کفر یہ ہوا  
 (۷) کھلے شرکوں کے بھاری تو دے خود اسکے کلام میں برساتی حشرات الارض  
 کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر و دوسری میں ایمان بیان شرک  
 و ایمان عرفان تو یہ پورا اقرار ہی کفر یہ ہے میں ان سب کی پوری تفصیل کروں  
 تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کلیے کے یو بکثرت  
 جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ اکمال الطامہ علی شریک سوئے  
 بالامور العامة میں جمع کیے تھے باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت  
 رسائل میں کلام ملے گا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کل پنا چلیگا  
 یہاں بطور نمونہ ساتوں کلموں کی ہر ایک ایک مثال لکھوں رکف ہے برہان اسد  
 عز وجل فراتا ہونک الامثال ضربہا للناس وما یعقلها الا العلمون  
 ترجمہ ہم یہ کہا ویتن بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیے اور انکی سمجھ نہیں مگر  
 عالموں کو یہ شخص غیر متقلد ہی اور دین الہی میں ہر گونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے  
 کے لیے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں تقویٰ  
 الا یان ص ۳ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اسد و رسول کا کلام سمجھنا  
 بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اللہ ملحقاً الطیف یہ کہ  
 اس کو بڑا علم مطلب پر دلیل لایا آیت کریمہ هو الذی بعث فی الامم رسولاً  
 منهم تنیلو علیہم الیتہ ویزکیہم وعلیہم الکتاب الحکیمہ سے اور خود ہی اسکا  
 ترجمہ کیا کہ وہ اسد ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک سول نہیں ہے

اسکا  
 ترجمہ



پڑھتا ہوا پیر آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اوکو اور سکھاتا ہوا کتاب اور عقل کی  
 باتیں کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم و کار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے  
 تو نبی کے سکھانے کی کیا حاجت تھی سبحن اللہ و واسد و اتو خود سمجھ لیں اور صحابہ  
 کرام سکھانے کے محتاج (کفر یہ ۳۲ و ۳۳) تقویۃ الایمان ص ۱۷۱ روزی  
 کی کٹائیش اور تنگی کرنی اور تذسرت اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا حاجتیں  
 بر لانی بلاتین مالتی مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی  
 انبیاء اولیا بھوت پر ہی کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور  
 اوس سے مرادین ملے اور مصیبت کے وقت اوکو پکارے سودہ مشرک ہو جاتا  
 ہو پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اوکو خود بخود دہر خواہ یون سمجھے کہ اللہ  
 اوکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھ لخصاً کاش یہ ظالم صرف اس قدر کہتا کہ  
 جو کسی کو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھو شرک ہے تو بیشک حق تھا اگر یون  
 مطلب کیا نکلتا کہ معنی تو کسی کی نسبت کسی انسان کے خیال میں ہرگز نہیں تو تمام  
 مسلمانوں کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ مہ شرک لوگوں میں  
 بہت پھیل رہا ہو اور اصل تو عیدنا باب مہ سو پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا  
 کہ تمام دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ پھر خواہ یون سمجھے خواہ  
 یون کہ اللہ نے اوکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجیو کہ اس  
 ناپاک و ملعون قول پر انبیاء و ملکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اسکے پیشواؤں تک  
 لیکر خود اس ظالم و جہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آپست اغلھم  
 اللہ و رسولہ من فضلہ حمید و خیر و ولتمنکر دیا اللہ اور اللہ رسول نے

۱۷۱  
 ۳۲ و ۳۳



اپنی فضل سے آیت وتبرئ الاکمه والا بوجہ باذنی ترجمہ ہو چکے  
 تندرست کرتا ہے موزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے یہ معاذ  
 قرآن عظیم کے شرک میں اور میرے حکم سے کالفظ بڑھا دینا شرک سے نجات دے دینا  
 کہ تندرست کر دینے کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند  
 کے نزدیک شرک ہو (کفر یہ ۳۳۳) آیت تبرئ الاکمه والا بوجہ  
 واسی الماتی باذن اللہ ترجمہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں موزاد  
 افوٹے او کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے  
 یہ معاذ اللہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا شرک ہوا (کفر یہ ۳۳۳) آیت  
 آیت واذا قلنا للملائکہ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس حرب  
 اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا  
 ابلیس کے آیت ورفع ابویہ علی العرش وعر والہ سجد آخر جب  
 یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے  
 میں گرے (یہ خاک بدین گستاخان) اللہ تعالیٰ اور ملکہ و آدم و یعقوب و یوسف  
 علیہم الصلاۃ والسلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم کیا آدم راضی ہو  
 یعقوب ساجد یوسف رضا مند تقویٰ الایمان صلا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے  
 اس پر شرک ثابت ہو خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس عظیم کے لائق ہیں یا یون سمجھ  
 کہ ان کی اسطرحی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اہل مخصا شرک  
 جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اوس کا مخلوق اور بندہ  
 اور ساتین انبیا اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اہل مخصا یون تو

کفر یہ ۳۳۳  
 کفر یہ ۳۳۳



اس گمراہ کا استاذ شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا کرو۔  
 شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کشی ہے  
 بین حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے اگرچہ اوست  
 پھر کبھی منسوخ بھی فرما دے (کفر یہ ۳۹ و ۴۰) حدیث حضور پر نور سید المرسلین  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ کان فقیرا فاعناہ اللہ و رسولہ جبرئیل بن  
 جمیل فقیر تھا اوست اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا یہ حدیث صحیح بخاری  
 مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو حدیث  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے عرض کرتے ہیں اللہم  
 انی احرم ما بین جبلین مثل احرم بابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ مہربہ الہی  
 بین دونوں کوہِ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اوسکے جیسے ابرہیم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۸۱ صحیح مسلم ج ۱  
 ص ۲۴۱ واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابرہیم حرم مکہ والی حرمت المدینۃ ما بین لابتہا لا یقطع غنما  
 ولا یصاد وحیدہا ترجمہ بیشک ابرہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور مدینہ نے مدینے کو  
 حرم کیا نہ گا طیمحاتین اوسکی بیویں اور نہ کپڑا جائے اوسکا شکار صحیح مسلم ج ۱  
 ص ۲۴۲ عن جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مطلب کی حدیث صحیح و سنن  
 و مسانید وغیرہ میں بکثرت ہیں چہن حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے صاف و صریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اوس کے گرد و پیش کے جنگل  
 کا وہی اریہ کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا ہو یہی مذہب امہ مالکیہ و شافعیہ

لے ۱۰۰ تا ۱۰۱



وحبلیہ وریکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہوا ائمہ حقیقہ اگرچہ  
 اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ  
 میں مع نظر مذکور یکہ ترجیح یا تطبیق یا نسخ و دوسری چیز ہے کلام یہیں ہے کہ حضور اقدس  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے توراۃ مزیہ طیب کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا ہے  
 اس شخص کی نیلے تقویۃ الایمان اگر دوشیں کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکا  
 نہ کرنا وخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی  
 پیغمبر یا بھوت کے مکانات کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے اُس پر شرک کا بت ہے  
 پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ او کی اس تعظیم سے اللہ  
 خوش ہوتا ہی ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری  
 کوشش یہیں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے بچھوڑے تنہا ہزار ترف  
 بروے ہدینان (کفر یہ ۲۱ تا ۲۶) تفسیر عزیز می بارہ عم شاہ  
 عبد الغریب صبا مطبوعہ بمبئی ص ۱۳۱ بعضے ازاویا لکھتے ہیں کہ آگہ جارحہ تکمیل و ارشاد  
 بنی نوع خود گردا بندہ اند در بحالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق  
 آہنا بجهت کمال وسعت مدارک آہنا مانع توجہ باین سمت منکر دو اولیایان تحصیل  
 کمالات باطنی از آہنا بنمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آہنا  
 می طلبند و می یابند و زبان حال آہنا در آن وقت ہم مترنم بانیمقال مستمع  
 من ایم بحال گر تو آئی بہ تن و یہ عبارت سر با بشارت اس شخص کے مذہب  
 ہمہ تن شہادت پر معاذ اللہ مترنم یا شکر کہ جلی ہو ملوث ہو اویکا کرام کا دنیا میں تصرف  
 بعد انتقال بھی اونکا تعلق باقی رہنا اود کے علوم کی وسعت کہ اود بھی مستغرق رہیں

۲۶ تا ۲۷  
 کفر یہ ۲۱ تا ۲۶



بھی خبر کھین آویا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریون کو مناسب عالیہ تکمیل تک  
پہنچانا حاجت مندوں کا اپنی حاجتیں اُنکی پاک روحوں سے طلب کرنا اور نکاح شکرل فرما  
نواب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں  
الضعاف ہیں ان ہوتا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہد ہیں کلام الملک  
الکلام کفر یہ ۴ تا ۹ صفحہ اثنا عشر یہ حضرت ممدوح ۳۹۱ و ۳۹۲

حضرت امیر و ذریعہ طاہرہ اور تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند  
وامور کو میہ را با ایشان وابستہ میداند و فائزہ و درود و صدقات و نذرنام

ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جاسمیع اولیاء اللہ ہیں معاملہ است واپائی  
صاحبویہ بھی اکٹھے تین شرک ہیں ہر ایک ڈھائی ہجرتہ کا شاہ صاحب کو دیکھو  
کتے بڑے شرک پسند شرک و ست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہیں کہ کارب  
عالم کو دامن محبت حضرت کو شکلا کشا و الہیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے واسطہ  
مانتے اور پیروں کی طرح اور سبکی پرستش اور اوتکے اور تمام اولیا کے نام کی مذمت  
جائز جانتے اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ الخین بلاؤ نہیں سکا  
اب تعجب نہیں کہ روافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے

تقویۃ الایمان ص پنجم خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں

جانتے تھے بلکہ وسیع مخلوق اور اسکا بندہ سمجھتے تھے اور انکو اس کے مقابل کی

تائید نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور مفتین بانہی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا اولی

و سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ او سکھ

کا بندہ و مخلوق ہی سمجھو سو اب جہل و روہ شرک میں برابر ہی یا پھر جو فصل شرک فی العباد

لہذا اولیاء حق



برائی کے بیان میں لکھا ملا پیر پست پستین کھلوانا محض بیجا ہو اور نہایت بڑائی  
 (کفر یہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل ولایت  
 سے ظاہر کہ وہ خود ادوائے کے بارہ اساتذہ حدیث و پیران سلسلہ نادعلیا منظر العجا

تجدہ عونا ملک فی التوابع ہر کل ہم دعوہ سنجلی بولا تیک یا علی یا علی یا علی  
 کی سندین لیتے اجازتین دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنگی ذات پاک سہ وہ خوار  
 و فیوض ظاہر ہوتے ہیں جنھیں بکھار عقیدیں اچھے ہیں ہیں جب تو اوٹھیں نہا کر گناہوں  
 مصائب و آفات میں اپنا دگر پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہو آگے بڑھتا  
 ہے یا علی یا علی یا علی احمد مدان شاہ صاحب اور ان کے پیروں استاذوں نے  
 تو شرک پانی سر سے تیر کر دیا بیان بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں مصیبت میں  
 علی کے پکار نیک حکم ایک شرک اوٹھیں مصیبتوں میں مددگار ماننا و شرک یا علی یا علی  
 کے لئے باندھ دینا تین شرک جسے نفس میں جاننا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے سار  
 انھار الا نزل من ریم صلاۃ الاسیر و حیاۃ الموات فی بیان  
 سماء الاموات و انوار الانتباہ فی حل نداء یکر رسول اللہ و الاد  
 والعلی لنا علی المصطفیٰ بدافع البلاء وغیر مطالعہ رکفر یہ ۵۵ تا ۵۷

نام خاندان ولی کے آقا نے نعمت خداوند دولت مرجع و منتہی و نفع و نجا و سید و موجد و جناب  
 شیخ محمد صاحب کے مکتوب یا مطبوعہ کھنوا جلد دوم مکتوب نیم ص ۱۲۰ خواجہ محمد اشرف و زریں  
 رابطہ از نوشتہ ہو و نہ کہ بجد و استیلا یافتہ کہ در محلات ترا سجد و خود میداند و می بیند اگر فرضاً  
 شفیق و مہربان و محبت اطوار ابد دولت متمناے طلب از ہزاران یکے را گرد بند صائین  
 معالہ مستعد نام المناسبتہ ست بخیل کہ باز ک صحبت شیخ مقتدا سیرج کمالات اورا

کفر یہ ۵۱ تا ۵۲

کفر یہ ۵۳ تا ۵۴



جذب نماید رابطہ ای بر افغانی کنند کہ او مسجد و ایام است نہ مسجد و ایام محارب و مساجد را  
 نفی نکنند ظہور انقیاد و ملت سعادتمندان را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ  
 متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند و در مذکبات جماعہ بید دولت کہ خود را  
 مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را بر ہم زنجیر  
 بچی بین بول شرک بین ہر ایک اگلے باٹون سے ہزار ہزار من کام روئے لکھا کہ  
 قصور شیخ اسقدر غالب ہو کہ نماز و نین او سکو اپنا مسجد جانتا ہو صورت شیخ ہی  
 کو مسجد نظر آتا ہو جناب شیخ مجد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمند و مکملتی ہو طاب ان  
 حق کو اس دولت کی تمنا ہوئی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال بین  
 شیخ کو اپنا متوسط جانو و شرک نماز و غیرہ ہر حال و ہر وقتیں پیر کی طرف متوجہ ہوتین  
 شرک آب یاد کر اپنا وہ کفری بول کہ نمازین پیر و غیرہ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لیجا نا چنیں و چنان ہے اور تیر بشرک تاظرین آپنے جاناکہ  
 وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجد و صاحب بید دولت و تباہ کار بتا ہو بین ان  
 دیہ ہی بید دولت ہو صراط مستقیم میں کہتا ہو صلاۃ از جملہ اشغال متبعہ شغل  
 برزخ ست امتیازان ہر صفت صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے غلہ  
 اس ستامین ایکے نہیں سالہ سحر الیا قوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الربطۃ  
 لکھا اوہیں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالرحیم صاحب شاہ  
 کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علمائے عظام کے تیسرا رسادات سے اس شغل کا جو  
 نہایت کیا اس ہیئت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ یعنی تصویب پر ہیں جناب شیخ  
 چودہ تبار و منحرف بتایا (کفریہ ۵۶) مکتوبات جناب موضوع مکتوب ۲۸۱۲



۴۲۸ مخدوم احادیث نبوی علیہ السلام در باب جواز اشارت بسیار  
 بسیار وارد شده اند و بعضی از روایات فقہ حنفیہ نیز در باب آمدہ ۴۲۹ و غیر  
 ظاہر مذہب است و آنچه امام محمد شیبانی گفته کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم یبشیر و یمنع کما یمنع النبی علیہ علی الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قولی و قول  
 ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نوادرست در روایات اصول و فی المخیط  
 المتناہج فیہ منہم من قال لا یبشیر و منہم من قال یبشیر و قد قبل سنتہ و قبل مستحب الصیوم حرام  
 ہر گاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و ہر گاہ اشارت فتو  
 دادہ باشد مقلدان را نیز سد کہ مقتضای احادیث عمل نمودہ جرات در اشارت نایم  
 مرکب بین امر از حنفیہ یا علمائے جہتدین علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید  
 یا انکار کند اینہا بمقتضای آرای خود بر خلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شوق فاسدست  
 تجویز نہ کند آنرا مگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ماعدم اشارت است پس عدم اشارت  
 سنت علمائے ماتقدم شدہ ۴۲۹ احادیث را این اکابر بشیر از مامی شناختند البتہ  
 وجہ موجود داشتہ باشند و ترک عمل بمقتضای احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام ۴۳۰  
 اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گویم ترجیح عدم جواز است  
 لخصاب ذلحضرات غیر مقلدین کانون سے ٹیٹ آنکھوں سے جائے ہٹا کر یہ دھوم  
 و حامی عبارت میں اور اسکے پیور و کچین جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہو کہ  
 در بارہ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت آئی ہیں اور وہ  
 حدیثیں معروفہ و مشہور ہیں ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارہ کو کا ذکر نہیں  
 ہمارے علمائے سنت عدم اشارہ ہے ہمارے فقہ میں نہ کر وہ ٹھہرا ہے لہذا ہمیں احادیث



مطابق عمل کرنا جائز نہیں معاذا اللہ اس بھاری شرک و تقیید کی کو کچھ کہہ کر کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اور سے بغیر ہٹ دھرم بتاتے ہیں مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ مذہب کو اختلاف ہو جواز و استحباب و سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوتے یہاں تک کہ ائمہ کا فتوے بھی حدیثوں کے موافق ہو جو حنفی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کر رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ازاں بجا کہ یہ روایت تو اور کی ہے اس پر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشائخ و فتویٰ پر لحاظ ہو گا صرف اس لیے کہ ظاہر روایت میں ذکر نہ آیا حرمت مرتج اور اسکے خلاف صحیح مشہور حدیثوں پر مبنی عمل نہیں چھپایا ایمان سے کہنا ایمان ترک تقیید کا کہنیں بھی لگا رہا اب شخص مذکور کے جبروتی احکام سنیں کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ محمد کو بمقابلہ مذہب حدیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل سنت علماء کی سند کپڑے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سنا تا ہر تقویۃ الامیان ص ۱۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمان سے مقدم سمجھ کر حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے ص ۱۳ اس زمانہ میں دین کی باتیں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلوئی سمون کو کوئی مولویوں کی باتوں کو جوا و بخون نے اپنے ذہن کی نیزی سے نکالیں سند کپڑے



بین رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے سوا کسی کی راہ نہ پکڑ  
 ص ۱ اس میں حکم خرافاتین کہتے ہیں سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط  
 غلط رسموں کی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے  
 تنویر العینین بیت شعری کیفیت بخوار الزمائم تقلید شخص معین مع مکن الخ جوع  
 الی الروایات المتفقہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفرض الدالہ علی خلاف  
 قول الامام المقلد فان لم ترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشک ترجمہ میں کیسے جانو  
 کہ ایک شخص کی تقلید کو بے رہنا کیونکر حلال ہو گا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر  
 صریح حدیثیں پاسکے اپنی بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اس میں شریک کا میل ہے تو تویر  
 العینین بیت شعری معین بحث تمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ ولا تل من السنۃ  
 والکتاب ویأول الی قولہ شوب من الشرایینہ وخطا من الشک والعجب من القدم  
 لا یخافون من مثل هذا لا ینساع بل یخیفون تارکہ فما حق هذه الآیۃ فی جوابہم  
 وکیف خاف ما اشروکتہ ولا تخافون انکم اشروکتہ باللہ بحسبہ ایک امام  
 کی پیروی کہ اس کی بات کی سند پکڑے اگرچہ اس کے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلین  
 ثابت ہوں اور انھیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرا فی ہونیکا میل ہو اور شریک  
 میں کا حاصل و تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کے چھوڑنے  
 و ایکو ڈرتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب میں کہ میں کیونکر  
 ڈرون اس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اور انکو  
 اللہ کا شریک ٹھہرایا افسوس حضرت شیخ محمد و صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ  
 میں ایسے فرزند و لبند سعادتمند پیدا ہوئے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالاک







پس احوال این کرام بر احوال ملکہ عظام قیاس باید کرد <sup>۶۱</sup> قطبیت و غوثیت و ابدیت
و غیر با جمہ از عہد کرامت ہمد حضرت مرتضیٰ تا القراض و پناہمہ بواسطہ ایشان است <sup>۶۲</sup>
سلطنت سلاطین و امارت امہمت ایشان را دخلیست کہ بر سیاحین عالم ملکوت
مختفی نیست <sup>۶۳</sup> الا ارباب بین مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و
شہادت میباشند و این کبار اولی الایدی والا بصار را میرسد کہ نامی کلیات را بسوخت
نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ گویند کہ از عرش تا فرش سلطنت است <sup>۶۴</sup>
در نیمقام بعضی خلیفہ السد میباشند خلیفہ السد آنکسے است کہ بر اے انضام جمیع مہام اورا
مقرر کردہ مانند نائب سازند <sup>۶۵</sup> اورا در کف ولایت خود گرفتہ وزیر سایہ کفا
تر بیت خود آوردہ جارحہ تدبیر کنونی و تشریحی خود میسازد ان پانچ شرکتیات میں
صاف صاف فشرکین ہیں کہ ملکہ و اولیا کار و بار عالم کے در بر ہیں اولیا عالم کے کام ہی
کرتے ہیں اولیا کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کئی دیا جاتا ہو تمام کام اونکے ہاتھ سے
انضام پاتے ہیں بادشاہوں کے بادشاہ بنے امیرون کو امیری پانچین سچو علی کی
ہمت کو دخل ہے اک تقویۃ الایمان کی سینہ او سکی ایک عبارت شروع کفر یہ <sup>۶۶</sup>
میں یمن چکے بعض اور لیجے مک السد صاحب کے سیکہ عالم میں تصرف کرنیکی قدرت
نہیں دی <sup>۶۷</sup> جسکا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں <sup>۶۸</sup> کسی کام میں نہ بفعل
اونکو دخل ہو نہ اوسکی طاقت رکھتے ہیں <sup>۶۹</sup> جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف
کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اوسکو مانے سوا و سپر شرک ثابت ہوتا ہو گو کہ اسد کی برابر
نہ سمجھ اور اوسکے مقابلے کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے (کفر یہ <sup>۷۰</sup> تا <sup>۷۱</sup> ) شرط <sup>۷۲</sup>
<sup>۷۳</sup> درین حالت اطلاع براکتہ افلاک سیر بعض مقامات زمین کہ در دور دراز جا



وہی بود بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد و ملائکہ برای کشف  
 حالات سموات و ملاقات ارواح و ملک و سیر حبت و نار و اطلاع بر حقائق مقام  
 و دریافت مکنت آنجا و انکشاف امری از لوح محفوظ ذکر یا حتی قیوم ست الہی قبول  
 و در سیر و در مختار است بالاعراض نماید باز بر آن و در موضع آسمان نماید یا بتفاسع زمین  
 صلاۃ برای کشف قبور سبوح قدوس رب ملک و الروح مقرر است ملائکہ  
 ارواح و ملک و مقامات آنها و سیر مکنت زمین و آسمان و حبت و نار و اطلاع بر لوح  
 محفوظ شغل و در گذر و استغانت همان شغل ہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ  
 خواهد متوجہ شدہ بسیر مقام احوال بنیاد یافت کند و اہل مقام ملاقات سازد و انہ صلاۃ  
 برای کشف و قانع آئندہ اکابران بطریق متعدد و نوشتہ اند صلاۃ الغریبہ باد جو و جہت  
 عند اہل الکمال النفس قوی التاثر صاحب کشف صحیح باشد صلاۃ اپنی میر کو لکھا کشف معلوم  
 حکمت بنجامید ان سات شریکات بین صاف صاف کشف کی صحت کا اقرا ہو وہی  
 ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کی آسمانوں کے  
 مکانات اور ملائکہ و ارواح اور ان کے مقامات اور حبت و دوزخ اور قبر و کج اندر کا حال  
 اور آنے والے واقعات کھلتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرش سب میں اونکی رسائی ہوتی ہے  
 حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنی اختیار سے زمین و آسمان میں جہان کا  
 حال چاہیں دریافت کر لیں اور ان سب باتوں کے حال کرنے کے طریقہ خود ہی ان شخص نے  
 بتائے کہ یوں کرو تو یہ رتبے ملجائینگے یہ کشف یا اختیار یا تھائیگی آپ حقونہ الایمان  
 کی پوچھیے صلاۃ جو کچھ کہ اسد پر نیدون سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت  
 میں سوائے حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا صلاۃ ان



سب بند ہوئے ہوں یا چھوٹے کبسان خیر ہیں اور نادان مسلمان جو کہ  
 اللہ کی شان ہو اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سوا زمین اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاو  
 مثلاً کوئی شخص کہے فلا نے درخت میں کتے پتے ہیں یا آسمان میں کتے مارے ہیں  
 تو اسکے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا  
 رسول کو کیا خبر ہے اللہ و انبیا پرچی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ  
 کے قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم عرض تین ملکوں میں  
 عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پرچی کو وہ  
 طریقے معلوم تھے کہ یوں کر تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ جس طرح  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انجانی یہاں تک ہو کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا  
 دخل کہ ایک پیر کے پتے جان لین اگر کوئی اونچین کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی  
 گنتی جانتے ہیں تو اس کو اونچین اللہ کی شان میں ملا دیا و انبیا بندگی کو وہ وسعت تھی  
 یہاں اگر خدائی اتنی تنگ ہوتی کہ ایک پیر کے پتے جانتے پر گہی حق فرمایا اللہ عزوجل نے  
 ما قدر واللہ حق دہا اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی تقویۃ الایمان  
 شرک بعبادت کا نور کھو دینا ہو کشف کا دعوے کر نیوالے او میں داخل ہیں جیسے  
 یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اون کے لیے کشف کا دعوے کر کے شرک میں ڈو  
 کذاب العذاب و لعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمونہ (کفر یہ ۶۹) یہ نبوی کفر  
 امام الطائفہ تھا اتباع و اذناب کہ اسکے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اسے امام پیشوا  
 مانتے ہیں لزوم کفر سے کیونکہ محفوظ رہ سکتی ہیں شریح فقہ اکبر مجمع الفصول  
 سورتین بکلمۃ الکفر و ضحاک بہ غیرہ کفر او تو حکم بہ نہ کر قبل القوم ذلک کفر و الخ شر حبیب



جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوسپر (یعنی راضی ہو اور اسکا زکر سے) دونوں کافر ہو جائیں  
 اور اگر کوئی واخط کلمہ کفر بولے اور لوگ اسے قبول کرین تو سب کافر ہوں <sup>اعلام</sup>  
 میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول <sup>۳۳</sup> من لفظ بلفظ  
 الکفر کفر الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ اور رضی یہ کفر ترجمہ جو کفر کا لفظ  
 بولے کافر ہوا اسبطرح جو اسپر نہیں یا اسے اچھا سمجھے یا اسپر راضی ہو کافر ہو جائے  
 بحر الرائق ج ۵ ص ۱۳۲ احسن کلام ال لاہور اذ قال معنوی او کلام لمعنی صحیح ان کان  
 ذلک کفر من لفظ کفر احسن ترجمہ جو بد مذہبوں کج کلام کو اچھا جانیا کہے بمعنی پتھر  
 کلام کو قوی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتائیوالا کافر ہو گیا۔  
 (کفر یہ ۱۰) ان صاحبونکی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا نقل  
 پائین سیدھڑک او سے مشرک بتائیں بکلام ظاہر احادیث کثیرہ صحیحہ و روایات فقہیہ صحیحہ  
 اپنے حکم کفر عائد ہونیکوبس ہر طرف یہ کہ اس قائل کا ظاہر یہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا پڑا ہو  
 صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۱ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت  
 حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد آیا امرئی قال لا ینبہ کافر فقد بار  
 بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ کو کافر کہے ان دونوں  
 میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ صحیح کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے  
 والے پر لپٹ آئیگا صحیح بخاری ص ۱۰۱ صحیح مسلم ص ۱۰۱ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث  
 حضور قدس سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث لیس من وعار جلا بالکفر او قال عدو اللہ و  
 لیس کذلک لا حار علیہ ترجمہ جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت  
 ایسا نہ ہو تو اسکا یہ کہنا اسی پر لپٹ آئے حدیث قدسہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶

مذکورہ



۲۳۰ ص ۱۵۱ کذاک یا مشرک ونحوہ ترجمہ اسطرح کہ یکو مشرک یا اوسکی مثل  
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا میں کہتا ہوں یہ معنی  
خود انجمن حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے **فتاویٰ الیوم** ص ۱۵۱ مشرک ہیں  
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا  
خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹنا ہے تو مشرک  
تو کہیں بدتر ہو شرح **الدرر الغرر** علامۃ السعید النابلسی پھر حدیث مذکورہ ج ۲ ص ۱۵۱ و ط ۱۵۱  
مسلم کا فرقان الفقیہ ابو بکر الکاشغری قول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لا یفرقوا بین کفر  
المسئلۃ بنجارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یفرقون بجمع الجواب لی بلخ انہ یکفر من افرق بخلاف قول  
الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ اھ مختصاً ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابو بکر عیسیٰ فرماتے تھے  
کافر ہو گیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر نہوا پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمۃ بخارا  
شرف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابو بکر کے خلاف فتویٰ  
دینے تھے انھوں نے بھی اسطرح رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر ص ۱۱۱ رجع الکلال لی  
فتاویٰ ابی بکر البلیخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمۃ اسی فتویٰ کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا  
مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہو گیا ج ۲ ص ۱۵۱ فتویٰ سے برہنہ شدنی شرح فتاویٰ  
مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۱۵۱ فصل کیا ہے حدیثہ ص ۱۵۱ و ط ۱۵۱ احکام حاشیہ درختہ  
المفتیین ج ۱ انتخاب لیسر فصل لفاظ الکفر جامع الفصولین ج ۱ ص ۱۵۱ فتاویٰ  
سے برازیہ ج ۳ ص ۳۳۳ و المختار مطبع مقبول ج ۳ ص ۲۸۳ نہر القلق وغیرہ اختصار  
للفتنی فی جنس المسائل ان لقال قبل ہذہ المقالات ان کان ارادہم ولا یعتقدہ کافر الا  
کیفر ان لعتقدہ کافر فمخاطبہ ہذا ینار علی اعتقادہ انہ کافر کیفر ترجمہ اس قسم مسائل میں فتویٰ



مختار یہ ہو کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف شہام ہی کا ارادہ کرے اور نہ  
 کافر بنانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اس کو کافر سمجھتا ہو اس بنا پر یوں کہا  
 تو کافر ہو جائیگا در مختار ص ۱۲۸ شرح و ہدایہ سے یکفران اشد المسلم کافر ہے  
 ترجمہ مسلمان کو کافر سمجھنے تو خود کافر ہے اسی پر فتویٰ ہوا جامع الرموز ص ۱۲۷ مکتبہ  
 ج ۲ ص ۱۵۱ المختار لا تعقد الخطاب کافر کفر ترجمہ مختار یہ ہو کہ اسے اپنے مذہب میں کافر بنا کر کہا  
 تو کافر ہو گیا مجمع الانہر ص ۱۳۱ اصول ص ۱۱۵ لا تعقد الخطاب کافر کفر ترجمہ اپنے عقیدے  
 میں ایسا سمجھ کر کہ تو کافر ہے اس مذہب مختار و اخو للفتویٰ مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تافہ  
 پر صراحت کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے مسلمان کو مشرک کہتے ہیں انکا یہ عقیدہ  
 انکی کتب مذہب میں صاف تصریح ہو تو باتفاق مذاہب کورہ فقہاء و کرام ائمہ کرام کفر ہے

مسلم الجامع ص ۱۱  
 ج ۲ ص ۱۵۱ المختار لا تعقد الخطاب کافر کفر ترجمہ  
 المختار ص ۱۲۸ شرح و ہدایہ سے یکفران اشد المسلم کافر ہے

مختار یہ ہو کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف شہام ہی کا ارادہ کرے اور نہ  
 کافر بنانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اس کو کافر سمجھتا ہو اس بنا پر یوں کہا  
 تو کافر ہو جائیگا در مختار ص ۱۲۸ شرح و ہدایہ سے یکفران اشد المسلم کافر ہے  
 ترجمہ مسلمان کو کافر سمجھنے تو خود کافر ہے اسی پر فتویٰ ہوا جامع الرموز ص ۱۲۷ مکتبہ  
 ج ۲ ص ۱۵۱ المختار لا تعقد الخطاب کافر کفر ترجمہ مختار یہ ہو کہ اسے اپنے مذہب میں کافر بنا کر کہا  
 تو کافر ہو گیا مجمع الانہر ص ۱۳۱ اصول ص ۱۱۵ لا تعقد الخطاب کافر کفر ترجمہ اپنے عقیدے  
 میں ایسا سمجھ کر کہ تو کافر ہے اس مذہب مختار و اخو للفتویٰ مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تافہ  
 پر صراحت کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے مسلمان کو مشرک کہتے ہیں انکا یہ عقیدہ  
 انکی کتب مذہب میں صاف تصریح ہو تو باتفاق مذاہب کورہ فقہاء و کرام ائمہ کرام کفر ہے



کذا لا العذاب وللعذاب اخره اسبر لو كانوا يعلمون ۰  
 تزییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ طائفہ اور اسکے امام کے کفری اقوال وراپہر  
 کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جسکا شمار بجا ہر شتر کفر یا  
 کت پہنچا اور حقیقتہً دیکھئے تو بشمار دین کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفر و ن کے کلمات  
 ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیر دے یہ دین کفریہ ۲۹ و ۲۳ بھی جمع کفریات کثیرہ یہ شتر کیا ایمان سے  
 جس ایک کو چاہیے شتر کر دکھائیے تو اب ان کفریات کو خواہ شتر کہیے خواہ شتر نہ کر  
 کفریات ٹھہرائے اور کیوں نہ ہو کہ وہ ان عمر بھی ہی کیا یا تھا پڑھا کھا سب سے گنویا تھا  
 مشقین پڑھی تھیں جہان تین پڑھی تھیں ایک ایک قول میں ہزار ہزار کفریہ بول جا  
 وہ ان کیا بات تھی یہاں قصہ سبب عیال بربا پیودن و دہانتے ریگ بٹرون کے  
 قبیل سے ہے لہذا سطر سے عطف عنان کیجئے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک و لٹا کر  
 بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سار فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و  
 لاحقہ کا ایک کفریہ جامعہ یہ سن لیجئے کہ انھیں کافر کہنا فقہاً واجب ہے واضح ہو کہ وہ  
 مشوب بہ عبد الوہاب نجری ہیں ابن عبد الوہاب لکھا معلم اول تھا اس نے کتاب التوحید  
 لکھی حسین اپنے فرقہ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کلمہ کھلا مشرک بنایا اور حرمین طہین  
 الشرفاؤ فکر کیا پھر چڑھائی کر کے کوئی دقیقہ گستاخی و نہی ادنیٰ و شرارت ظلم و قتل  
 و غارت کا اوٹھانہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہوا اسکا حال کتاب  
 مستطاب سیف البحار کے مطالعہ کھلتا ہے یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے  
 جنہوں نے شب پہلے حضرت امیر المومنین مولی السلاسل بنیہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ  
 وجہہ الکریم پر خروج کیا اور سدا صد القہار کی ذوالفقار کافر شکار سے دارالبور کا رستہ لیا

سید و لایہ کا کفریہ جامعہ قدیمی



جنگی نسبت حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک مشطع نہ ہونگے جب اسکا ایک گروہ  
 ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھا بیٹھا ہلاک کہ اسکا بچھا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلیگا تو  
 اس وعدہ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اوٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع  
 میں اسے دیا نجد سے خروج کیا اور بنام نجد یہ مشہور ہوئے جسکا پیشوا شیخ بنجر بن  
 اوسیکان زہب پہاں سمعیل دہلوی نے قبول کیا اور اسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویت الایمان  
 کہ حقیقۃ تقویت الایمان ہوان دیار میں پھیلایا اور لجام علم اول و اربعہ و نظیر معلم  
 ثانی اسمعیلیہ لقب پایا اس طائفہ حائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا میں ہی  
 موحد و مسلم ہیں باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر و المحتاج بہ مشہد و کفر و انصاف  
 بنیائے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علت ان ہذا اخیر شرط فی مسیئۃ الخوارج بل ہوں  
 لمن خرجوا علی سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الا فیکفی فیہم اعتقاد ہم کفر من خرجوا علیہ  
 کما وقع فی زمانہ فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین کافوا  
 یتخلون مذہب الحنابلہ لکنہم اعتقدوا انہم المسلمون و ان من خالف اعتقادہم مشرک  
 و استباحوا ذلک قتل بل السنۃ و قتل علما ہم حق کسر اللہ تعالیٰ شو کہتم و خرب لادبہم  
 و ظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلاثہ و ثلاثین و اربعین و الف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لیے ضروری نہیں بلکہ خاص  
 ان خارجیوں کا بیان حال ہے جنہوں نے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ و جہلہم  
 پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جنہر خروج کریں انہیں اپنی عقیدہ  
 میں کافر جابین جیسا ہمارے زمانہ میں عبد الوہاب کے پیروں سے واقع ہو جنہوں نے  
 شکل بہرین بنی ہرین پر ظلم قبضہ کیا ہے آپکو جنگی بنائے تھے مگر انکا مذہب یہ کہ صرف











## فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود اولاً عامہ سلیس ہر اوران دین پر اظہار میں کہ  
 مذہب و مابہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور اسکا امام الطائفہ ایسی شناعتون کا موجب  
 و قائل ثانیاً کبراء و مابہ پر عرض ہے و خوف خدا اگر دیکھو کیسے کو امام بناؤ  
 ہو انصیری رات میں کس مضل میں کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو  
 دم کے دم میں سویرا ہے سے برور حشر شو و چھو صبح معلومت ہو کہ باک تہ  
 عشق و رشب و بچور ہو تھے سے کام نہیں چلتا گڑانے سے مذہب نہیں بچتا  
 انما اعطاکم بواحد الا ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمیت  
 جاہلیت سے جدا ہو کر مدنی اس تحریر پر نظر کیجئے سب کتابوں کے نشان  
 صفحات بتا دیے ہیں جن میں شبہ ہو تطبیق کر لیجئے پھر اگر نگاہ انصاف میں  
 تمہارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو کہ  
 وضالات پر اصرار نہ کرو بدین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب  
 تو کیوں تیج و تاب ہی تمہیں گو و ہمیں میدان اظہار حق سے کیوں خائف ترسنا  
 آدمی بنکر اور کی سنی اپنی کہی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی نہیں سہی یہ ایک نمونہ  
 ہے اس سے فارع ہو تو اور سننا ہو اس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلو  
 یہاں تک کہ حق ایک طرف کھل جائے جہد و ردی میزان عدل میں لکھ جائے  
 اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السبع القریب و ما توفیتی  
 الا بالآلہ علیہ تکللت والیہ و انیب ۱۲ سل السیوف  
 الہندیہ علی کفریات بابا التجدید للعلامة المصنف مدظلہ العالی



بسم اللہ تعالیٰ اس سارے لکھنے پر ناظرین کو اس امر کی تحقیق میں کوئی وقت باقی نہ رہی  
صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں پر کیا چاہے اس کی کتابوں میں صفحہ کے نشانوں سے  
عبارتیں نکال کر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علمائین اور انکی نسبت حکم کفر و کفر  
و کھالے وہ کتابیں جسے ہم نے ان کے احوال و کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں ان کے  
بہار شریف صحیح مسلم شریف فقہ اکبر تصنیف حضرت امام عظیم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ و مختار علمائے  
فتاویٰ قاضی خان شجر الرائق نہر الفائق شہابہ والنظار جامع الرموز بر حندی شرح نقایہ  
مجمع الانہر شرح وہابیہ رد المحتار شرح الدرر والغریر للعلامة اسمعیل لکھنوی نقایہ  
شرح طرغیہ محمدیہ للعلامة عبد اللہ النابلسی لکھنوی الام حقیقہ ابو الیث فتاویٰ ذخیرہ الام بکرن  
مجموع فتاویٰ خلاصہ فتاویٰ نزاریہ فتاویٰ تارخانیہ مجمع الفتاویٰ معین حکام علامہ طرغیہ  
فصولی و خزانیہ المفتین جامع الفصولین جو اہر خلاطی تکملہ لسان الحکام الاعلام بقواطع الاسماء  
للایام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف الملا ام القاسمی المالکی شرح الشفا للملا علی القاری  
نسیم الریض للعلامة اشہد الخجافی شرح المہذب للعلامة الرزقانی المالکی شرح فقہ اکبر للعلامة الشافعی شرح  
العصید للتحقیق الدانی الشافعی الدرر السنیہ للعلامة البیہقی شمولانا احمد زینی و حلا المکی الشافعی الدرر السنیہ  
للشاه ولی اللہ دہلوی تحفۃ اشعرا عشر شہادۃ عبد العزیز صبا دہلوی تفسیر عزیزی صبا دہلوی  
موضع القرآن شہادۃ عبد اللہ دہلوی برادر شاہ صبا دہلوی یہاں تک کہ خود تقویۃ الایمان اور  
دوسرے کتب کثیرہ لکھی اور نیز اسمیں دیگئی احیاء العلوم امام حمید الاسلام خاں و شرح عقائد  
ومیزان الشریعہ کبیر و المصباح فی شرح مکتبہ باختر شیخ محمد الفانی و حجة البیہ لغۃ الثنائی سلال الابرار و  
الہدایہ و کتابک مسک الختام شرح المرم تصنیف صدیق خاں جو پاپا ہر بخانی و غیر اسلیمو تصنیف المصنف



اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَكَ مِنَ الْمَالِ ذُوْا اَرْوَاحٍ مِّمَّنْ مَّا خَلَقَ اللّٰهُ

الحمد رسالہ مبارکہ سال شہید الہند پر سے اوام باطلہ بعض  
حضرت نجریم کے دفع و ذلیل وردہ پوی اسماعیل و حامیان اہل  
کی تجہیل و تضلیل بین یہ رسالہ سے بنام تارتخی



تصنیف لطیف حامی سنی با حق فتنہ شکن ندوی فکرن مولانا  
قاضی عافظ محمد عبد الوحید صاحب خفی فردوسی عظیم آبادی  
نظم رسالہ تحفہ حنفیہ سلمہ عن شر الاعدای

مطالعہ دارالاسیاب جامعہ اسلامیہ لاہور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوئٹہ الشہداء علیہ علی کفریات الی الوابیۃ الصلاۃ والسلام  
 علی من علمنا سلسل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیہ عکوات اللہ تعالی  
 وسلامہ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وجزیۃ المنعمین بنوالہ امین اما بعد فقیر خادم سنت واہل سنت  
 وفارس الحق تحقیق محمد عبد الوحید خفی فردوسی مدعوہ غلام صدیق وقاد اللہ شکر کل فعال  
 وزندیق وفسقاہ حریق الحق تحقیق بقبول اصحاب الصدق والصدقین نے رسالہ مبارکہ  
 سلسل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیہ - تالیف لطیف  
 حضرت عالم الہستانت فاضل بریلوی دام ظلہم العالی ۲۰ ماہ مبارکہ محرم الحرام  
 ۱۳۱۶ھ کو بصیغہ حبشری رسید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب  
 جج صدر آباد و صدر ندوہ و مولوی محمد علی صاحب کانپوری ناظم  
 ندوہ و مولوی سلیمان صاحب پھلاروی جان و جانان ندوہ کی خدمت میں  
 حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو منکر ہو کر واپس فرمایا اور پچھل صاحب کے بیان بھی واپس کیا جناب  
 صدر صاحب نے کچھ جواب عطا فرمایا مگر حیدر آباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ  
 مدرس دوم مدرسہ محبوبیہ ہیں اونکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جس میں مولوی  
 صاحب (خواجہ) وہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب عیانی ہوں یا کوئی اور صاحب بنانی



سل السیوف کا بال بیکانہ ہو سکا مگر سارا غصہ فقیر پر افتار اور اپنے کمالات عالیہ کا  
اظہار فرمایا عالم آشکارا ہر ذی عقل اور ذی تعلیم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر  
براہ انصاف صاف کہہ دیکھا کہ حضرت نے مجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال خود  
اپنا لکھا سمجھنا حال رسالے میں جب قدر عبارت ائمہ کرام و علامتے اعلام سے استناد تھا  
اصلاً کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر و تاویل بھی اعراض کیا بلکہ ائمین  
کا خود مکرر ارتکاب کیا اور ان کے علاوہ کثرت کفریات کو اپنے کلام میں جلوہ دیا۔  
طرح طرح سے حضرت مجیب در ان کے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو  
جا بجا توجیہ القول بالایضی بہ قائلہ جا بجا تحریف و تبدیل اور نام تاویل کہیں صرف  
اتنی ہی جواب پر قناعت فرمائی کہ مراد کچھ تھی اپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود پرانی  
اسمعیل پر سے رفع الزام کو ہل و کذب الہی کی تجویز نکالی بانو اتون میں نبی صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم کو دشنام ضرب و سنی جائز ٹھہرالی تاز وغیرہ عبارات کو حرام مانا تنزیہ الہی  
کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص اصول  
حفاظہ دینیہ میں ناقص و ناتمام قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز و سامان کر لیا صلاً  
شیعہ کو نہایت ہلکا بتایا حتیٰ کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا حاجت اسمعیل  
میں تکفیر مسلمین کا وہ جوش بڑھا کہ ہزاروں مسلمین پر بلا وجہ حکم کفر صادر ہوا کہ صوفیہ کرام کو کافر  
ٹھہرایا صلاً ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حدیث کہ خود اسمعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی  
انتہایہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی دلیل ٹھان لی جس پر سارا غصہ تھا مچنے  
اسمعیل پر لزوم کفر آنا اور کا تو خود صریح اقرار جلیل مگر جب غصہ کے سیل میں دریائے  
تکفیر بازہ پر آیا تو نہ آپ پیچھے نہ اسمعیل غرض انواع انواع کے کمالات لطیفہ ظاہر فرماتے

ان تمام امور کا  
بیان مختصر کے  
جواب میں لفظ  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰







غرایا ہوا اور اسکی تفسیر دیکھی ہوئی تو شاید اسقدر جرات نہ ہوئی البتہ علم قدیم باری تعالیٰ  
 کی نسبت اختیار ہوئی کی قائل کے کلام میں صراحت ہوئی تو حکم کفر کا چندان مضائقہ  
 نہ تھا اسبطرح سول دوم میں بھی وقوع کذب ثابت نہیں ہوتا ان لزوم سے جہاں  
 جہاں چاہو کفر ثابت کرنا اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہو  
 حالانکہ امتناع کذب باری پر یقین متحقق ہیں صرف امتناع بالذات و بالاعتبار اختلاف  
 جو کہ دلیل سے مستحق کفر نہیں ہو سکتا ان یا مرد و مراد ہے کہ امتناع بالذات مزج او  
 اقوی ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلئے اس میں انکار مجاہد نہیں ہو اور وہ  
 سوم میں جو حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہو جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصنیف  
 میں لکھا ہے موجب کفر نہیں ہو سکتا ورنہ نفوذ بالمتکلف جملہ بزرگان دین لازم آئے گی جو  
 ہرگز ہرگز جائز نہیں اور سوال چہارم میں بھی کفر ثابت نہیں کیونکہ اس کا حکم یہ معنی ہے کہ  
 حق تعالیٰ کے کسی کو معبود نہ جانو یہ سے نہیں کہ جنت و نار و ملک و کتب کتابی و دنیا و عیش  
 السلام کو مستانہ نفوذ بالاعتبار ان الفاظ سے یہ معنی خلاف سیاق و سباق بطور لزوم  
 نکال لیے جن سے کفر ثابت نہیں ہو سکتا چونکہ عوام کا الانعام سے خدا سے تعالیٰ کو  
 چھوڑ کر دوسرے کو اپنا پورا حاجت روا بنالیا ہے ایسے محل پر ان الفاظ کسی نے لکھے ہونگے  
 کیونکہ کافر ہو گیا ان کے ذمہ کفر ہے نہ یہاں مضمون دوسرا ہے اور سوال پنجم میں قائل  
 کچھ کہتا ہے اور آپ اسکو کافر بنانے کے واسطے دوسری تقریر کرتے ہیں ورنہ  
 خدا کے لیے ان الفاظ کو نظر اشاعت سے ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس کلام کی  
 سند میں کتب تصوف منقول اللفظ ہیں اور سوال ششم میں دیکھنا چاہیے کہ قائل کی  
 نیت میں اگر نفوذ بالاعتبار تحقیق شان رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو بیشک کفر اور

لا اقول  
 بل انما اقول  
 وسمی



اور صرف نماز تصور میں کافرق بنانا مقصود ہے اس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ  
 علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین محبوب الہامین ہیں اور نکات و روبرو کمال اقصیٰ و کرم  
 کے نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہو گا تو کفر نہیں  
 ہو سکتا اور رسالہ منہم میں وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین میں ہو ہے کہ وہ  
 اختلاف اس کے بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا اور بعض نے آئندہ  
 رکھا اس میں کفر لازم نہیں آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں ہے ایسے  
 لزوم سے معذور بالہ سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں باقی  
 جو خیرین م التزام کافرق لکھا ہے یہی چاہیے کہ نفس لائل پر نظر کیا جائے اور اپنی  
 قلبی خواہش و سبب شتم سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو مطلع صاف ہے  
 صرف اول و عدم اولے غایت مافی الباب جو از و عدم حوازا کا اختلاف ہے  
 جسکی وجہ باہمی اتفاق مثل سابق زمان کے ہو جائیگا۔ آپ کی تشریح سے کمال  
 غصہ غضب نمایاں ہے شاید بوجہ کمال حرم و تقویٰ ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہوں  
 ورنہ مؤرخین لسان نہیں ہوا کرتا حالانکہ حدیث شریف میں غضب کی وقت فیصلہ کرنی ہے  
 منع فرمایا ہے کیونکہ انصاف کی امید نہیں ہوتی میں نے اس غرض سے چند الفاظ مختصر  
 عبارت میں عرض کیے ہیں کہ آپ کو متنبہ کروں کہ نام علماء و فضلا ہندوستان کے شہید  
 دہوی کے کفر نہیں مگر بعض علماء جنکو بطور ورنہ کے کفر و خیرہ ملی ہے وہ مجبور و  
 معذور ہیں وہ انکے سب شتم کو مثل رافضی کے داخل دین اسلام سمجھتے ہیں عجب  
 عجیب تاویلات و تزیلات سے کفر ثابت کرتے ہیں جسکو کوئی عالم  
 ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا جھکو جواب رسالہ فرمائے کی ضرورت نہیں



ہاں اس جمال و حسن میں جزو میں مفصل عرض کر سکتا ہوں بشرطیکہ کوئی تسلیم کر لے  
 اور جب کہ اعجاب کل ذی راسے برائے اس زمانہ میں شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت  
 کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کریں گے ہاں اگر صرف قرآن  
 شریف و احادیث صحیحہ سے کسی کا کفر ثابت ہو جائے تو مجھ کو انکار نہیں چنانچہ جو لوگ  
 مشائخ میں دعویٰ الوہیت کرتے ہیں اور خدا اور بندہ میں صرف اعتباری فرق  
 بتلاتے ہیں اور حضرت غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کو پکارتے ہیں اور غل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہیں اور مسجد  
 کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے ہیں اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں بلکہ مرید ہونا  
 فرض و رسال میں ایک بار فاختہ درود کر دینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام  
 شریعت کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور طغیانات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا  
 اور کاذبین و مذہب ہو ایسے لوگوں کو بھی خدا را فہمائش کیجیے اور ان کو اس جہالت سے  
 نکالے نہ یہ کہ تبیج تکفیر و زبان کیجاوے و اعلیٰنا الا البلاغ

محمد عبد اللہ



# جواب این تحریف فقیر غفر له الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی ————— فقیر محمد عبد اوحید عفی عنہ بعد یہ مسئلہ ملتحق  
نامہ نامی ہنام فقیر تشریف لایا مضمون یاد آوری فرمایا۔ جناب نے شبہات پیش کرنا  
یہ سبب نہ تھا کہ کلام عام سے کلام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گزرا بعید نہیں مگر ساتھ ہی ارشاد  
فرمایا کہ مجھ کو جواب رسال فرمائیگی ضرورت نہیں پھر تاکید لکھا امید کرتا ہوں کہ آپ  
اس کے جواب کی فکر نہ کریں گے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف آجائے۔  
کل ذی راستے برائے کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت میں حاجت جواب کیا تھی  
اول تو وہ شبہات خود ہی تھے ہی البطلان جنہیں ہر ذی عقل بہ نگاہ اولین صد بارہ کر سکے  
پھر جناب کا ادا سپر و شوق و اعجاب اور بعد روح فی القلب علاج نایاب گوارا نجا  
کہ حدیث میں الدین النصیح کل مسلم ارشاد ہوا فقیر نے حرف مختصر نہایت اجمال کشف  
شبہات میں گزارش کرنے پر مجبور امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہوں اور نگاہ انصاف  
واقفان سے محفوظ و حسبت اللہ ونعم الوکیل واللہ یقول  
الحق یدھک المسبیل گزارش اول سب میں پہلے ہی عرض کافی جو  
تمام شبہات جناب کے ازالہ کو کافی مگر می خدا را ذرا نگاہ انصاف۔ ساری تحریف  
شریف کا مبنی بھی سمرے سے پادر چاہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ







ثابت کرتے ہیں ایضاً تسبیح تکفیر و در زبان غرض جناب کی اس دوغی تحریر کفر  
 سے آغاز تسبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی معنوں پر زور کہ کفر نہیں  
 کافر نہ ہوا لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ معنی نذر ابوجہ تماشائے تیرا حضور  
 ممکن ہے مارے کی توبہ آپ کس بنا پر فرما رہے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی  
 ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر نہیں ملتے ہم اس شخص کی تکفیر نہیں کرتے پھر  
 اپنے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم جوینے  
 جواب دیا تو لزوم سے اور غی تکفیر کی تصریح اس و ہوم سے مگر آپ کو ہر جگہ کفر کفر  
 کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یارب مگر کچھ خواب دیکھا یا بکرم لیو احی بعضہما و حی  
 باطنی کا فساد انصاف فرمائیے تو ایک یہی گزارش کی ساری گزارشیں و اطمینان  
 علیہم کی سچی بارش گزارش و مگر کئی جا جا تکفیر تکفیر پر کچھ بے پھرے اور لزوم  
 کفر سے کفر ملتے پر بطرح کچھ رہے ہیں مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعد از انصاف  
 ہو۔ ایضاً لزوم سے کفر ثابت کر دینے طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ایضاً  
 ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں مگر می خنا  
 نے شدت غیظ میں یہ جبروتی حکم تو کٹا دیے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر  
 کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے ہزار ہا ائمہ دین بے فرق لزوم و التزام قائلان  
 کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں حاتمہ کلمات فہمائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ احتیاط  
 تفرقہ و انکار اکتفا ہے محققین متکلمین اسی پر جہنم فقیر اسپر کثرت نفوس جلیہ  
 ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہے سر دست فراج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور  
 نسیم الریاض کی ٹنڈی ہو آپیش کرتے تمام قاضی عیاض کتاب الشفا



فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح  
 نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اما من ابشت الوصف ونفی الصفة (وہم المعتزلہ)  
 فمن قال (من الائمة) بالمال لما یؤدی الیہ قولہ کفرہ کما ہم راہی المعتزلہ ہجوا  
 (عند الکفر لہم) با اوسے الیہ قولہم ومن لم یأخذہم بال قولہم لم یأکفرہم فیلے  
 ہدین المآخذین اختلف الناس (من علماء الملة والائمة) فی الکفار والناظر  
 والصواب (المحققین) ترک الکفارہم اہ مختصراً دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم  
 کی بنیاد پر کافر کہنا نہ کہنا دونوں قول اہلسنت کے ہیں اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے  
 مگر تفصیر معاف فقیر کو خوف ہو کہ ملازمان والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا  
 مطلب کیا دخول پائیگا جب کہ رسالہ اولہ کا کلام نے فہم مرام را حضرت مصنف  
 دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا شمار فرما دیا تھا کفریات اشیل  
 پر جس جگہ کلام عبارت سے حکم کفر نقل فرمایا جیسے جناب براہ خوش فہمی حضرت  
 مصنف کے احکام سمجھے صدر جواب ارشاد فرمایا تھا حسب فقرات جاہیر فقہاتے  
 کرام اپنی حکم کفر ثابت آخر میں بعد نقل احکام و تفصیل کلام پھر بحال فرمایا کہ بالجملہ  
 جاہیر فقہاء و کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حکم پھر ایسے ہی اذعان الیہ  
 کے لفاظ سے اسی بیان کے لیے حاصل ایک تہنید نبیہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع  
 انھیں لفظوں سے کیا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسدک  
 محقق تصابیان فرمادیا کہ لزوم والزام میں فسق ہے ہم احتیاط برتنے کے محتاجین  
 نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح و روشن سے دو مطلب  
 ایسے صاف مستفاد تھے جنہیں ہر ذی فہم سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے



ان بطور جمہور فقہائے کرام یہ احکام دوسرے کچھ بہت ائمہ اعلام لزوم پر  
 بھی حکم کفر فرماتے ہیں اور مسلک تحقیق و احتیاط تخصیص التزام و وہ لوگ  
 ایک بھی فہم جناب میں نہ آیا اور تو احکام فقہاء کو حکم مختار حضرت صنف جاگرتا  
 خاتمہ گفتہ کفر بولنا شروع کیا اور فرق لزوم و التزام پر اجماع مسلمین یا کرجا  
 علیہ ائمہ اہلسنت کو معاذ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدا را  
 انصاف یہ کیا دین و دیانت ہو ایک لایہ چنچن و چنان کے چاہیں گواہوں  
 ائمہ اہلسنت پر معاذ حکم کفر لگا دینے کا اشتعال کیا حیا و جرات ہو نہ ظاہر  
 کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہو گا مگر کافر و لاجول و لا قوۃ الا باللہ العظیم  
 فرمایا حدیث شریف میں جبکہ شیخے و یصم کرمی جواب تو جوابی و سائل فاکر  
 نفس ال میں اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہاء کے نزدیک یہ حکم کفر لازم ہو  
 یا نہیں اور مطالبہ دل تو اس فقیر نے تمہید ہی میں نہایت روشن روش  
 گزارش کر دیا تھا بلکہ اس سالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا  
 تھا کہ مذہب یونان و یونان نے جو علماء اہلسنت پر الزام تکفیر تکفیر کی رٹ لگا دی ہو  
 اسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سچوں السبوح سے وہ صاف  
 تصریح پیش کر کے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علماء کرام اسماعیل دہلوی کو  
 بھی کافر نہیں کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اس سے بہت بلکے ہیں و نکتے ہیں  
 اس ہمت مروتہ کی کیا گنجائش تمہید و کنار خود اول صفحہ لوح پر ہی مضمون  
 موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھیں بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مفسد ان کہیں کہ الفاظ  
 بہتلق آواز و مخلص تقاریر خدا دہلوی بچارے کی قسمت میں اگر خدا ہی نے کفر نکھڑا ہے چو باو



صریح نفی و انکار ہست او کے متقدین کے سرچڑھ کر بول رہا ہے تو جناب  
 من یہ او سکا بد آپکا لکھا ہمارا اس میں قصور کیا ہے ع حی ترا و ذلک بشیخہ در آوند  
 و بیت گز ارشش سو ہم اگرچہ دو گز ارشش بالا ہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر  
 سامی کے جواب میں شافی و وافی گز شاید جناب کو شکایت نہ رہ جائے کہ ہمارے  
 متخصیصی عذر نہ ملے لہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کے متعلق اعدار بار دہلوی  
 کو ٹھنڈا کر دیا جائے و بامداد التوفیق یاد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی و اعتراض  
 سل السیوف کی طرف اشارہ ضرور لہذا اس سے حیف اسے سیف سے تعبیر منظور  
 حیف غیب کی دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر تیجیہ یہ امر  
 صاحب ہی کی شان ہو سیف اسکا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار  
 ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحتہ لازم کہ اسے بغفل  
 علم غیب حاصل نہیں بیان صراحتہ اللہ تعالیٰ کی طرف جہل نسبت کیا تو لکم  
 اگر آیت ليعلم اللہ اور اسکی تفسیر و بھی ہوتی تو شاید اس قدر جہل نہ ہوتی اقول  
 اس آیہ کریمہ اور اسکو نظر کی تفسیر میں حضرت مجیب مدظلہ العالی کا بسط و توضیح  
 اون کے مجموعہ فتاویٰ العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کے مجلد ششم  
 میں مذکور حسین کتب تفسیر و حدیث و اصول سے کلام علامت سلف و خلف و توفیق  
 معانی و توضیح مبانی بروجہ حسن دستور و وفوت زبان عربی میں ہے کہ سائل  
 فاضل نے زبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو اردو کلام سمجھنے میں  
 وقتیں نہیں تابتنازی چہ رسد مگر میں تو اس جوش حمیت کا قائل ہوں کہ اپنے  
 امام الطائفہ پر سے الزام اٹھائیں کہ معاذ اللہ عذریہل کا مشق جہل ثابت کرنے پر

کتابت



مستعد ہو گئے اور وہ بھی کاپی سے خود اویس کے کلام کرم سے امام الطائفة کی بات  
 بجاتے اگرچہ رب العزة جل جلالہ ٹھہرے خواہ قرآن مجید باطل و لاحول و لا قوۃ الا باللہ  
 علیہ السلام اور و نکو ارشاد ہونا ہر ملازمان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو خود  
 ان آیات کے متعلق ائمہ اہلسنت کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجود کثیرہ  
 علامہ ارشاد فرماتے ہیں امام الطائفة کے کلام کو اُن سے کیا علاقہ علم سے علم اولیٰ  
 ہو یا اعلام یا متین کر دینا یا رویت یا جزا یا معنی علم سے نفی معلوم مقصود الی غیر ذلک  
 من الوجود المذكورۃ فی کلام ہم کلام امام الطائفة میں انکی کیا گنجائش صراحتہ  
 یہاں علم غیب میں کلام اور غیر خدا کی اسکی نفی مطلق اور باری عزوجل سے اسکی  
 تخصیص کے مقام میں ہے تو یقیناً علم بمعنی حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم  
 کو تاویل کر کے کسی اور معنی پر لجاوے یا حقیقی میں کوئی قید بڑھائے تو اس کلام کا  
 حاصل اس معنی سے مجازی یا مفید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص  
 ہوگی حقیقی مطلق کی یہ صراحتہ توجیہ القول بالایر ضی بہ قائمہ ہو یہ بھی جب کہ نہیں کسی  
 تاویل کو اسکے الفاظ لفظی طور پر محتمل بھی ہوں ورنہ سرے سے نفی عبارت ہی اسکی  
 انکار کر دینی بنظر معنی بننا نہ بننا تو دوسرا درجہ ہو کہ علم البتہ علم قدیم باری تعالیٰ  
 اختیار کی عبارت ہوئی تو حکم کفر کا چند ان مضائقہ نہ تھا اقول آوٹا کیا باری  
 تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث اہلسنت کی نزویہ علم باری قدیم  
 ہی جو حادث ہے وہ ہرگز اس کا علم نہیں ہو سکتا کیا فرقہ ضالہ کہ امیہ دامن  
 تھا یہ گمانیں یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرمادیجئے کہ باری  
 عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر ایمان سنیز ہو تو قدیم ہی کہہ گا



پھر اس علم غیب ہی کو اس نے اختیار ہی کہا جس کے قدیم ماننے سے آپ کو بھی پکارا نہیں  
 ابتو آپ ہی کے قول سے ثابت کہ ملائے دہلوی کو کافر کہنا چند ان مضائقہ نہیں  
 رکھتا تھا لہذا یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی عاقل سے معقول نہیں قدیم اور اختیار ہی  
 سمجھنے چہ عالم کو دیکھے جو قدیم بتاتے ہیں صادر بالایجاب ٹھہراتے ہیں جو مخلوق  
 بالاختیار جانتے ہیں حادث ماننے ہیں زیادہ دسترس نہ تھی تو سل لسیوف  
 ہی میں عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور  
 حادث ہوگا حقیقہ بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گردا بندہ شود  
 پس منہج تہذیب نفسی نگر دو سلب قرآن مجید ممکن ست سیف یہاں  
 صاف اقرار کر دیا کہ المدعو جمل کی بات واقع ہیں جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں  
 حرج اس میں ہے کہ بندے اوسکے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر اونیہیں بھلا کر اپنی بات  
 جھوٹی کر دی تو تکذیب کہاں سے آئیگی تو لکم اسمیں بھی وقوع کذب ثابت  
 نہیں ہاں لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو قول اولایہاں یہ اعتراض کہ تھا  
 کہ اسمیں نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجئے اقرار کر دیا  
 کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیاء علیہم السلام  
 پر کذب جائز مانے کافر ہوا تمام تقریب دیکھیے کہ انبیاء کا کذب جائز ماننے والا  
 کافر ہوا اگر کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب  
 سے اعتراض جا بجا اوسکی صریح تصریح اور آپ جو آئین مذہب میں وقوع کذب ثابت  
 نہیں اب یہ تو کیا کہوں کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی  
 بھی لیاقت نہیں ہاں یہ کیجئے کہ سرکار کے نزدیک حرج اسمیں ہو کہ خدا کا کذب

لکھنؤ  
 ۱۲۸۵



واقعہ ماننے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہیں ہوتا اور جائز جانتے سے امامت  
طائفہ میں بٹا نہیں لگتا سرکار ملاحظہ تو فرمائیں علمائے کذب انبیاء جائز ہی جانتے  
پر بالاتفاق کافر کہا ہے مگر شریعت نجد یہ بین الہد کا مرتبہ انبیاء سے کم ہے کہ ایک  
کذب جائز جانتے پر حکم کفر دینا امامت میں بھی خلل نہیں آتا ان میں عرض کروں  
انبیاء کا مرتبہ تو نبی سے کیا زیادہ ہو گا مگر دین و مابیت میں اسمعیل کی قہر خدا سے  
زائد ہو کہ اس پر سے رفع الزام کو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہوتا ہے  
و انا الیہ رجعون ثنائیہ اغنیہ ہو کہ یہاں لزوم کفر تو سکھر رفتے بھی مان لیا۔  
کہ ان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو حضرت مجیب مظلہ کا اسے قدر مقصود ہے  
کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہو لیا باقی رہا لزوم کفر کو بلکا جائنا کفر لزوم  
سے امامت میں بھی فرق نہ ماننا یہ آپ کے ایمان کی نشانی ہو و لا حول و لا قوۃ الا باللہ  
العلیٰ العظیم قولکم اتمنع کذب پر فریقین متفق ہیں اقول سبحان السبوح تنزیہ  
و چہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے قولکم یہ خلاف اصول فلسفی پر مبنی ہو  
اسیے اسمیں انکار جابر نہیں اقول این گل دیگر شکست مکر می آدمی جب باطل کی  
احانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبوراً باطل میں گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تائید  
باطلات ہی سے ممکن و دوسرے الذنب یجر الی الذنب ذرا ایمان کے دلپر لاکھ دھریے  
یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الہی جل و علا کی کیسے جڑ کاٹ گئے شریعت محمدیہ علی  
صاحبہ افضل الصلاۃ و الخیرہ کو بالکل ناقص و ناتمام اور خود اعلیٰ مقاصد ایمان یعنی  
مسائل الہی میں تمام ذکاوتی کلام بتا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون آپ کے  
نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی ناخوشی کسی ذلت کسی خوارگی کو ذلت



بارے تعالیٰ عزوجل پر حال نہیں بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پر اصل کچھ انکار فرماتی ہو  
 کہ آپ کے زعم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی  
 نہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ ذرا توبہ کیجیے توبہ قیامت قریب ہے  
 اسمعیل کی حمایت میں اللہ و رسول و قرآن و اسلام پر ایسے گندے اتھام آئیے  
 کہیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام مجمل ارشاد ہوا اگر را کہے دو خدا ہزار خدا  
 خدا ممکن ہیں (س) کہے اللہ عزوجل کامر جانا ممکن (م) اوسکا اندھا ہونا ممکن  
 (ع) بندوں سے مغلوب و عاجز ہو جانا ممکن (ی) ایسے سولی نہ کیرا جاتا ممکن  
 (ل) اوسے آگ میں جلانا رکھ کر باور کر دینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ تو  
 ہیں یا کافر شریعت محمد یہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہیں بنو اتوجرو  
 انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ میں عرض کروں ملازمان سامی کو بوجہ و فوز غلام  
 وقت پیش آئیگی شاید برسوں ماخذ مسائل کا پتہ نہ لگے لہذا سبحان السموات استغاث  
 کیجیے وہ ارشاد فرمادیکھا کہ یہ سب مسائل کیونکر اجابہ میں داخل و شرع مطہر میں  
 کس کس طرح اپنی اقامت لائل حقیف اللہ عزوجل سے مصافحہ و کلام حقیقی  
 سیف یہ ملاحظہ اپنی پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے تفسیر عزیزی شرح عقائد جلانی  
 دنیا میں ہم کلامی کا مدعی کافر ہو۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر قوالکم  
 حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے اقول اسمعیل کہتا ہے گا یہ کلام حقیقی  
 میشود آپ کہتے ہیں الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہو یا تبدیل ایسی شرح مخالف  
 گوڑھت روا ہو تو نہ کسی مجنون کا ہڈیاں جنوں ٹھہرے نہ کسی کافر کا خد لاں کفر  
 اور اس بڑے بول کو کہ حق جل و علا دست راست ایشان بہ ست

یا  
 اللہ



قدرت خاص گرفتہ جو پیرجی کی اعلیٰ فضیلت و افضلیت کے بیان کو لکھا و سنگیری  
 بمعنی برد سے کیا علاقہ جو ہر گزہ کو کوٹھوا حاصل کیا آپ ایسا بنا کہہ سکتے ہیں کہ اعراب  
 کا مفاد یہی و سنگیری امداد ہے یا بتا سکتے ہیں کہ صبح سے شام تک رب الغزۃ اپنے  
 بندوں کی کروڑوں امور میں و سنگیری فرماتا ہو مسلمان اس سے یوں تعبیر کرتے ہوئے  
 پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہوا اور اسکے بعد معنی حقیقی  
 چھوڑ کر مجازی کی طرف کچھ بھی دہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ و کارہ  
 اس کے خلاف پر قرینہ واضح قائم اور بدو زبان معنی حقیقی سے انکار ایسی ہی  
 زبان زوریوں کی دہن و دہری کو سل السیوف صلا میں خود عبارت تقویۃ الایمان  
 لکھ کر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ تفسیر فائدہ ہر جگہ ملحوظ رہے کہ اکثر حرکات مذہبی کا  
 جواب شافی ہے تو لکم جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصوف میں لکھا ہے **اقول اولاً**  
 معتمدین کی تضائیف معتبرہ محفوظ متواترہ میں ان لفظوں کی تصریح دکھائیے کہ گاہے کلام  
 حقیقی ہمیشہ دہانتا کیا اصحاب حال کے شطیحات یا ارباب کمال کے خاص مسئلہ  
 سخنان عالی نظائر تشابہات و ستاویر جواز کفریات ہیں کہ جو شخص ہر شخص جو کچھ  
 چاہے کہے اور بزرگوں کے سر و ہر دے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہیں مثالاً  
 اسمعیل ان باتوں کا قائل ہی نہیں تقویۃ الایمان ص ۱۵ وغیرہ کی تصریحات پر خاک ڈالے  
 تو خود اسی کتاب میں مستقیم کے بیان میں ص ۱۵ از عمدہ مخاں راہ حق لحدان صوفی  
 شعار اند کہ از مخالفت شرع پاک نمیکند بلکه التزام آنرا بطریق خود میدانند و اشتغال  
 قبیحہ مبتدعہ شرک انیر تعلیم و تعلم بنمایند و کلام الحاد را در مروج افشا میکنند حسب  
 افعال و اقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل است و اگر کشتہ و ہر اتق اعزیر



اور انگریز کندی اگر عاجز از ا مضامین احکام شرعیہ باشند پس از ایشان بشت  
 بزار شو دو ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہتہ ایشان را از قبایح انکار و  
 المدامہ و جن سے بچنا جنین محل را خدا المحدث شرک لائق قتل و سزائے اہل آئینہ  
 بین او سے اور او کے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہیں یہ کیا دوستی ہو مہذا دوستی  
 کے دیباچہ میں صاف تصریح کر گیا ہے کہ او نے اپنے پیر یا اہل محض کے جاہلانہ کلمات کو  
 عالمانہ روش کے مطابق کر کے لکھا ہے و کیوں ملے تو اس کے کلام کو صوفیانہ چیتا  
 ٹھہرا محض محکم و زبردستی ہو عبارات مذکورہ میں مبتدعین کی صورت دکھینی اور ان سے  
 بات کر نیکی شاعت او سے بشت بزار رہنے کی ہدایت لکھی ہو یہ مدو کا مذکور سے  
 کئی چینی ہو اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہیں تو اس کے قبح و بطلان پر اگر شہید  
 پیشوا کی شہادت مبارک را بجا آپ خود انہیں ہدایت بلکہ کفر یقینی جانتے ہیں  
 ابھی ارشاد ہو گا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو محکوم انکار نہیں چنانچہ  
 جو مشائخ عوام الوہیت کرتے اور خدا اور بندہ میں فرق اعتبار می تباہ ہیں  
 خامسا تفسیر عزیز می و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتوں کا کیا جواب  
 ہو مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علما کرام اسماعیل دہلوی پر کفر کے احکام و حکم  
 و غیر زائل حیف اللہ کے سوا کیسے نہ مان سیف ماننا ترجمہ ایمان کا ہوا ورنہ  
 کفر کا تو یہ صراحتہ انبیاء کے ساتھ کفر کا حکم ہوا تو حکم اس کے یہ معنی ہیں کہ بخر حق تعالیٰ کو  
 کیسے کو معبود نہ جانویہ معنی نہیں کہ انبیاء کو مست انوار اول المدامہ حبک لستے  
 بعیم و یصم جو اس کے خاص لفظ ہیں یعنی ماننے کا انکار اور انکار کیجیے اور اپنی طرف سے  
 نئی گریہ ستانویہ یعنی ماننے ماننے نہ مانو تو صراحتہ اس کے کلام میں موجود ہیں انکار انکار

مدو کا مذکور سے



ایسا ہی ہو کہ کہیے اسمعیل دنیا میں پیدا ہی نہو آ رہا تمان کے معنی جو درختان اسمعیل  
 مطالبہ ہو کہ یہ کہاں کی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کسی طبقہ اسفل اسفل کا چنانچہ  
 کے لغت اسمعیل بولا اور آپ سمجھے اردو میں تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی  
 و عرفی موضوع له مستقل فیہ وہ ہیں جو ترجمہ آیات قرآنیہ سے بتا دیے گئے یوں وضع  
 تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مرتد ملعون کہی کہے آپ ہرگز نہ بگڑیں گے کہ  
 کہہ سکتا ہو میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی مخطی تارک الولی اور اسمعیل کی نسبت  
 ان امور کا خود آپ کو اور حضرت محبوب مظالم العالی نے ایسی ہی ہوا جس کے رد کو خود  
 اسمعیل کی گواہی وسیکی تقویۃ الایمان ۵۵۷ سے دلا دی تھی مگر شدت خصمیت کچھ  
 دیکھتے بھی دے قو لکم بطور لزوم نکال لے اقول اتنا ہی مطلب تھا کہ اسپر لزوم  
 کفر ہے اسکے آپ دوبارہ مقرر ہوئے۔ قو لکم عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا  
 پورا حاجت روا بنا لیا ہو ایسے محل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہو گیا اقول اولایوں کہ  
 اونے انبیاء کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا ثانیاً پورا حاجت روا بمعنی مستقر  
 متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر واجبہ ظالمین کا محض فترائے بنیاد و مروجہ  
 جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنی یہ ٹھہرائے ہاں ماننا ضرور تھا اسی سے منع کیا اور یہی  
 ہوا مثال شاو باہیہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے بڑاؤ سے اسمعیل کو بنی کریم بلکہ  
 زائد اور اسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنا لیا ہو ایسے محل پر کوئی آؤ کافر مرتد ملعون  
 بمعنی خاطی مخطی تارک الولی لکھے تو آپ کو کیوں برا لگے حیث بعض و لیا کو بے قسط  
 انبیاء و احکام شریعت و عصمت ملنا اور نکاسن وجہ احکام شرعیہ میں تقلید انبیاء  
 نے نیاز اور انبیاء کا ہم ہستاد ہونا سیف یہ غیر بنی کو بنی بنایا اور بنی بھی کیا حساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم



شریعت تو لکھ قائل کچھ کہتا ہوا اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں پھر ملاحظہ فرمائیے  
 اقول مقصود معاف یہاں کچھ نہ بنی نرمی اور ان گھائی پڑائی کہ وہ کچھ کہتا ہے آپ کچھ  
 ذرا اس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوتی مگر آپ کے یہاں تو حمایت اہل بیت میں صریح تحریف  
 و تبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہاں ملاوٹ  
 سامی کیوں نہ تھک رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی نبی گالے میں وہایت کا  
 وعظ کہنا اور عصمت مراد پنجاب کی سرحد پر ولایتیوں کے ہاتھ سے مارا جانا علیہ  
 چھٹی ہوئی تو لکھ اس کلام کی سند میں سب کتب تصوف متحوال لفظ ہیں اقول اولاً  
 اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیکھو ورنہ آیہ قرآنیہ میں علیہ السلام الذین کے حکم  
 خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب حواری المعارف رسالہ قشیرہ  
 تعرف تنویر وغیرہ آپ سب کے مدعی ہیں تو ان کتب معتمدہ مستندہ متداولہ میں ضرور  
 ہوگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے میں محل تنزل میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں مگر ملاوٹ  
 سامی جو اپنی ترنگ کی امنگ میں بڑا بول بول گئے ہیں اوسے پر مطالبہ کیوں کریں  
 آپ کی تکلیف گھٹانے کے سبیل تنزل کیوں اوتروں ثانیاً اوپر گزارش ہو چکا کہ وہ اپنے  
 تصوف کا قائل نہیں مانتا آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو غیباً  
 باللہ کافر جانتے ہیں پھر ایسے کچھ استناد راہیں یہاں تو اس عذر کی گنجائش  
 ہی نہیں وہ صراحتاً اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہے کہ مذانی کا اثبات  
 وحی وعصمت مرغیر انبیاء مخالف سنت است آپ تصوف لے دوڑے حسین آج  
 نزدیک دعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہیں خامسا شاہ عبد العزیز صاحب  
 شاہ ولی اللہ صاحب نام قاضی عیاض کی عبارتوں کا کیا جواب ہوا حضرت



محیب مظلہ العالی کا دعائو ثابت رہا حیف شدید بعین بعید نماز میں تصور  
 اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عینہ سیف  
 یہ صرافہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخش گالی دینا ہے اور اُن کی شان میں  
 ادنیٰ گستاخی کفر قہر لکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیق منظور ہو تو کفر ہے  
 اور تصور میں کافرق بتانا ہے تو نہیں اقول والا اس جواب جناب کی خوبی اسکے  
 سوا کیا عرض کروں کہ عملداری سلام اوٹھ جانے پر حجت شکر ادا کیجیے اسمعیل کی قرب  
 کما کے چراغ جلائیے اللہ اللہ اللہ اللہ اننا للہ اننا للہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسی پاک گالی سنیے اور نیت تحقیق  
 ڈھونڈ پھر یہ دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ توارشاد ہو حیات  
 و شام نہ پڑھی آپکو تحقیق نہیں سوچتی تو کب سوچیں گی سوچے تو جب کہ ولیمین محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ عظمت ان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر عہد ہر سخن  
 وقفے و ہر نکتہ مکانے دار و درہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اوس وقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام  
 الطائفہ کا مقابلہ نہ ہو اور جب عظم معظمین نجدت حضرت اسمعیل دہلوی پر آنچ آتی ہو  
 تو ان کے مقابل خدا کی تو لگی نہیں رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ میں ہیں ثانیاً اللہ  
 انصاف اللہ انصاف برانے کی بات نہیں مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہوں اگر  
 کوئی بے ہندوب شخص سر بازار مثلاً... کو گرہے کا بچہ کتے کا پلا سونر کا جنا کہہ کر  
 پکارے تو وہ ان ہی پیش و پس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت میں تحقیق  
 منظور ہو یا نہیں سرکار ذرا ایمان کی آنکھ سے محبت اسمعیل علیہ السلام کی ٹھیکر مٹی



ملاحظہ کریں کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہاں گنجائش رکھتا ہو جہاں نفس لفظ دونوں پہلو تحقیق و عدم تحقیق کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیق کا ہے جس میں دوسرے پہلو کا احتمال ہی نہیں تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیق نہ ہونا یعنی چھٹنلو ہم کہیں خدائے قہار کی لعنت اُن ملاعنہ پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی اور اُن شقیہا پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلہ و ن کے بدگوشتی کی جانب داری کی اور آپ کہیں میں الا لعنة اللہ علی

الظالمین کافورین الذین یؤذون رسول اللہ و علی الفاجرین الغادرین الذین یرعون جانب من یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لہ و مجیہ اجمعین مثالنا فرق تصور میں بتانا تو ظاہر مقصود مگر کیا تو میں و تحقیق بھی ہوتی ہے کہ وہی اہل غرض ہو جسکے لیے سوق کلام ہوا اور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان دے دیکر ادا کیجیے تحقیق نہ ہوگی۔ کلام سمین ہو کہ اس شقی نے فرق کیا اور کس طرح بتایا سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہوں کوئی اسمعیلی اسمعیل پرست فلاں کو... پر ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ... علم میں عمل میں فضل میں کمال میں اوسکے پاس گ بھی نہیں اور اسے یوں تعبیر کرے کہ وہ بڑا بھڑنتی بل ڈاگ تھا اور... ابھی چند روز کے پلے ہیں تو یہاں یہی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیق منظور ہو یا صرف مرتبین کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت صرف اس قدر ہو کہ اگر کوئی خاص اُن کی تحقیق کے لیے سوق کلام کرے جس اور کوئی مطلب داکر نام مقصود نہ ہو اور پھر وہ صراحتاً اقر بھی کر دے کہ اس نے یہ کلام بہ نیت تحقیق کہا کہ جب مراح الفاط بھی کافی نہیں تو علم نیت اقر



قاتل کیونکر متصور) اس وقت اسے تحقیق کہیں گے ورنہ ہزاروں گالیان اصد و سوسہ  
کو دے کفر نہیں ہو سکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیق پر علم نہیں  
اگر اس کا نام اسلام ہو تو ایسے منترع شیخ قطع اسلام کو مسلمانوں کا سلام انا لہ  
انا الیہ رجعون۔ راجعاً اسکے بہ جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیثہ سے  
اس پر وجہ آخر لزوم کفر پر وجہ قائم ثابت فرمایا اور اسکے قول عناد و فساد اور حضرت  
شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑا یا یہ سارا کاسارا ملا زمان سامی نے ہضم فرمایا  
اس کا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپ کے اس فرق تصویب کی حقیقت کھلتی اذلیں  
کہ اس تحریر میں ملا زمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو بچھڑا دیکر استیعیل کا بول  
کریں احقاق حق اصلاً منظور نظر نہوا چیف نکلیا دجال سو بھجیگا اسمہ عیسیٰ کو  
پھر ایک باؤ شام کی طرف سے سونہ رہیگا کوئی کہ اس کے لمین ذرہ بھرا یاں ہو  
پہنچے کہ افرائیکہ موافق ہو اس چیف یہ کھلم کھلا اپنے اوپر اتہم پرود کج کفر کا اقرار ہوا  
کہ جب یہ وہی زمانہ ہو تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب کافرت پرست ہیں  
جہنم یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ فرہو کہ ہم ہفتہ بین وہی اختلاف ہے  
جو بعض متقدمین کا ہوا ہے کہ بعض نے ایک باقور کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کھا  
اس میں کفر لازم نہیں رہا تو لزوم ہو گا جو کفر نہیں اقول اللہ خدا کچھ ایمان و دین  
سے بھی کام ہو یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ عوام ہوا کیا آپ اپنا پانچ  
کہہ سکتے ہیں کہ اس حدیث کے آئندہ ٹھہرائیں کسی و علم نہیں وہی عقل ہی نے کبھی خلا کیا  
اور گزشتہ بتایا کہ سنی جنوں کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعے  
گزشتہ ٹھہرانے پر تمام روزین کے مسلمان یا خود ہی کھڑا نیوالا کافر ٹھہرا اختلاف پڑا

میں نے



بان چھ تا فی السماء خلد مبین بین علما مختلف ہو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا یہ وہوان قریب قیامت آیا والا ہی عبد اللہ بن مسعود  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زمانہ قحط و قریب قبل واقعہ بدر میں گزر گیا ایمان کہنا  
 کیا اختلاف اسمعیلی کہ سب مان کافر ہو گئے وہی اختلاف متقدمین ہو کہ وہوان  
 آگیا یا آئینگا کیا کسی محض عیلاقہ لگاؤ مسئلے میں ماضی و مستقبل کا اختلاف کہیں ہو  
 اگرچہ اس سے کسی قول پر کچھ حرف کسی قائل پر کچھ الزام صلاۃ اسکے دستاویز مطلق ہو  
 کہ اب جہان چاہو ماضی و مستقبل میں اختلاف کر دو کچھ مضائقہ نہیں اگرچہ اس اختلاف  
 سے صراحۃ کفر لازم آئے اگر ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی و مستقبل کے اختلاف کی  
 کوئی نظیر ہونی چاہیے رہا کفر اسلام اس سے کیا بحث انا اللہ وانا الیہ راجعون۔  
 سرکار کیا اسکا نام ایمان و حیا ہے کیا یوہین دفع الزام ہو کرتا ہو خدا کو ایک جانکر  
 کہنا کیا ایسی حمایت حمایت جاہلیت نہیں کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب  
 رخصت نہیں ع شرع بادت از خدا و از رسول پڑتا یا مثلاً کوئی اسمعیلی کہے  
 ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب طرہ میزان غول روجا  
 یہ سب قانع واقع ہو لیے قرآن و حدیث نے خبر دینی تھیں سو پیچیدہ خبر کے فرمانیکے موا  
 ہوا اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہو گا یہ بھی وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین ہوا  
 ہو کہ بعض نے ایک واقعے کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا امین کفر نہیں بلینوا  
 توجروا انما لکما سرکار نے نہ سیدنا علیہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک رکھا۔  
 نہ دجال ملعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین  
 مٹھرا دیا جب وہ ہوا چلگئی تو علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول و س پہلے ہوا اور فر







اس طرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت ہونا  
 و شواہد ہے اپنے اسمتھیل کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہہ دینے کی جسارت  
 کی کیا آپ کو اس کے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اس نے کلمہ پڑھا اس سے اسلام  
 ثابت ہوگا کہہ دیجئے اس نے کفریات کہنے سے کفر لازم ہوا کیا کلمہ پڑھ کر جتنی جانی  
 ہے کہ جیسے چاہو کفریات کہو کچھ پریشش ہی نہیں ثابت ایک شخص نے نہ اعتقاد  
 بلکہ براہ نہرل و استہزا اور رسول و قرآن پر قہقہے اڑائے اور دشنامیں سنائیں  
 کیا وہ کافر ہو گیا نہیں اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجئے اللہ واحد قہار فرماتا ہے  
 قل ابا لله وایتہ ورسوٰہ کنتہ مستحقون ۵ لا تعتذروا قد  
 کفرتم بعد ایمانکم کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے  
 یہاں نہ بناؤ تم کافر ہو گئے مسلمان ہو کر اسکا نفیس بیان لکو کتبہ اللہ شاہدین  
 ملاحظہ ہوا اور اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیا ثابت ہو گیا ظاہر ہو کہ ہر  
 واستہزا کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہیں مثلاً کوئی شخص براہ سخریہ... کو گدھا کہو  
 تو وہ ہرگز... کی آدمیت سے انکار قلبی نہیں رکھتا ثالثاً اگر کوئی شخص کلمہ  
 اپنی آپ کو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے یا اینہما سند  
 میں جا کر بتو کہو مسجد کرے حاجت کے وقت بتو کی رہائی دے مجھیں کیا پڑے  
 اسنے... مانگے آپ کے نزدیک اسکا کفر ثابت ہو گا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ اسورہ کورہ  
 اسلام ہی ثابت رہے گا بر تقدیر اول بغیر دل کا حال جانے اپنے اس کے کفر پر  
 کیونکر حکم کفر لگایا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم فرماتے ہیں افلا تشرقون عن قلبی جب وہ کلمہ ادا ہمارے قبلے کی طرف نماز



پڑھتا ہمارا فوجہ کھاتا ہو تو آپ کے طور پر حکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حمل صلاتنا واستقبل قبلتنا وأكمل حجتنا فمات مسلم  
 لہ فمات المسلم رسولہ فلا تخفوا اللہ فی ذمہ اکب کہ اپنے اوسے کا فرمایا ایک مسلمان  
 کو کافر بتایا اور یہ حکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
 ہیں ایما رجل قال لآخر کافر فقد بارہا بعدہا بر تقدیر ثانی جب امور زکوٰۃ مکمل  
 خوانی وغیرہ کے ساتھ تونکو سجدہ اونکی دوہائی اوشے استعانت نے ثبوت  
 اسلام میں خلل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد اللہ در کہنے والے کیونکر  
 مشرک ہو سکتے ہیں کیا یہ کلمہ خوان نہیں یا ہمارے قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے یا ہمارا  
 ذبیحہ نہیں کھاتے اور جب یہ مسلمان ہیں اور ضرور مسلمان ہیں اور ہمیں شہادۃ اللہ  
 میں انھیں کافر بتایا انھیں اور ابو جہل کو شرک میں برابر بٹھرایا تو حکم حدیث کفر ہے  
 کافر ہو اغرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر امتیاع  
 جو چاہیے پسند فرمائیے نہیں نہیں تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے کفر ہی  
 کو کسی طرح کفر سے منفرد نہیں دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑ گئی کہ آخر  
 خطا میں غوث پاک و حضرت علی کے پکارنیوالو کو کافر فرمایا ہے کہ کرد و نیافت یاد  
 کن را چاہہ پرشین را الیگ او ہو محل انکار قلبی سے مراد ادسکا وجود نفس لامری یا ظہور  
 عند الناس شق اول کا بطلان بھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شق ثانی پر ثبوت  
 کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بدیہی البطلان کہ ثبوت  
 کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہیں نہ اللہ کے لئے کسی امر کو دشوار  
 کہہ سکتے ہیں تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اوس شخص کا انکار قلبی ہم پر ظاہر



نہ ہو جائے ہمارے نزدیک اُس کا کفر ثابت ہونا و شواہد ہواب اتنی گزارش کر رہے  
 تھے کہ ہمیں محسوس ہو کہ ہمیں اُس کے انکار قلبی پر یقین قطعی جائز حاصل ہو جائے خواہ یوں  
 کہ اللہ و رسول خبر دین یا ہم اوس کا دل چیر کر انکار آنکھوں سے دیکھ لیں یا ظہور عام  
 کہ بطور مذکور ہو یا بذریعہ امارات و علامات اقوال و افعال شوق اول صریح الجملہ  
 ورنہ لازم کہ سوا اول چہرہ معدودین کے جنکے کفر پر خصوصاً ملاحظہ وار و ہو چکے  
 جیسے اہلبیس و فرعون و یامان و ابولہب و غیر ہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی  
 ہندو جو موسیٰ کو کافر کہہ رہی نہ سکیں کہ ان کے باب میں نہ وحی آئی نہ عینے اور انکے دل  
 چیر کر دیکھے نہ ہمیں علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہاں اور نہ اوسکے حکم کفر  
 باطل و زبان حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف و قرآن و حدیث کے  
 خصوصاً صریح و احکام کثیرہ کا ابطال ہو لاجرم شوق اخیر ہی یقین و ضرورت ہی  
 بیشک جب تک ہم اوسکی زبان یا جوارح سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائیں جو  
 علامت انکار ہو حکم کفر نہیں کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تہذیبیں و رسد  
 کہ انھیں کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہیں وہ بھی انھیں علامات و امارات کی بنا پر  
 دین جنکا ثبوت بہ نشان صفحات اوہکی کتابوں سے دیا گیا اور ملازمان سامی  
 نہ اوسکا انکار فرما سکے نہ اوپر سے علماء کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ نہ اسے  
 بیعتی و صدائے ہنگام عیسائی چہ قول کہ ہا لا شققت قلبا الحدیث اقول اولاً  
 شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہیں لکھا ہو دیکھا یا کسی سے سنا یا جیسے حدیث  
 سمجھ لیں ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہیں پھر بھی غیبت ہو یہ جرح کی حمایت  
 میں سرکاریوں دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول حل جلالہ



وصلى الله تعالى عليه وسلم كما صرح خلاف فرما ہے میں قرآن و حدیث کے معنی میں  
 اپنی جی سے گڑھ کر خدا و رسول پر اتر کر دیتا ہے سرکار نے تو الفاظ ہی گڑھے  
 آسکی نہی معتقد پارٹی طائفہ مذکور سے بنا قرآن گڑھا ہلے تسلیم رکب العینہ  
 کو آیت قرآن بنایا سرکار نے تو عتی حدیث ہی گڑھی تھا بنایا سرکار نے یہ نہی  
 سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو سرائے ہمارے موافق ہے سید و ابن سیدنا  
 اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد میں ایک کافر پر حملہ فرمایا اوستے لا  
 الا اللہ کہا شیر الہی کا اوٹھا ہوا ہاتھ نہ ٹک سکا بعد کھل پڑھنے کے قتل ہو جائے  
 حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اسنے تلوار کے نوٹ  
 کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقا لہا ام لا تو نے اوسکا دل حیر کر  
 کیوں نہ دیکھا کہ جانتا کہ اوستے دل سے کہا ہوا پڑے معلوم ہوا کہ ہمیں کسی کے  
 ساتھ معاملہ کرنے کے یہ اوسکی قلبی حالت جانی ضرور نہیں کہ علم غیب کی طرف  
 ہمیں کیا راہ ہم اوسپر کارروائی کرینگے جو اوسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو جسبط  
 لا الہ الا اللہ کہتے والے کو ہم مسلمان جانتے اگر چہ ایمان تصدیق دلی ہو۔ یوہین  
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کذب الہی کو جائز کہتے  
 پر حکم کفر لازم کرینگے اگرچہ اپنا قلبی ہے۔ تو لکھ آپ کہتے ہیں صراحتہ لازم کہ اسے  
 بالفعل علم غیب نہیں اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اقول تحقیق جواب  
 سابقاً معروض مگر افسوس کہ مائتہ ان سماجی نے لزوم لزوم کا نام بنالیا اور اسے  
 معنی اصلانہ سمجھتے ہیں کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہیں دیتے لزوم کفر سے تکفیر



نہیں فرماتے وہاں لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اس کلام سے صراحتاً ثابت و مفاد علیٰ نحو  
 بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسکی طرف مودی ہو جائے تو قائل بنیظیر ظاہر اسلام  
 منطون کہ قائل اپنے لازم کلام پر متنبہ نہ ہوا یا اختلاف کے لزوم کے باعث اوسکا لزوم  
 ہی نہ مانا اور قتال صحیح مانع تکفیر نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت  
 ہو چسپین نہ اصلاً خفانہ انکار کی گنجائش وہ بھی مذہب قائل نہ قرار پائے اور لزوم  
 و التزام کا جھگڑا اڑے آئے یہ جمل واضح و ضلال قاضی ہے۔ شفا شریف فیسیلم الریاض  
 کی عبارتوں سے گزرا۔ من قال من اهل السنة بالمآل لما يؤدیه اليه قوله كفره فكانهم صرحوا  
 عند المكفر بما ادى اليه قولهم لفظ بالمآل دیکھیے کہ فی الحال مفاد مراد نہیں کا نہم صرحوا  
 دیکھیے کہ حقیقی صریح میں نزاع نہیں یہیں کتابین مذکورین میں ہو من لم يبرأ خذتم  
 بمآل قولهم لم يبرأ كفارهم وقال لانهم اذا وقفوا على هذا قالوا لا نقول ليس بعالم و  
 وانتم تنقون من القول الذي الزمتموه لنا بل نقول قولنا لا يقول ليه على ما اصلنا  
 یہاں مآل دیکھیے یقول دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداء قائل کے عدم تنبہ اشعار  
 لا نقول دیکھیے تنقون دیکھیے بل نقول لا یقول دیکھیے کہ ہنوز اسے گنجائش انکار  
 نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفریہ اولیٰ میں ہو دریافت کرنا اختیار میں ہو کہ  
 جب چاہے کر بیجیجیج سے منکر ہر جاہل گنوار سہرچہ جبکہ عاقل ہو قطعاً ہی سمجھیکا کہ ابھی  
 معلوم نہیں ان معلوم کر لینا اختیار میں ہو ایمین کونسی خفاہر کونسی ترتیب مقدمات  
 کی حاجت ہر کس قائل کو گنجائش انکار اسے لزوم بجتنے معلوم نہ کہیکا مگر محنون معلوم اسٹی  
 حضرت عجیب مدظلہ نے صراحتاً لازم فرمایا تھا افسوس کہ اپنے آدھا دیکھا یعنی لازم  
 اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحتاً اور اسکے بعد کا جملہ سارا بضم فرما گئے کہ یہاں صراحتاً



اللہ تعالیٰ کی طرف بہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح دہن لزوم بھی مانع تکفیر ہو  
 تو ملازمان سامی اپنے ایمان کی خیر سنائیں مثلاً کوئی شخص نہ کہ کوئی کلمہ نہ مانع  
 کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہو بلکہ یوں کہ جسے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے  
 اس کے سوا کوئی خدا نہیں اب سرکار سے استفتاء ہو کہ یہ شخص کافر ہوا یا نہیں اگر کہیے  
 نہ تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ ہر مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجیے اور اگر کہتے ہیں  
 تو جناب کیسے ہاں آپ فرما چکے ہیں کہ انکار ما جابر البیہی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ہو  
 بشرطیکہ نفس قطعی صریح ہو یہاں کوئی نفس نہیں آیا ہو کہ زید خدا نہیں اور اس منطوق  
 صریح کے علاوہ احسن طریقے سے کفر نکال دیا وہ لازم کلام پر کلام ہو جو لزوم  
 نہ التزام اور آپ فرما چکے ہیں کہ لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام  
 بالکل خلاف ہو بالجملہ اسے کافر نہ کہتے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور کہیے تو  
 خود آپ کی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف اب مفرکہ صریح ہے کیا خوب  
 میں مثال فرض کیوں کروں سرکار خود ہی جو خاتمہ میں فرمایا اگر قرآن و احادیث کفر ثابت  
 ہو جائے تو محکوم انکار نہیں چنانچہ جو مشائخین عوے الوہیت کرتے ہیں انہیں  
 کفر ثابت فرمایا پھر خدا تصور کرنا آپ جو باتیں وہاں کفر گناہیں انہیں سب سخت  
 ہی ہیں مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپ کے تفرقہ لزوم و التزام پر یہاں کفر نہیں نکلتا تو  
 آپ بلاوجہ جس لزوم سے مسلمانوں کو کافر کہا اور اپنے اقرار سے بالکل مخالف اسلام ہے اور  
 احادیث صحیحہ کے حکم سے بایہا حد ہمارے مستحق ٹھہرے اب اپنی بے بسی کی گواہی  
 صحیحہ کفر ثابت ہو جائے تو محکوم انکار نہیں شاید انکار نہ ہو سکی یہی معنی تھے کہ آیا کفر قبول  
 منقولہ کہ کرونیافت۔ بالجملہ کفریہ اولیٰ میں علم قدیم الہی کا انکار کلام سمعیل پر گزر لڑو



ثابت نہیں بلکہ ایسے ہی ہوتا ہے ایک ایسا لکھا یا د فرما میں کہ علم قدیم کی نسبت  
 اختیار کی صحت ہوئی تو حکم چندان مضائقہ نہ تھا کہ حضرت مجیب مطلق کا  
 سپر بھی تکفیر فرماتا اور سکا وہ مشابہت جسکی بنا پر عقیدت میں نے طائفہ ہمالہ کو امید کو  
 صرف بر مذہب گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا یہ آپ کا ۳ میل بھی اس قول لیل میں  
 اسی گمراہ طائفہ کا ہے و کہنے بہ ضلالت میں آؤں گے یہ معنی کہ جنت دار و ملتکہ و کتب  
 آسمانی و انبیاء علیہم السلام کو مت اتوا اپنے اوان الفاظ سے بطور لزوم محال ہے  
 جیسے کفر ثابت نہیں ہو سکتا قول سرکار نے درینہ شک کی طرح یہ لزوم لازم  
 سبق خوب یاد کر لیا ہو محل ہو یا ہو اسکی رٹ لگا دیتے ہیں اور اسکا قول تھا اللہ  
 کے سوا کسی کو ماننے والا نہ ہے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔ اکتے سوا کسی کو  
 نہ مان یہ سلب کلی میں چوتھے لفظ تھے اور ذکر ماننا محض غلط ہے یا بجایا ہو گیا اور  
 میں میں عموم سلب اس میں نہیں شامل یہاں لفظوں کا صریح منطوق نہیں لازم  
 آتا ہے کیا عام کے نیچے اسکے افراد بحسب صریح لفظ داخل نہیں ہو سکتے لزوم  
 سمجھے جاتے ہیں مگر کچھ عقل کے موافق فرمایا کہ میں یا مخالفت میں عقل و نو  
 لزوم نہیں التزام ہو بیان دقیقہ یہ ہے کہ کوئی کافر سا کافر جب مسلمان بن کر عوام مسلمین کو  
 گمراہ کرنا چاہے تو اسکا ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پر وہ تاویل میں کہ مثلاً  
 صاف صاف کہہ دے کہ حشر جھوٹ ہے جنت غلط ہے نار باطل ہے تو ہر جاہل سا جاہل  
 مسلمان اسکا کفر سمجھ جائے جاں میں نہ آئے ہاں اسکا انکار پھر کبیر کی طرح کر لیا تو یہ  
 کہ حشر ضروری ہے مگر اس سے مراد حشر ارواح ہونہ نشر اجساد جنت و نار ضروری  
 مگر کچھ روحی لذت و الم ہیں یہ مکانات ممکنہ قوت باطنی کا نام ہو اسی قوت باطن



جنگلی آدمی آسمان مطلق بند کی ذخیرہ و ملک جبکہ ضرورتاً بین خیال مجرب و پراور  
 ان کی تفریق کا مساعدہ تو غلط خصل خواص حسنی نفس کی علیحدگی کا حکم کھلا اسکا راوی تاد  
 و غایت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے اراد میں شبہہ نے راہ پائی اور کہا گیا  
 محتاطین قیقہ من تحقیقین تکفیر میں احتیاط فرمائی منکر لیت و ہمارے علما کی شدت اختیار  
 دیکھو اور بدگوئی مفتری اپنے اقراء تکفیر کو پیچ کر رکھو و اللہ اعلم جناب رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب العالمین ہیں ان کا تصور بوجہ خیال  
 تعظیم و تکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہو  
 اقوال لا غیبت ہو کہ اپنے ان الفاظ کا فرضی میں بہت تبدیل و تخفیف کی گزرتا  
 مطلب سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کی  
 عبادت میں تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافروں و مشرکوں کی مشابہ  
 حال ہوا اب اس کفریہ کے رد میں بقیہ کلام ال سیوف و ملاحظہ ہو کہ خدا و رسول شبہہ  
 و مشابہت شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض و واجب کرنا اسے ٹھہرتا ہے نماز میں خود  
 عامۃ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہو بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام و قریب  
 کفر ہوتی جاتی ہو مگر یہ کیا کفریہ ہو نیکو کافی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم کا نماز میں تصور تو اس حرم پر حرام ہوا کہ وہ افضل المرسلین کیون ہے محبوب العلیز  
 کیون بنے خدا و ان کی تعظیم و تکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمان کو مسلمان  
 کیون بنایا مگر یہ زیادہ تر مشابہت تو یہ فرما رہا ہو کہ شرک سے مشابہت کثیرہ و عموماً ہر شے  
 تصور کو حاصل ہو کہ یہ زیادہ تر ہو تو زیادہ مشابہت وہ بھی ہیں لا اقل نفس مشابہت  
 تو منہرین پھر کیا شرک کی مشابہت جہی حرام ہو کہ خوب کثرت ہے ہر زیادہ تر ہو مشابہت



فہم منہم میں تو نہ زیادہ کی قید ہو نہ زیادہ ترک کی تو اب سرکار نے نفس ناز ہی حرام  
 کر دی اور کچھ نہ بھی تو اپنے انحال کو غ و سحر و قیام و قعود کے تصور سے تو خالی نہیں  
 ہو سکتی کہ فعل اختیار ہی نے مقدم تصور بوجہ خاصا و نہیں ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق <sup>غافل</sup>  
 بھی ضرور جسے تصورات ملتے سے ناگزیر تو ہر فعل پر تین تین مشابہت شرک سے معذور  
 سرکار نے اچھی قیہ فرمائی کہ و سحر و قیام و قعود کا بھی گنوا فی اللہ و انا اللہ <sup>مکرم</sup>  
 ہیچ چیز کہ نفس لامل پر نظر کی جائے اول ہی فطر تو سرکار نے پناہی قول کے ساتھ جو <sup>دلائل</sup>  
 مذکور تھے ان کے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی تو کم صرف دلی و عدم اولی غایت  
 الباقی نہ و عدم جواز کا اختلاف ہیجا بیگا قول سرکار زبان آگے بارہا چلتے ہیں کسی  
 کفر سے پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے مقتدا الزام سے یوں دامن کشان کر گئے گویا و کبھی  
 نہیں اور بعض جگہ صاحب ازوم کفر کا اعتراض کر لیا اور جہاں کچھ حرکت مذہبی فرمائی وہ <sup>مطلوبہ</sup>  
 محض بیگانہ بلکہ کہیں کہیں کفریہ کی حمایت میں واپسی طرف سے کفریات تازہ بول اوٹھو جنکی  
 تفصیل معروض ہوئی اور پھر حیا کا بھلا ہو آپ سر او و عدم او کا اختلاف بتاتین یہ نفریہ کے  
 ازوم کفر و صلاحت دینی اسمعیل تو یقیناً ثابت ان تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ائمہ  
 فقہاء و متکلمین ہو تو کم جسکی وجہ بھی اتفاق مثل سابق کے ہو جائیگا قول ائمہ و علمائے  
 سابق زمان ہی اقوال سے احکام کفر و ازوم کفر ثابت کی ہیں جبکہ آپ کچھ جواب دیکے  
 پھر کسی کفر و ازوم کفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ مدو بنا شد کہ سب بیہ نیون بد دیون کی تھی  
 فرض و ادایمان یہ نہ تو ایمان نہ دار و نماز و زکوٰۃ کا نہ تو کم موسوعان نہیں ہوا قول <sup>لا</sup>  
 مگر حضور الہی علیہ السلام کی شان قدس پر طعن مانع ہو نہ ہوا سالہ چھپا ہوا کسی نہ ہو جو  
 ہوا اول اخذ تک اس شخص کی نسبت کہیں لعنت کا لفظ نہیں ہوا ہمارے علمائے اعلیٰ کا دیکے جب



معاذ اللہ کفر و خاتمہ ہونا شرع سے یقیناً ثابت نہ ہو جائے کسی شخص سے عین پر لعنت کرے  
 اگرچہ تفسیر و ترویج ہی کیوں نہ ہو ان سے بعید رہیں و شخص گالی کو ملعون نہ کہنا ہو  
 کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیسا اولاً ان کا  
 شوق چرایا اور شوق یہ شوق کہ اگر سب سے پہلے ملعون نہ کہتا تو اسے نشان بتایا اس کا جواب  
 عرض سکتا ہوں کہ سید عالم علیہ السلام کا کذاب الہ متروک بھی کو سپرد ہوا ہے ایک شخص ضرور  
 لعنت بھی ہو وہ کون بل عین ہم الحق کے نزدیک اس ملعون کا عین ہوتا تو یقینی قطعی ہو کر  
 شاید طبع نازک کو یہ بھی گوارا ہوا ہو ایسا کہ طائفہ و ایک پچھلا متبورع و نام نہ ہو نہ لایا  
 حدیث المیزان میں کہ مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ و جہاں کرم شاہ عدل گواہ ہوا کہ یہ حضرت جبریل کا  
 رسالہ الہی لاکید عند الصلا و راء عند التقليد مایسا آیا مطلقاً کسی شخص پر  
 پر لعنت نشان میں مجید جو یا صرف استحقاق پر شوق دل تو سخت ملعون ہو مگر وہ کہ صند نہ ہو  
 میں کہ بشارت خاتم النبیین پر لعنت ہو جو خود قرآن عظیم ہی حضور سلیم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان  
 آہن میں کلر گستاخی کہنو و لو کی نسبت فرماتا ہو لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرہ و اعند  
 خدا با مہینا او تیرا لعنت کی دنیا و آخرت میں اور طیار کر رکھی ہو ان کو یہ ذات  
 کی راہ و شوقانی پر آپ پر یہ ثابت کر لینے کہ دجال عین حق و قول ملعون شرعاً مستحق لعنت ہیں  
 اوستہ کہنا کچھ بھلا بھی معلوم ہو تو کم غصہ کے وقت فیصلہ کر سبب منع فرمایا، اول یہ  
 ہمیں ایحد و افیکہ غلظۃ کا شائبہ ہو کم میں چند الفاظ عبارت میں نہ کہ میں اول  
 جھجھی حق سے جدا پڑ رہیں نہ کہ تخیل الہیہ حدیث میں ہوا اللہ جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات  
 اہست کی کرامت دیکھی بھی آپ نے بہ علت غضب و قرا بے انصافی کیا آخر کہ غصہ میں  
 کی امید نہیں ہوتی وہ تو آپ کا اپنا دعا تھا جس کے دہلان پر دلائل باطلہ سن چکے ہیں یہی انسی



زبان میں احمد تعالیٰ سے خود اپنے ترا کرد یا کہ سچے الفاظ عجلت میں لکھ کر دین کی عجلت  
 میں پیدا تصانیف کیا ہو سکتی تھی خود فراموشی کی وجہ سے منشی کا نام ہندوستان کے  
 متنبہ کر دیا نام علامت و ستار کے دہلوی کے کفر نہیں اقول اولاً واقعی نہایت عجلت ہو کہ ایک  
 اپنے فضل و غایت میں جہت کی خبر نہیں تحریر شریف میں کہ ہندوستان کے احوال آپ نے  
 نقل کیے جسے یہ عرض چاہی ہو فی الحقیقت ہندوستان کے خود اپنی ذات مراد کی ہو تو اس عجلت میں  
 یہ وہ کی تکلیف بھی سختی اور حتمی آسان ہی لکھ دیتے کہ ہمارے نزدیک وہ کافر نہ تھا یہ ہمارے  
 اس قدر بھی حاصل ہو جاتی تھا کیا بیان کفر کا خود خود تھا اور اس کی ضلالت پر تمام علماء اہل سنت  
 ہندوستان و غیر ہندوستان متفق تھے علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا رشید الدین صاحب دہلوی و غیر صاحب  
 اہل سنت کے قاضی اور آج کے قاضی و مسال و مسال خفی نہیں یا آپ کی طرز اوپر کہہ کہ تمام علماء و فضلاء  
 ہندوستان کے مرید و دہلوی عرب نہیں مگر بعض جہل و جھوٹ و رشتہ کے خلاف و بظاہر ہی ہر وہ مجبور  
 معذور ہیں وہ مثل ہو کہ حضور علیہ السلام کی تفسیر تو ہیں کہ اوائل ایمان  
 ہیں عرب عجم و یلات و تسویات دہلوی کے کلمات کفر کو جمع و ثابت کرنا چاہتے ہیں جو  
 کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا ناٹا یہ ہندوستان کی قید احتراز میں  
 جہل کو نکالی کہ عربین و عجمی علماء و فضلاء آپ کے اس دہلوی کو جو کچھ فرما چکے اور فرماتے ہیں ان کے  
 قضا و مطبوعہ و محضہ طے ہر قلم بعض علماء جھوٹ و رشتہ کفر و غیرہ کی اقول و غیرہ میں  
 تفصیل و تفسیق و غی اغل کر دی تفصیل تو دلائل ساطعہ و صمد سے ثابت ہو چکی سکر ہو جن کا  
 بال تک بیکار نہ ہو اور تفسیق کی جو نیز خود کلام ساجی مستفاد کہ غامضی البتہ جواز و عدم جواز کا  
 اختلاف بجا ایک عدم جواز کا اور وہ یہ صغیر و او صغیر و بعد اعتقاد کبیر اور کبیر متوفی و ساجی  
 اعتقاد الدین حق ہاں کسی گمراہ نہیں کو ضال و فاسق بھی نہ کہنا مذہبوں کا ایمان



مگر یہ سلف و خلف اہلسنت کے خلاف و تشوہل شیطانی ہر قوم کا مثل رسول و افضل کے طور  
 اسلام سمجھتے ہیں اقول مستحق ہونا آپ ثابت نہ کر سکے اور سختی کی تکفیر و تنقیص و مٹاؤ  
 اسلام و سنت ہر ذریعہ غی المعضوب علیہم ولا انصا لینی سوجھی ہاتھ اور ٹھکانہ ہر باقی  
 صاحبوں کی ایمانی حالت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنا ایک بڑا بڑا گنہگار  
 مثل ٹھہرتے اور اسکے برا کہنے کو تبریر و افض سے تشبیہ بھیجیے تو ہم جسکو کوئی عام پرانی  
 نہیں کہتا اقول وہاں ہندوؤں کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا میدان ہو گیا و علماء حرمین  
 طیبین کا بچا ہونے میں عرض کروں مگر کا یہ کلام ظاہر معنی پر سخت خون انصا و سودا  
 تعصب صغیرا اعتساف ہے اگر پسند خاطر عاظر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ اسکا  
 بغم چھٹ کر حق کے مطابق ہو جائے تکفیر منہی للفعول ہے یعنی کافر کہا جانا اور سب شتم  
 منہی للفاعل یعنی اسمعیل کا انبیاء اولیا کی توہین و تنقیص کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات  
 کفریہ اور بطور ورثہ اسلئے کہ وہ ایک بنائے اسمعیل ہوا حقیقی نہیں بلکہ نبوت مذہبیہ ہے جسکی  
 بنا پر اسماعیل بنجدیہ ابی الوابیہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہو کہ بعض علماء و اہل بیت شعا جنکو بطور  
 ورثہ کے اسمعیل تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ و بد مذہب ٹھہر جائیں کی دولی ہے  
 وہ بوجہ پیر خواندگی اتباع اسمعیل و خلفا اسمعیل میں مجبور و معذور ہیں وہ ان گمراہوں کے سب  
 شتم کو چوا و خوں حضرت انبیاء اولیا علیہم السلام کی شان میں ہونے پر مثل رافض کے عل  
 اسلام سمجھتے ہیں اور عجب عجب تاویلات و تویلات اسمعیل و اسمعیلیہ کا ہر مقال کفرنا الہی چلتی بناتا  
 کرتے ہیں کبھی انسنے کے معنی معبود نہ جاننا کبھی ہر قسم توہین کذب میں خدا الہ نہ جاننا جواز  
 کذب کو بلکہ بتانا کبھی کمالہ حقیقی کو الہام ٹھہرانا کبھی ہر قسم کفر یہ متقدمین کا اختلاف  
 بتانا کبھی یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں اور ان گھائی



بتانا وغیرہ وغیرہ سب کو ہندو عرب روم و شام و مصر و یمن و سائر بلاد و دارالاسلام میں  
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بلکہ ہر عاقل و تیار اور سے صلہ پرستی اور نشہ  
تعصب کی سیاحتی جانتا ہے اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق و واضح و منیر خدا کریم آپ  
اس قبول کر لیں اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کریم و امرا الہامی و ولی الایاد و قوم  
مجلو جواب رسال فرمایا کی ضرورت نہیں قول قصور معاف کر رہے وہ مثل سنی ہر کھور  
کیون لیتے ہو۔ شیر سے روٹینگے۔ تم قوم کلمہ بان اس جہاں کو دین میں جس میں مفصل عرض  
کر سکتا ہوں قول بان سارے کہ نکوست الخ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا دو صفحہ نہیں  
اتنے کفریات تازہ دیے ہیں دس پس جزیہ میں کہانتک یحییٰ کا دو صفحے پر ہم سے دو جزیہ  
لکھواتے ہیں اس میں جزیہ پر کتنے مجلد لیجیے گا قوم کلمہ امید کرتا ہوں کہ آپ کے جواب  
کی فکر نہ کریں گے قول تقصیر معاف ہے بکبر تخت لذیذ النکاح و تہرب من صولہ  
النکاح و قوم کلمہ بان اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے  
تو محکوم انکار نہیں اقوال و الاسرار سے بڑی چوک ہوئی و حق قطعیت بھول گئے متواتر  
کیسے اور ہر ربانی غرا کر ان سوا لا شرعیہ کا جواب دیجیے (ا) کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کا مہربان  
مکن (س) دو خدا ممکن بالذات ہیں (م) عالم کے بہت اجزا خیر ارض سما و قیوم  
ان لی ہیں (ع) خدا کی جود تو نہیں بان کنیر سترہ جنحیں حرم کہتے ہیں بہت سی ہیں معاف  
وہ اس کا شبہ باش ہو ہو کر عزل کرتا ہو کہ ولد نہ لازم آئے لہذا مردنا ان نتخذہا  
لا نتخذہا منزلہ نانا کنا فاعلیٰ کے یہی معنی ہیں (ی) خدا کو چھ مونہ ہیں چار  
پورے پچھ اور تروکھن ایک اور پراور ایک نیچر ایمان لیا قلم و جہ کے یہی معنی ہیں۔  
(ل) خدا بڑا بڑا ہوتا ہوا ہوتا ہوا اللہ اکبر کوئی لہنی سی لہنی چیز اس کے ایک نگٹے کی مثل نہیں



ایسے کئی شے ساری مخلوقات کے لئے ہیں کہ ایک کو نہیں بھری ہیں ان کا اللہ  
 بکل شے بچھا دیا ہے یہی ہیں اور اس کے مثل صد کفریات لکھ دینے والے اعدا و  
 اور مشرکوں کی خدائیں یہ سب ملاحضہ کو فرماتے ہیں یا سچا مسلمان اگر کچھ  
 تو انکا کفر منکرات و احادیث قطعیہ سے ثابت کر دیجیے اور اپنے منہ پر جو کچھ لکھ لکھ  
 و التزام بھی بتاتے جاتے تو کیا یہ سوالات عکس کی سوالات شرعیہ متعلق ہوں  
 نہیں (۱) جو کچھ انبیاء و صلوات علیہم السلام کی ماننا محض خط ہو اُسکے کفر پر ضرور  
 قاطعہ قرآن مجید و احادیث متواترہ ناطق اب سمعیل کے برہین کیا حکم ہو اگر صریح  
 لفظ میں کچھ ہزار گڑھے تو اسکا رو بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھے لاکھتہ ۲  
 قد کفرتم بعدایمانکم (۲) سابقاً معروض ہو کہ اسمعیل نے وہ آخر زمانے کی حد  
 زمانہ موجودہ پر اسیر غرض سے جانی کہ سب مسلمانوں کو کافر کہنے والیکافر اتحاد  
 ثابت ہوا کہ انکا کفر ہوگا (۳) سل الشیخ کو صلا پر احادیث صحیحہ سے غیر مقلدین پر  
 حکم کفر ثابت کیا جس میں کلام کو سرکار بالکل مبہم فرما گئے اور سکا ذکر تک زبان پر نہ لایا  
 اب ان کے بارے میں کیا ارشاد ہوگا (۴) اوپر گزرا کہ اسمعیل نے سلمین  
 مسلمین کو کافر مشرک بتایا جس پر احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے  
 جو اپنے خاتمے میں صد مسلمانوں کی تکفیر کی جبکہ کفر پر نہ آیت نازل اتحاد صحیحہ  
 جسکا بیان اولاً گزارش ہوا یہ بھی اونیہیں احادیث صحیحہ کی بنا پر کفر ہوگا اتنا کفار فرمایا ہوگا  
 تو کم چنانچہ جو لوگ شایعین ہیں انہوں نے اپنی اس چنانچہ سے بتایا کہ یہ تمام اقوال افعال  
 جو اپنے بیان گناہے کفر قطعی یقینی ہیں انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید و احادیث قطعیہ  
 سے ثابت ان سب میں کفر کا التزام اس میں بھی پوری جوت کہی ہے ہم ان میں ہیں ان کا کفر



پیش نظر رکھے اور ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بعض آیات و احادیث  
 قاطعہ ثابت کرتے جیسے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار و حق مسلمانون کو  
 کافر کہنے والے نکلتے ہیں تو لکم صرف اعتبار ہی فرق بتاتے ہیں قول اول آپ کے  
 طور پر کہوں فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہو اسلئے اس میں شک و ما جہا  
 نہیں مٹا نیا کتب تصوف کا نام لیکر تکفیر بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہیں لکھ کر سند  
 وحد وجود ماننے والوں کو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپ کے ایمان و امانت کی نشانی ہی  
 واقعی وہ دعوے تو ایسے تھے کہ اسماعیل کے سر سے بزور زبان بلائے مصطفیٰ صلی  
 ستالی علیہ وسلم کے بدگو یوں کے تصوف و کمال کا وہند اچلے ورنہ صوفیہ کرام پر  
 اعتقاد تو اتنا ہی جو یہاں ظاہر ہوا سرکار آپ کیا جائیں حقیقت متعین میں فرق  
 کیسا ہو اور طلاق متعین میں کیسا اور یہاں اطلاق و تعین سے مراد کیا ہے یہاں  
 پیش یا افتادہ میں کہ عقول و انبیاء کی الفبا ہیں کلمہ کو قدم قدم پر سکندری اور متشابہا  
 عالیہ میں کہ طور عقل سے ورار اور این یہ ادعا طالع سکندری چادر زیاوہ یا وائچ پھیلا  
 چٹو موٹھ بڑی بات نہ گائیے ایذا قدر خود شناس ۵ تو کار زمین را نکو ساختی پو

کہ با آسمان نیز پدید آختی پو ۵ ماذ اخاصک یا معزور فی الخطر جز ختنہ بکلت قلت  
 النمل نظر ز قو لکم اور حضرت عنوت پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو  
 پکارتے ہیں قول اول مستقل قادر اور منصرف بالذات بیعطا الہی جانکر یا جادہ قدرت  
 اکبریا و دان فیض ربانی دواسطہ وسیلہ محمد اکبر اول ہی کفر ہی مگر مسلمانون پر اس کا اتہام کیا اور  
 آپ کے اسماعیل کا اقرار اسے قبیح و ظلم نام ان بندگان خستہ گاہ اسکی تصریح کی یہاں ذرا  
 التزام دیکھنا لازم بھی نہیں مگر بزور زبان مسلمانون کا کافر بنانا اور بحکم احادیث صحیحہ



آپ تمنا کے کفر یا ضرورتاً یا نازم برین عقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت  
 پکانا تو قطعی کفر اور اوتھیں غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار ذرا غوث کے معنی  
 تو فرمائیں یہی نہ کہ فریادرس پھر فریادرس کے معنی فرماتے یہی نہ کہ مصیبت زد اپنی  
 مصیبتوں میں اس کے فریاد کریں اور وہ انکی فریاد کو ہنسنے لگے جو محبت الہیہ یوں قائم ہوتی ہے  
 حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے میں آپ نے اپنے اونسکے غلاموں  
 کو کافر بنایا تھا اسی فقرے میں اسی زبان میں عربیہ اوسے وجہ وہی ساختہ افترائی کفر  
 آپ پر خود کردہ اقرار ہی ہو کر پٹا وید الحجۃ السامیہ اتنا افسوس لگیا کہ حسب طرح آپ  
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث پاک لکھ دیا یوں ہی جی کر اگر کے  
 حضور سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو شکاک لکھ جاتے تو  
 آپ کے کفر کفر کی اور بھی شکستہ ہو جاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک آپ کے پیشوا اسماعیل  
 اکابر و پیشوا لکھ گئے ہیں گزراں دہان تو ایک کفر کے چھینٹے ہیں لکھتے ہیں چھوڑ دے  
 سب بھڑے ہیں ذرا سالا کمال لطافہ علی شکر سوئی لا تعالیٰ و ہذا الاورین کم صلا  
 وغیرہ تصانیف حضرت عالم الہدایت مظلہ العالی ملاحظہ ہوں تو کم نعل صبا قول  
 نعل سے بہت گھبراتے سرکار چل ہی دعوت ہی نے زعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہیں ہو سکتا  
 تو کم مساجد چھوڑ کر قبور آباد قول کیا خوب سرکار اپنے اطلاقوں کو دیکھتے جائیں گے  
 دہائیت کی حد سے بھلی و پچھے جاتے ہیں یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپ کے نزدیک ہر گناہ کفر ہی  
 ہو تو کم عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں اقول کیا آپ کے ہم عصروں کی طرح کہ خدا کا  
 علم قدیم نہیں ہاں بھل جابل ہے اوسکا علم اختیار ہی ہوا اسکا کذب جائز ہے رسولوں کو  
 ماننا محض خطا ہے وغیرہ وغیرہ تو کم مرید ہونا فرض اقول لا فرض یعنی ہم و موکہ



شائع الاستعمال ثابہ اگر بالفرض کوئی جاہل یہاں فرض معنی مصطلح شرعی ہوئے  
 توسیعت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول مجہول میں کچھ چکے اگر کہتے ہوں تو اللہ  
 علیہ السلام اس لئے اہل الذکر کو تہلیل کر کے کوئی شخص جو کفر سے گریز کرے تو آپ کس آیت کو انکار  
 قاطع سے یقیناً الزاماً اس کا کفر ثابت کر سکتے ہیں سرکارِ باری کہہ دینا سہل ہے نبوت  
 دام کھلتے ہیں تو کلمہ ایک بار فاتحہ درود کر دینا قول بہت خاصہ یہ بھی کفر ہے جی ہاں  
 کیونکہ نہ وہ کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بدعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل ساکھ مذہب میں بدعت  
 لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان میں کہہ چکا کہ بدعت اصل یا غیث خلیل ازار ہو تو آپ ہی  
 کفر ہوتی تو کلمہ احکام شرع کی تحقیر کرنا قول کیا اسمعیل سے بڑھ کر کہ وہ ان احکام  
 درکنار اصل اصول ایمان کا سخت تحقیر ہی اس کا اسم غرض ہے کہ ملکہ دنیا کو مانو  
 تو مسلمان ہو یہ کہے انکو ماننا محض خطہ ہو تو کلمہ عالم کو تحقیر جانتا قول کیا محمد رسول اللہ  
 صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر سے بھی بزرگ ان میں سمجھاؤ میں آپ کا کیا گروہ تھا اور علامہ  
 آپ کے نزدیک اسمعیلیہ و آپ خود بھی داخل تو یہ تحقیر و طعن ہی پوچھتی  
 لگی تو کلمہ ملفوظات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا قول والا اسمعیل نے کلام  
 الہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام میں جھوٹ جائز خدا بندوں سے چھپا کر اپنا کلام  
 جھوٹا کر دے تو حرج نہیں خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہوا دیکھو اوس کا رسالہ مکروری  
 اور حضرت عالم البست کا سجد السجود تنزیہ سوم) ثابہ اس سرکار اگر انصاف کی نگاہ  
 سے دیکھیں گے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات و مایہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی  
 نگاہ میں قرآن عظیم سے کہیں زیادہ و سکی عزت و وقعت ہو کوئی نصرانی قرآن پر غرور  
 کہے او سے سینکے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر غرور



نام لیا اور بدن میں آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور اضافہ و خرد سے بچاؤ و  
 بے خوفی لکھ کر ایسے لوگوں کو بھی فہمائش کیجیے **اقول** سرکار کو کیا معلوم کہ منصوبہ بطلان کو  
 کیا کچھ فہمائشیں کی ہیں کیسے فتاوے اور ان کے رد میں تحریر فرماتے ہیں سرکار  
 علمائے سنت آپ کے سکھانے کے نہیں ان بات بات پر بے سبب قطع یقینی کا فرمایا  
 اس میں نہیں آیا یہ آپ ہی کو مبارک رب علمائے سنت بحمدہ تعالیٰ ہر افراط و تفریط  
 پاک اور ٹھیک صراطِ مستقیم پر ثابت قدم ہیں و الحمد للہ الحمد للہ کہ یہ مختصر گزارش نامہ  
 روزِ جانِ فرزند و شہزادہ مبارک بیچ الاول شریف تاریخ ہمایون و وارثہم کو  
 ختم ہوا الحمد للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات و ولادت سرِ پادشاهت  
 سے دارین میں کامل و توفیق فرمائے اور اس عجلالے کو باعث ہدایت مخالفین و  
 استقامت الحق بنائے آمین آمین آمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سید  
 المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و اولیاءہ اجمعین  
 و الحمد للہ رب العالمین

روزِ جانِ فرزند و شہزادہ مبارک  
 بیچ الاول شریف تاریخ ہمایون و وارثہم کو  
 ختم ہوا الحمد للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات و ولادت سرِ پادشاهت  
 سے دارین میں کامل و توفیق فرمائے اور اس عجلالے کو باعث ہدایت مخالفین و  
 استقامت الحق بنائے آمین آمین آمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سید  
 المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و اولیاءہ اجمعین  
 و الحمد للہ رب العالمین



## بقیہ فہرست مضامین رسالہ کوکبہ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	کفریہ ۳۱ و ۳۲ قرآن عظیم میں معاذ	۵۲	کفریہ ۵۴ تا ۶۱ امام دہلوی کے حوالے پر
	شرک بتانا۔		بجاری شرک۔
۴۳	کفریہ ۳۳ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو	۵۳	کفریہ ۶۲ تا ۶۸ امام دہلوی کے حوالے پر
	معاذ اللہ شرک ٹھہرانا۔		اور ڈبل شرک
۴۴	کفریہ ۳۴ تا ۳۸ اللہ تعالیٰ و ملک و انبیا	۵۵	کفریہ ۶۹ دہلوی کے اپنے امام کے کلمے
	سب کو معاذ اللہ شرک بتانا۔		کفریہ کو اچھا جاننا۔
۴۷	کفریہ ۳۹ دہم معاذ اللہ خصوصاً سید عالم	۵۶	کفریہ ۷۰ مقلدین کو شرک بتا کر حکم انعام
	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ حکم لگانا		بیچھڑا تو الٹا امام دہلوی کا ترکیب کفر ہونا۔
۴۵	کفریہ ۴۱ تا ۴۷ امام دہلوی کے طور پر شاہ عبدالغنی	۵۹	سب دہلوی کفریہ غلطی
	صاحب کے چھ بجاری شرک۔	۶۰	ان کے پیروائے اول نمبر دی گئے
۴۶	کفریہ ۴۸ تا ۴۹ شاہ جاک تین سخت تر شرک	۶۱	بانیہم ہم انھیں کفر نہیں کہتے مگر یہ بد
	کفریہ ۵۰ تا ۵۲ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے		جانتے ہیں۔
	استاذ و پیروان کے تین ڈبل شرک	۶۲	اس مختصر پر مقصود دو امر محمود۔
	ناو علی کا وظیفہ یا علی کا ورد	۶۳	ان کتابوں کا شمار جسے کلمات کا
۴۷	کفریہ ۵۳ تا ۵۵ حضرت شیخ محمد حنیف		کفریہ ہونا ثابت فرمایا۔
	کے معاذ اللہ تین سخت تر شرک نقل فرماتا	۶۵	محکم صامت بکلمہ بکلمہ
۴۸	کفریہ ۵۶ امام دہلوی کا غیر مقلدین کے	۶۶	مقرر کرنے اپنے خط میں کیا کیا لکھا
	طور پر حضرت شیخ محمد دہلوی کا شرک و اعظم		کیسے کیسے منسلک ہو جائے۔
	احادیث کے مقابل تقلید شدید کی تاکید	۶۸	نقل خط مردود



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۵	معرض کی اوّلین گمانی اور کتب فقہیہ پر اعتراض	۶۲	جو ابیان تحسیر عجاوب
۸۶	معرض کا اقرار کہ باتون باتون میں نہی علیٰ مس	۶۳	گزشتہ اول ساری تحریر معرض کا منظر
۸۸	معرض کا صاف کوئی بچا جانا۔	۶۴	سر سے پاؤں ہوا: سوال سمجھے جوتا
۸۹	معرض کی صریح بددیانتی اور بڑے دھڑ	۶۵	بھلے مارے کی توبہ ہے۔
۹۰	اگر کوئی کہے کہ حشر نشر ہو چکا ہے	۶۶	گزشتہ دوم لزوم کفر پر تکفیر و تائید
۹۱	کچھ نہ ہو گا تو معرض کے نزدیک یہ لازم	۶۷	اممہ اہلسنت کا مساکت معرض
۹۲	گزشتہ سوم معرض کے دیگر خیالات	۶۸	ان سب کو مخالفات تمام ٹھہرا۔
۹۳	معرض نے اب تک بیان و کفر کو نہ سمجھا	۶۹	گزشتہ چارم معرض غدار بارود کا تفصیل
۹۴	معرض نے نہی حدیث گزشتہ اور وہ بھی نہ سمجھی	۷۰	معرض نے اسد غزوہ جلالت میں جہاں لیا
۹۵	لزوم و انتزام معنی کی تحقیق اور معرض کی غلطی	۷۱	خود معرض کے اقرار آیت کہ نام و نام
۹۶	معرض کا اپنا اقرار سے کفر قبول کر لینا	۷۲	پر تکم کفر میں چند ان مضامین
۹۷	معرض نے کفر بنائیکو خود کفریہ کا	۷۳	معرض کا اقرار کہ خدا کا چھوٹا جانتے
۹۸	ارکاب کیا اور نماز کو مطلقاً عام ٹھہرا	۷۴	میں سرور نہیں۔
۹۹	باقی خسرات معرض کا رد۔	۷۵	معرض کا اقرار کہ امام ولایت پر کفر لازم
۱۰۰	سلام معرض کی لطیف شرح۔	۷۶	معرض نے سائل تزییہ الہی کی جرح کاٹ دی
۱۰۱	معرض دربارہ کفر ایسا سوالا تشریح جواب	۷۷	معرض کا صریح مکابره
۱۰۲	معرض کے اقرار سے لازم تھا خود معرض پر کفر تھا	۷۸	معرض امام الوابیہ کو صوفی بتاتا
۱۰۳	معرض کا اپنے خود اپنے ختم کفر میں پڑنا۔	۷۹	وہ صوفیہ کو محد بتاتا ہے۔
۱۰۴	باقی خسرات معرض کا رد۔	۸۰	معرض کا مکابره اور دوبارہ امام
۱۰۵		۸۱	الولایت پر لزوم کفر کا اقرار

باز دل میں معنیان کلوم کو شائع ہوا تھا جب تک نہ ہو گا تو معرض کے نزدیک یہ لازم



